سالانہ رپورٹ 2016

پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی

www.pta.gov.pk

PTA
PAKISTAN TELECOM AUTHORITY

PTA

سالانہ رپورٹ 2016

دستبرداری

اس رپورٹ میں شامل اعداد و شمار (ڈیٹا) ٹیلی کام آپریٹروں کی جانب سے فراہم کردہ پہلی نسل کے ڈیٹا مصنوعات کی نمائندگی کرتے ہیں اور درستگی اور معیار کے تمام تر طے شدہ تقاضوں پر پورا اترتے ہیں۔ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی مواد، معیار، درستگی، تکمیل، اسکے موثر و قابل اعتبار ہونے، کسی خاص مقصد کے لئے موزوں اور مفید ہونے، اور اس سے اخذ شدہ نتائج کیلئے قانونی یا دیگر کسی بھی طرح، اعلانیہ یا خفیہ کوئی ضمانت نہیں دیتا، نہ ہی اس کی نمائندگی کرتا ہے۔ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی پی ٹی اے ڈیٹا کے استعمال کے باعث معلومات یا مالی نقصان کا کسی بھی صورت ذمہ دار نہیں۔

کاپی رائٹس @2016 پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی

رپورٹ کے تمام حقوق محفوظ ہیں۔ اس کی پرنٹنگ اور طباعت پاکستان میں کی گئی۔ اشاعت کا کوئی حصہ ناشر کی پیشگی اجازت کے بغیر دوبار تخلیق نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی کسی بھی صورت الیکٹرانک یا مکینکیل طریقہ کار بشمول فوٹو کاپی، ریکارڈنگ کے ذریعے استعمال، محفوظ، دوبارہ حاصل یا ترسیل کیا جاسکتا ہے۔

اشاعت کار

پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی

ہیڈکوارٹرز، F-5/1، اسلام آباد، پاکستان

ویب سائٹ: www.pta.gov.pk

اشاعتی ڈیٹا میں فہرست سازی

پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی

پی ٹی اے سالانہ رپورٹ 2015-16

ISBN: 978-969-8667-54-2

1۔ پی ٹی اے ۔ سالانہ رپورٹ 2015-16

اعتراف

یہ رپورٹ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن (تنظیم نو) ایکٹ 1996 کے سیکشن (1) 18 کے تحت تیار کی گئی۔ اس رپورٹ کو پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کے نظامت اکنامک افیئر ز کی ٹیم جس میں محمد عارف سرگانہ، ڈاکٹر شہباز ناصر، عبدالرحمان اور وقاص حسن نے ڈاکٹر محمد سلیم کی سربراہی میں تحریر کیا۔ اس سلسلے میں سیکریٹریل معاونت محمد ریاض نے فراہم کی جبکہ ڈیزائنگ کا کام عبدالرحمان نے تکمیل تک پہنچایا۔ اس رپورٹ میں شامل مختلف تقاریب کی تصاویر کی فراہمی میں نظامت تعلقات عامہ کا کردار قابل ذکر ہے۔ اس رپورٹ کے حوالے سے ہم پی ٹی اے کے تمام شعبوں کے شکرگزار ہیں جنہوں نے اس رپورٹ کے لئے مفید مواد فراہم کیا۔ رپورٹ کی تیاری کے لئے اعداد وشمار فراہم کرنے پر ہم تمام موبائل فون آپریٹر، پی ٹی سی ایل اور دیگر ٹیلی کام کمپنیوں کے بھی بے حد مشکور ہیں۔ سپیکٹرم کی اصلاح (سپیکٹرم ری فارمنگ) سے متعلق باب کے لئے مواد لائسنسنگ ڈویژن نے فراہم کیا جس کیلئے ہم ان کے شکرگزار ہیں۔ مجموعی طور پر یہ رپورٹ اتھارٹی کے سربراہ چیئر مین پی ٹی اے ڈاکٹر سید اسماعیل شاہ (پی ایچ ڈی)، عبدالصمد، ممبر (کمپلائنس اینڈ انفورسمنٹ) اور طارق سلطان، ممبر (فنانس) کی رہنمائی میں تیار کی گئی۔ اکنامک افیئر ز کی ٹیم خاص طور پر طارق سلطان ممبر (فنانس) کی شکرگزار ہے جنہوں نے تمام ابواب کا بغور جائزہ لیا اور اس رپورٹ کی تیاری میں اہم کردار ادا کیا۔

وژن

سرمایہ کاری کے فروغ، مسابقت کی حوصلہ افزائی، صارفین کے مفادات کے تحفظ اور انفارمیشن و کمیونیکیشن ٹیکنالوجی کی خدمات کے اعلیٰ معیار کو یقینی بنانے کیلئے منصفانہ انضباطی نظام کا آغاز

فہرست مضامین

اتھارٹی iv
چیئرمین کا پیغام v
اہم اقدامات vii
ٹیلی کام انفوگرافکس xii
سپیکٹرم کی تجدید (سپیکٹرم ری فارمنگ) 01
سمارٹ پاکستان کی تشکیل 06
بین الاقوامی اشتراک 11
ابلاغ کے روایتی تصور میں تبدیلی 16
صارفین کو سہولیات کی فراہمی 20
مسابقت 24

ضمیمے 30
ضمیمہ 1 آڈٹ شدہ مالی تفصیلات 31
ضمیمہ 2 ٹیلی کام آمدنی 34
ضمیمہ 3 ٹیلی کام میں سرمایہ کاری 34
ضمیمہ 4 بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 35
ضمیمہ 5 قومی خزانے میں ٹیلی کام شعبے کا کردار 35
ضمیمہ 6 موبائل فون صارفین 36
ضمیمہ 7 موبائل براڈ بینڈ صارفین 36
ضمیمہ 8 فکسڈ لوکل لوپ صارفین 37
ضمیمہ 9 وائرلیس لوکل لوپ صارفین 37
ضمیمہ 10 ٹیکنالوجی کے لحاظ سے براڈ بینڈ صارفین 38

پی ٹی اے کا تنظیمی ڈھانچہ 39

مخففات

اے جے کے	آزاد جموں وکشمیر
اے ایل ایف	اینوئل لائسنس فیس
اے ایس آر	اپرووڈ سیٹلمنٹ ریٹ
اے پی سی	ایکسیس پروموشن کنٹری بیوشن
اے آر پی یو	ایوریج ریونیو پر یوزر
بی ٹی ایس	بیس ٹرانسیور سٹیشن
بی وی ایس	بائیومیٹرک ویری فیکیشن سسٹم
سی ایم او	سیلولر موبائل آپریٹر
سی ایم پاک	چائنا موبائل پاکستان لمیٹڈ
سی این آئی سی	کمپیوٹرائزڈ نیشنل آئڈینٹیٹی کارڈ
سی پی ای	کسٹمر پریمیسز ایکویپمنٹ
سی ایس سی	کسٹمر سروس سینٹر
سی وی اے ایس	کلاس ویلیوایڈیڈ سروسز
ڈی ایس ایل	ڈیجیٹل سبسکرائبر لائن
ای وی ڈی او	ایوولیوشن ڈیٹا آپٹامائزڈ
ایف اے بی	فریکوئنسی ایلوکیشن بورڈ
ایف بی آر	فیڈرل بورڈ آف ریونیو
ایف ڈی ایم اے	فاٹا ڈزاسسٹر مینجمنٹ اتھارٹی
ایف آئی اے	فیڈرل انویسٹی گیشن ایجنسی
ایف ڈی آئی	فارن ڈائریکٹ انویسٹمنٹ
ایف ای ڈی	فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی
ایف ایل ایل	فکسڈ لوکل لوپ
ایف ٹی ٹی ایچ	فائبر ٹو دی ہوم
ایف وائی	فسکل ایئر
جی بی	گلگت بلتستان
جی ڈی پی	گراس ڈومیسٹک پروڈکٹ
جی ایس ٹی	جنرل سیلز ٹیکس
جی وی اے	گراس ویلیو ایڈیڈ
آئی سی ایچ	انٹرنیشنل کلیئرنگ ہاؤس
آئی سی ٹی	انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجیز
آئی ڈی پی	انٹرنلی ڈس پلیسڈ پرسن
آئی ایم	انفارمیشن میمورینڈم
آئی ایم ای آئی	انٹرنیشنل موبائل ایکویپمنٹ آئڈینٹیٹی
آئی این	انٹیلی جنٹ نیٹ ورک
آئی ایس پی	انٹرنیٹ سروس پرووائڈر
کے پی آئیز	کی پرفارمنس انڈیکیٹرز
ایل ڈی آئی	لانگ ڈسٹنس اینڈ انٹرنیشنل
ایل ای اے	لاء انفورسمنٹ ایجنسی
ایل آئی بی او آر	لندن انٹربینک آفرڈ ریٹ
ایل ایل	لوکل لوپ
ایل ٹی ای	لانگ ٹرم ایوولیوشن
ایم اینڈ آر آئی ٹی ٹی	مانیٹرنگ اینڈ ری کنسلی ایشن آف انٹرنیشنل ٹیلی فون ٹریفک
ایم سی ایس	ملٹری کالج آف سگنلز
ایم ایچ زیڈ	میگاہرٹز
ایم این پی	موبائل نمبر پورٹیبلٹی
ایم او یو	میمورینڈم آف انڈرسٹینڈنگ
نادرا	نیشنل ڈیٹابیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی
این جی ایم ایس	نیکسٹ جنریشن موبائل سروسز
پی سی او	پبلک کال آفس
پی کے آر	پاکستانی روپے
پی ایم سی ایل	پاکستان موبائل ٹیلی کمیونیکیشن لمیٹڈ (موبی لنک)
پی ٹی سی ایل	پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن کمپنی لمیٹڈ
پی پی آر اے	پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی
پی ٹی ایم ایل	پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن موبائل لمیٹڈ (یوفون)
کیو او ایس	کوالٹی آف سروس
ایس بی پی	اسٹیٹ بینک آف پاکستان
ایس سی او	سپیشل کمیونیکیشنز آرگنائزیشن
ایس آئی ایم (سم)	سبسکرائبر آئڈینٹیٹی ماڈیول
ایس ایم آر اے	سائمل ٹینیئس ملٹی پل راؤنڈ اسینڈنگ
ایس ایم ایس	شارٹ میسجنگ سروس
ایس او پی	سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجر
ٹی بی	ٹیرابائٹس
یو ایس ایف	یونیورسل سروس فنڈ
وی اے ایس	ویلیوایڈیڈ سروسز
ڈبلیو آئی ایم اے ایکس	ورلڈ وائڈ انٹرو پورٹیبلٹی فار مائکرو ویو ایکسیس
ڈبلیو ایچ ٹی	ووہولڈنگ ٹیکس
ڈبلیو ایل ایل	وائرلیس لوکل لوپ

اتھارٹی

ڈاکٹر سید اسماعیل شاہ

چیئرمین پی ٹی اے

عبد الصمد

ممبر (کمپلائنس اینڈ انفورسمنٹ)

طارق سلطان

ممبر (فنانس) پی ٹی اے

چیئرمین کا پیغام

یہ بات میرے لئے باعث مسرت ہے کہ پی ٹی اے کی سالانہ رپورٹ برائے سال 16-2015 پیش کی جا رہی ہے، جس میں اس مالی سال کے اختتام تک ٹیلی کام کے شعبے میں اٹھائے جانے والے بنیادی انضباطی (ریگولیٹری) اقدامات اور شعبے کی مجموعی صورتحال کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

پی ٹی اے کا مقصد ایک ایسے 'سمارٹ پاکستان' کی تشکیل ہے جہاں ٹیکنالوجی منصوبہ سازی کا عمل رواں دواں رکھے، فراہم کردہ خدمات صارفین کی توقعات پر پورا اتریں اور ضابطے جدید راہوں پر استوار ہوں۔ پاکستان میں موبائل براڈ بینڈ کی آمد کے بعد یہ تصور حقیقت کا روپ دھار رہا ہے۔ اعداد و شمار (ڈیٹا) پر مبنی خدمات کی بدولت صارفین نت نئے تجربات اور آپریٹر مختصر عرصے میں بہتر آمدنی کے حصول کے متبادل ذرائع سے روشناس ہو رہے ہیں۔ موبائل براڈ بینڈ کی طلب میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، جس کے نتیجے میں اس نوعیت کی خدمات کے لئے زیادہ سپیکٹرم مختص کرنے کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ پی ٹی اے کی جانب سے شفاف اور منصفانہ طریقے سے 14 جولائی 2016 کو سپیکٹرم کی نیلامی عمل میں لائی گئی جس میں ٹیلی نار پاکستان لائسنس حاصل کرنے میں نہ صرف کامیاب رہا بلکہ اس کے نتیجے میں ٹیلی نار پاکستان 850 میگا ہرٹز بینڈ سپیکٹرم کے ساتھ پاکستان میں فور جی خدمات فراہم کرنے والے آپریٹروں کی فہرست میں شامل ہو چکا ہے۔ فی الحال پاکستان میں موجود 5 موبائل فون آپریٹروں میں سے 3 آپریٹر فور جی کی خدمات فراہم کر رہے ہیں جبکہ 46% سے زائد آبادی 4 موبائل فون آپریٹروں کی جانب سے پیش کی جانے والی تھری جی خدمات تک رسائی رکھتی ہے۔ آزاد جموں و کشمیر اور گلگت بلتستان میں ٹیلی کام خدمات کی بہم فراہمی کیلئے پی ٹی اے کی جانب سے 29 دسمبر 2015 کو ڈبلیو ایل ایل سپیکٹرم کی نیلامی منعقد کی گئی، جس میں لنک ڈاٹ نیٹ اور پی ٹی سی ایل، آزاد جموں کشمیر اور گلگت بلتستان کے مختلف علاقوں کے لائسنس جیتنے میں کامیاب رہے۔

بہترین نتائج کے حصول کے لئے محض جدید ٹیکنالوجی متعارف کروا دینا ہی کافی نہیں بلکہ آپریٹروں کے لئے حوصلہ افزاء، کاروبار کے لئے ساز گار اور دور اندیش انضباطی پلیٹ فارم کی تشکیل بھی ضروری ہے۔ اس تناظر میں پی ٹی اے کی جانب سے "موبائل بینکنگ کے تکنیکی اطلاق کے لئے ضوابط 2016" جاری کئے گئے۔ اس اقدام کا مقصد مختلف بینکوں اور آپریٹروں کے مابین باہمی سرگرمیوں کا طریقہ کار رائج کر کے موبائل بینکنگ کے شعبے میں انقلاب لانا تھا۔ براڈ بینڈ اور آئی سی ٹی سے اسی وقت استفادہ کیا جا سکتا ہے جب آئی سی ٹی کے پیشہ وارانہ ماہرین، کاروباری افراد اور نئی تخلیقات کرنے والے ماہرین کی صلاحیتوں کو یکجا کیا جائے جو کہ اس شعبے کی مکمل معلومات سے لیس ہوں۔ پی ٹی اے کی جانب سے تربیت اور آگاہی پر مبنی متعدد اجلاس منعقد کئے گئے تاکہ موبائل ایپ کی ترقی، کلاوڈ کمپیوٹنگ، آئی پی وی 6 راوٹنگ، انٹرنیٹ ایکسچینج پوائنٹس، انٹرنیٹ آف تھنگز، بگ ڈیٹا انالیٹکس اور انڈرائڈ بیسڈ ایپ کی ترقی جیسی سرگرمیوں کو فروغ دیا جا سکے۔

ٹیکنالوجی، مثبت و معاون انضباطی فریم ورک اور ماہر افرادی قوت جیسے وسائل کی بدولت پاکستان میں ٹیلی کام کا شعبہ صارفین کی ضروریات کے پیش نظر تیزی سے ترقی پاتے شعبے کے طور پر ابھر رہا ہے۔ پی ٹی اے کو اس بات کا بخوبی احساس ہے کہ اس شعبے میں منصفانہ مسابقت کے ذریعے ہی موبائل براڈ بینڈ کے ممکنہ فوائد سے استفادہ کیا جا سکتا ہے، لہٰذا اتھارٹی کی جانب سے خوردہ ٹیرف کے ضابطوں، وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی کو مسابقتی اصولوں کیلئے تجاویز کی فراہمی، سپیکٹرم کی یقینی دستیابی اور موبائل فون سروس کے معیار کے سروے (کوالٹی آف سروے) کے نتائج کے ذریعے مارکیٹ میں مسابقتی معیارات پر کڑی نظر رکھی جا رہی ہے۔ تاہم موبائل کے شعبے میں جدت اور تیز ترین طلب کے رجحان کو مد نظر رکھتے ہوئے پی ٹی اے نے حقیقت پسندی سے کام لیا اور پاکستان موبائل کمیونیکیشن لمیٹڈ (موبی لنک) اور وارد ٹیلی کام کو ضم ہونے کی اجازت دے دی۔

مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ سمارٹ پاکستان کے اہم ترین عناصر آپس میں احسن طریقے سے یکجا ہو رہے ہیں۔ موبائل براڈ بینڈ کے ذریعے آئی سی ٹی کی پیشکش روزمرہ زندگی کے ہر شعبے میں اہم تبدیلیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو رہی ہیں۔ پاکستانی عوام موبائل منی کے ذرائع سے اربوں روپے ترسیل اور وصول کر رہے ہیں۔ 16-2015 میں موبائل بینکنگ کے ذریعے ترسیل و وصول ہونے والی رقم 1,492 بلین روپے تھی۔ ای کامرس کے شعبے میں آن لائن کاروبار اپنے صارفین کو جدید اشیاء عموماً رعائتی قیمت پر فراہم کر کے کروڑوں ڈالر مالیت کی ایک صنعت کا درجہ حاصل کر چکے ہیں۔ تعلیم کے شعبے میں صوبہ پنجاب میں آئی سی ٹی کو سکول کے انتظامی معاملات کو بہتر بنانے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ملک بھر میں فی الواقع کلاسوں کے ذریعے آن لائن تعلیم فراہم کی جا رہی ہے۔ پاکستان ایجوکیشن ریسرچ نیٹ ورک مختلف کالجوں/یونیورسٹیوں کو ایک مربوط نیٹ ورک کے ذریعے یکجا کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان بھر کے آزاد لکھاری اپنی آن لائن تحریروں کے ذریعے پر کشش آمدنی حاصل کر رہے ہیں۔ صحت کے شعبے میں، بالخصوص پاکستان کے دیہی علاقوں میں، مختلف ایپس اور سینسنگ نظام وبائی امراض کی جلد دریافت اور مریضوں کے علاج میں انتہائی مددگار ثابت ہو رہے ہیں۔ حکومت پنجاب دور افتادہ علاقوں میں ادویات کے معیار اور صحت کی سہولیات کو جانچنے کے لئے آئی سی ٹی آلات کا استعمال کر رہی ہے۔ دنیا کی معروف ترین سفری سہولیات جیسے کہ اوبر اور کریم اور پہلے سے موجود مقامی آئی سی ٹی سروس ٹریولی کے ذریعے سفر کے روائتی طریقہ کار اور ٹیکسیوں کے استعمال میں انقلاب آ چکا ہے۔ وفاقی اور صوبائی سطح پر سرکاری معاملات میں آئی سی ٹی کے استعمال میں تیزی سے ترقی آ رہی ہے۔ ملکی سرحدوں پر انتظامی معاملات نادرا کے خودکار سرحدی کنٹرول نظام کے ذریعے انجام دئے جا رہے ہیں۔ حکومت خیبر پختونخوا نے صوبے میں ای۔ کے پی اقدامات متعارف کروائے ہیں جو کہ آئی سی ٹی طریقہ کار کے استعمال کے تحت شہریوں کے لئے مختلف سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔ اسی طرح حکومت پنجاب نے 17 سرکاری محکموں کو شہریوں کی سہولیات کے پیش نظر ایک نظام کے تحت آپس میں منسلک کر دیا۔

چونکہ پاکستان میں آئی سی ٹی کے شعبے میں ترقی کیلئے متعدد اہم اقدامات کئے جارہے ہیں لہذا یہ ضروری ہے کہ پاکستان میں آئی سی ٹی کی ترقی کیلئے جاری اقدامات کو بین الاقوامی سطح پر بھی اجاگر کیا جائے۔ پی ٹی اے کی جانب سے پاکستان کے مثبت تشخص کو متعارف کروانے کے لئے کئی ایک بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت کی گئی اور پاکستان میں بھی کئی ایک اہم بین الاقوامی تقاریب کا انعقاد کیا گیا۔ پی ٹی اے اور وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی کی باہمی کاوشوں سے یہ ممکن ہوا کہ بین الاقوامی آئی سی ٹی کمیونٹی نے مستقبل قریب میں پاکستان کی بطور آئی سی ٹی لیڈر کی حیثیت کو پہچانا۔ اس بات کا ثبوت ہاؤلین ژاؤ سیکرٹری جنرل آئی ٹی یو کا پاکستان کا چار روزہ دورہ تھا جس میں انہوں نے صدر پاکستان ممنون حسین اور وزیر اعظم کے معاون خاص سید طارق فاطمی سے ملاقات کی۔ سیکرٹری جنرل آئی ٹی یو نے آئی ٹی یو۔ پی ٹی اے ریگولیٹرز راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کا افتتاح کیا جس میں اشیاء پیسفک کے 23 ممالک کے 55 سینئر ریگولیٹری افسران نے شرکت کی۔ ریگولیٹرز کی گول میز کانفرنس کے بعد تین روزہ بین الاقوامی تربیتی پروگرام منعقد کیا گیا جس میں 24 ممالک کے 117 مندوبین نے شرکت کی۔ بلاشبہ یہ امر پاکستان کے لئے باعث فخر ہے کہ ہمارے اعلیٰ افسران نے آنے والے انضباطی چیلنجوں سے نبٹنے کے لئے خطے کے 15 ممالک کے ٹیلی کام ماہرین کو تربیت فراہم کی۔ سیکریٹری جنرل آئی ٹی یو اور وزیر مملکت برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی محترمہ انوشہ رحمان نے 19 جولائی 2016 کو قومی آئی سی ٹی بین الاقوامی سینٹر کا بھی افتتاح کیا۔ پی ٹی اے کی جانب سے پاکستان کی پائیدار ترقی کے لئے ڈیجیٹل معیشت کی اہمیت پر ''آئی نیٹ اسلام آباد'' بین الاقوامی کانفرنس کا بھی انعقاد کیا گیا۔ اسی طرح مختلف تقاریب منعقد کی گئیں جن میں موبائل منی، حادثات وسانحات کو منظم کرنے کے لئے آئی سی ٹی کے استعمال اور آئی سی ٹی انڈیکیٹر کلکشن میں بین الاقوامی معاونت جیسے موضوع زیر بحث لائے گئے۔ پی ٹی اے کی جانب سے اپنے افسران کی استعداد میں اضافے کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے یونائیٹڈ اسٹیٹس ڈیپارٹمنٹ آف کامرس کے اشتراک سے کمرشل لاء ڈویلپمنٹ پروگرام میں معاونت حاصل کی گئی۔ سال 16-2015 کے دوران یو ایس ٹی آئی تربیتی پروگرام میں 27 افسران نے شرکت کی۔

تمام تر قومی اور بین الاقوامی سرگرمیوں کے باوجود پی ٹی اے کی توجہ صارفین کے حقوق کے تحفظ پر مرکوز رہی۔ پی ٹی اے کے صارفین کے شکایات کے لئے تشکیل دیئے گئے نظام کے ذریعے موصول شدہ شکایات میں سے 99 فیصد کا ازالہ کیا گیا۔ پی ٹی اے نے انضباطی فریم ورک میں کچھ اہم ترامیم بھی کیں تاکہ صارفین کی شکایات کا موثر طریقے سے ازالہ کیا جاسکے۔ ٹیلی کام کے شعبے میں ہونے والی دھوکہ دہی پر مبنی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے بڑے پیمانے پر آگہی مہم کا آغاز کیا گیا تاکہ صارفین کو ان منفی سرگرمیوں سے آگاہ رکھا جاسکے۔ پی ٹی اے صارفین کے آپریٹروں کی معاونت، سم کا استعمال ختم کرنے، پوسٹ پیڈ بلوں کی اشاعت استعمال اور ایس ایم ایس الرٹ وغیرہ کی قیمتوں سے متعلق صارفین کے مسائل حل کرنے کیلئے آپریٹروں سے بھی رابطے میں رہی۔ پی ٹی اے کی جانب سے توقع کی جاتی ہے کہ قانون نافذ کرنے والے تمام ادارے بھی الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ 2016 کے نفاذ میں اپنا کردار ادا کریں گے۔

آخر میں میں پاکستان کے عوام کو یقین دلاتا ہوں کہ پی ٹی اے ٹیلی کام کے شعبے میں ہونے والی نت نئی اور کم قیمت ایجادات کو متعارف کرانے میں اپنا اہم کردار ادا کرتا رہے گا۔ ہماری کوشش ہے کہ ہم آپریٹروں کو ایک ایسا مثبت انضباطی ماحول فراہم کریں جس کے ذریعے وہ اپنی سرمایہ کاری پر قانونی حدود میں رہتے ہوئے منافع بھی کمائیں اور پاکستانی عوام تک قابل استطاعت، جدید اور اعلیٰ معیار کی ٹیلی کام خدمات بھی بہم پہنچاتے رہیں۔

مجھے امید ہے کہ یہ رپورٹ آپ کے لئے مفید اور معلومات سے بھرپور ثابت ہوگی۔

ڈاکٹر سید اسماعیل شاہ۔ چیئرمین

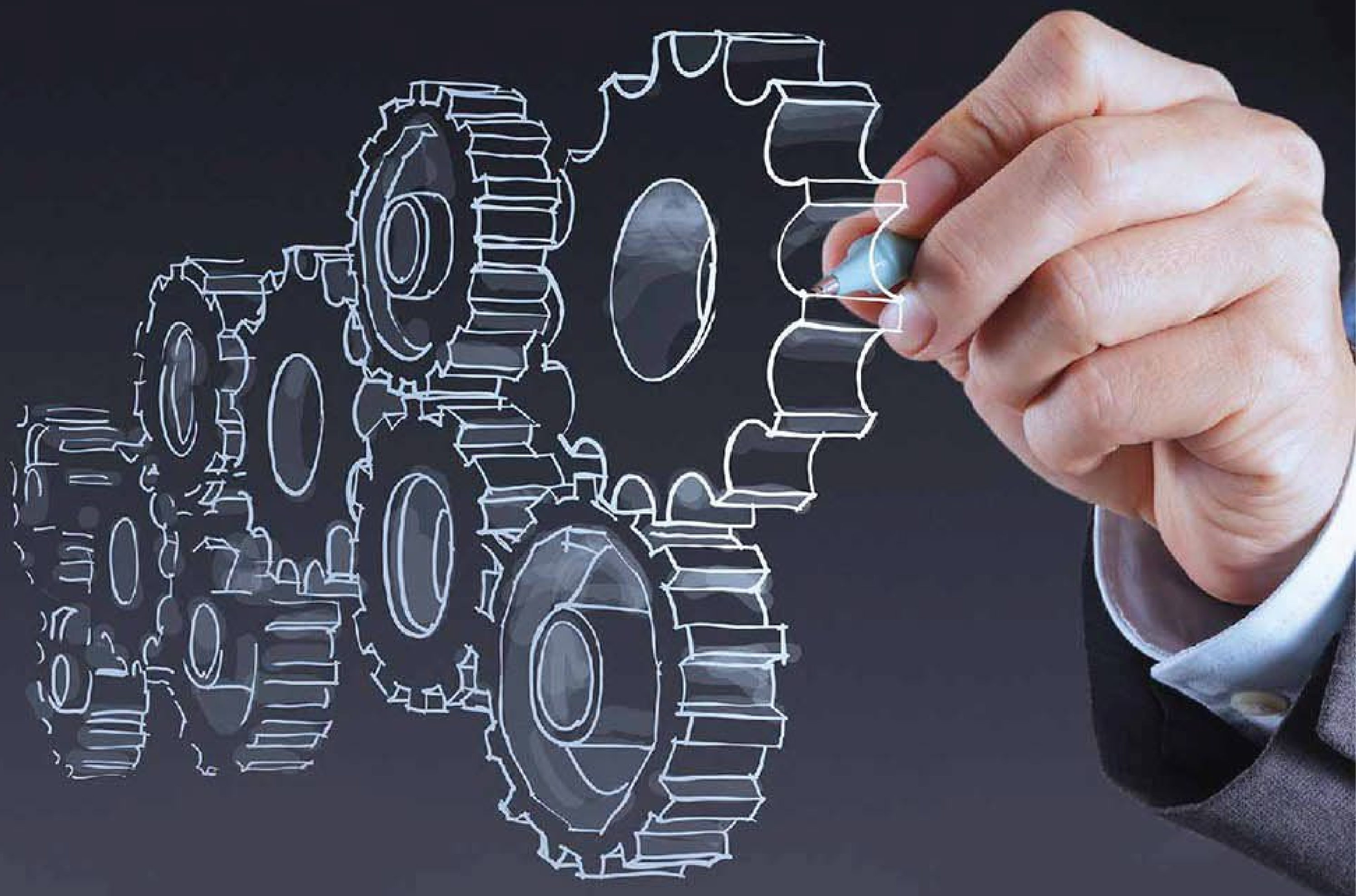

اہم اقدامات

2015 - 2016

پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی

سیکریٹری جنرل آئی ٹی یو کا پاکستان کا دورہ

چیئرمین پی ٹی اے ڈاکٹر سید اسماعیل شاہ، سیکریٹری جنرل آئی ٹی یو ہاؤلین ژاہو، وزیرمملکت آئی ٹی اور ٹیلی کام انوشہ رحمان اور سیکریٹری آئی ٹی اور ٹیلی کام رضوان بشیر خان 18 جولائی 2016 کو منعقد ہونے والے ریگولیٹری راؤنڈ ٹیبل اور بین الاقومی تربیتی پروگرام کے افتتاحی اجلاس کے دوران

سیکریٹری جنرل آئی ٹی یو ہاؤلین ژاہو
18 جولائی 2016 کو منعقدہ ریگولیٹری راؤنڈ ٹیبل اور بین الاقومی تربیتی پروگرام کے افتتاحی اجلاس کے دوران

گروپ فوٹو: ریگولیٹری راؤنڈ ٹیبل اور بین الاقومی تربیتی پروگرام کے شرکاء

سیکریٹری جنرل آئی ٹی یو کا دورہ اسلام آباد

سیکریٹری جنرل آئی ٹی یو کا پی ٹی اے کا دورہ

آئی ٹی یو۔ پی ٹی اے بین الاقوامی تربیتی پروگرام

آئی نیٹ اسلام آباد 18-16 نومبر 2015

چیئرمین بورڈ آف انوسٹمنٹ اور وزیر اعظم پاکستان کے معاون خصوصی ڈاکٹر مفتاح اسماعیل آئی نیٹ اسلام آباد کی اختتامی تقریب کے دوران

گروپ فوٹو۔ آئی نیٹ کے شرکاء

آئی سی ٹی انڈیکیٹرسمپوزیم 25th جولائی 2016

پی ٹی اے۔ایس بی پی انضباطی فریم ورک برائے موبائل بینکنگ انٹرآپریبلٹی کا آغاز اور باہمی یاداشت پر دستخط 16 مئی 2016

پی ٹی اے کے زیر اہتمام آئی ایکس پی ورکشاپ کا انعقاد 22-18 اپریل 2016

لائسنسنگ اور قوائد برائے ملازمت سے متعلق آئی ٹی یو۔ پی ٹی اے ریگولیٹرز تربیتی پروگرام برائے اے ٹی آر اے (20 تا 30 جولائی 2015)

موبائل ایپلیکیشن کی ترقی سے متعلق آئی ٹی یو۔ پی ٹی اے۔ آئی سی ٹی آئی تربیتی پروگرام

سی ایل ڈی پی فال تربیتی سمینار 28-27 اکتوبر 2015

آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان میں ڈبلیو ایل ایل سپیکٹرم کی نیلامی 29 دسمبر 2015

خدمات کے معیار/معیاری تجربے سے متعلق ورکشاپ یکم دسمبر 2015

اوپن سٹاک کے موضوع پر ورکشاپ 12 دسمبر 2015

کلاؤڈ کمپیوٹنگ سے متعلق اجلاس 29 اکتوبر 2015

انفراسٹرکچر میں شراکت پر سیمنار 2 ستمبر 2015

ٹیلی کام پالیسی کے جائزے سے متعلقہ اجلاس 25 دسمبر 2015

بگ ڈیٹا تجزیہ کی آگہی کے حوالے سے اجلاس 9 اگست 2015

ٹیلی کام انفوگرافکس

2015 - 2016

پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی

www.pta.gov.pk

ٹیلی کام انفوگرافکس

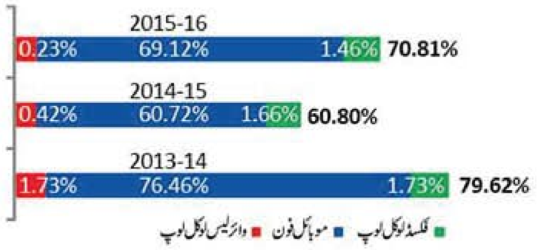

ٹیلی ڈینسٹی

70.9% تک پہنچ چکی تھی۔

پاکستان میں جون 2016 کے اختتام تک مجموعی طور پر ٹیلی ڈینسٹی

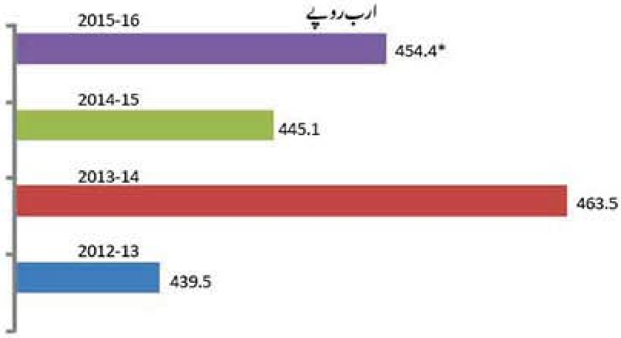

ٹیلی کام آمدنی

مالی سال 2015-16 کے آخر تک ٹیلی کام کی آمدنی

454.4 ارب روپے تک پہنچ گئی تھی۔

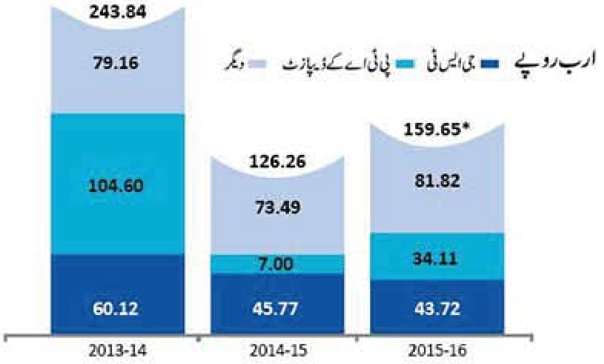

قومی خزانے میں ٹیلی کام کا حصہ

مالی سال 2015-16 کے دوران قومی خزانے میں ٹیلی کام

کا حصہ **157.8** ارب روپے تھا۔

ملین یو ایس ڈالر

شعبہ	2012-13	2013-14	2014-15	2015-16
موبائل فون	570.4	1,789.7	977.6	659.4
لانگ ڈسٹنٹ اینڈ انٹرنیشنل	1.9	1.8	12.2	6.3
لوکل لوپ	16.1	14.2	3.9	54.0
وائرلیس لوکل لوپ	11.9	10.0	7.2	0.0
کل	600.3	1,815.6	1,001.0	719.7*

*مالی سال 2015-16 کی آخری سہ ماہی کے اعداد و شمار تخمینہ ہیں۔

ٹیلی کام سرمایہ کاری

مالی سال 2015-16 کے دوران ٹیلی کام کے شعبے میں

719.7 ملین یو ایس ڈالر

کی سرمایہ کاری کی گئی۔

ٹیلی کام میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری

مالی سال 2015-16 کے دوران ٹیلی کام میں

377.9 ملین امریکی ڈالر

کی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی گئی۔

مالی سال 2015-16

مجموعی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری	ملین یو ایس ڈالر	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کا بہاؤ
246.8	ٹیلی کام	377.9
1,901.2	پاکستان	2,761.1
12.98%	ٹیلی کام کا حصہ (فیصد)	13.68%

موبائل فون صارفین کا حصہ

موبائل فون کی مارکیٹ میں سرائیت

موبائل فون کے صارفین

موبائل براڈ بینڈ صارفین کا حصہ

موبائل براڈ بینڈ کی مارکیٹ میں سرائیت

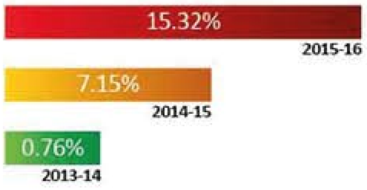

موبائل براڈ بینڈ کے صارفین

براڈ بینڈ کے صارفین

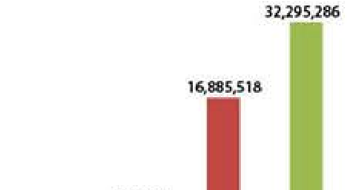

زیر استعمال ڈیٹا

ٹو جی، تھری جی، فور جی، ایل ٹی ای نیٹ ورکس

موبائل فون سے ڈیٹا آمدنی

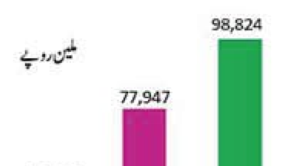

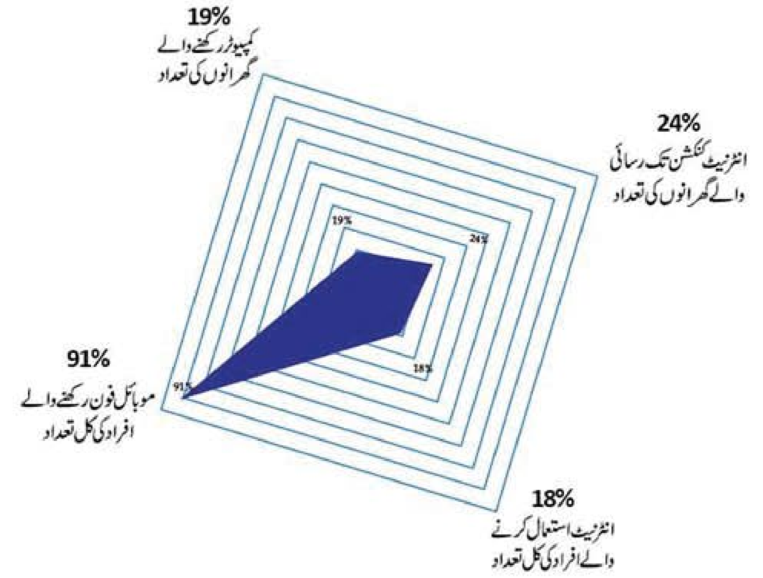

آئی سی ٹی کا جائزہ
فیصد

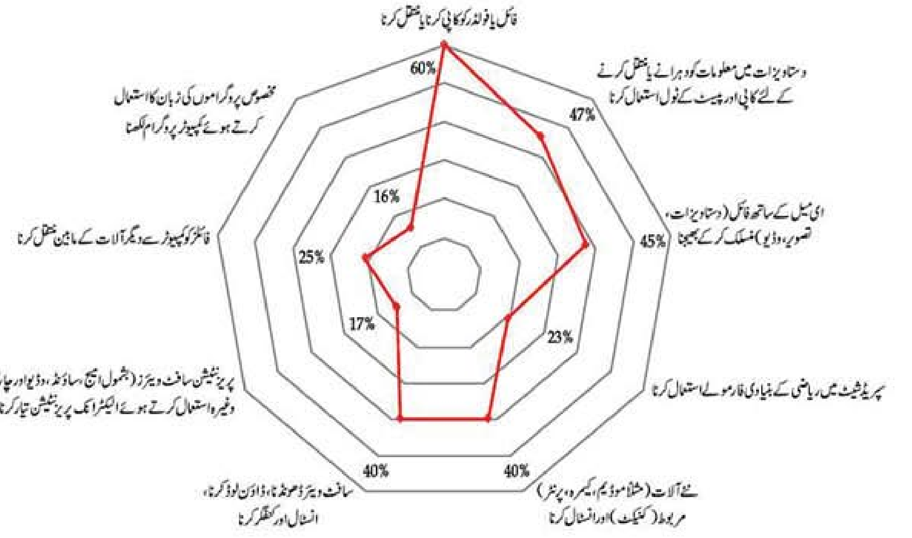

آئی ٹی میں مہارت
فیصد

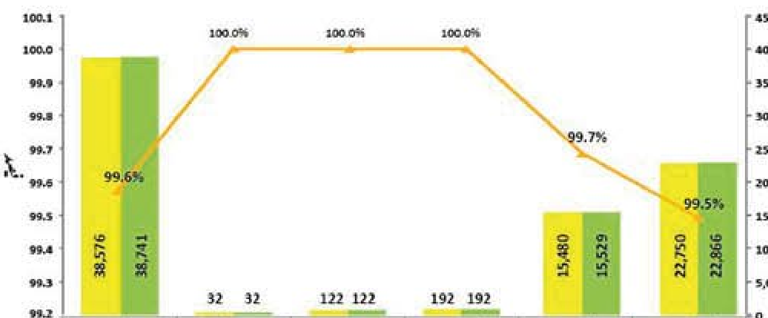

موصول اور حل ہونے والی شکایات
مالی سال 2015-16

انٹرنیٹ کے استعمال کا رجحان

یومیہ استعمال کا تخمینہ (ملین میں) 2016

موبائل فون آپریٹروں کے حساب سے شکایات کی درجہ بندی

مالی سال 2015-16

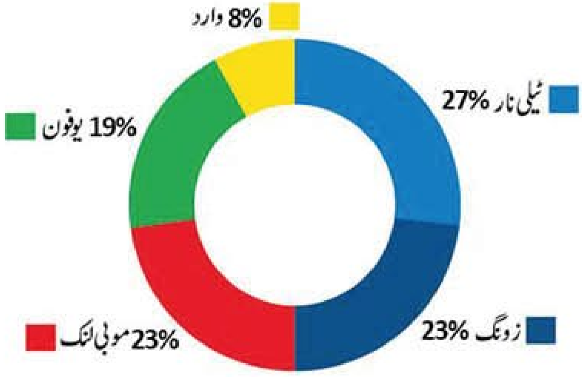

موبائل فون آپریٹروں کے خلاف وصول شکایات اور ازالہ

مالی سال 2015-16

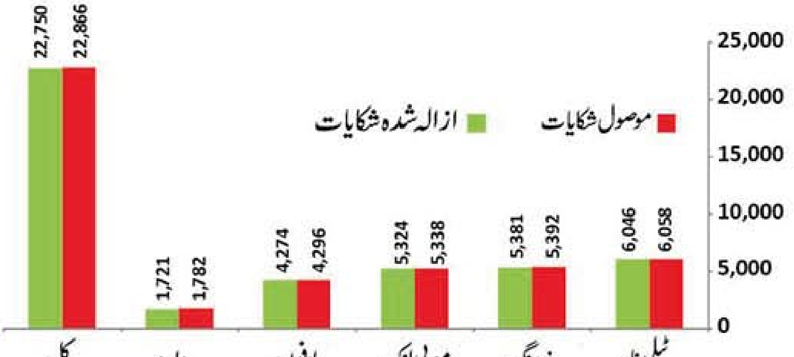

1
سپیکٹرم کی تجدید

1۔ سپیکٹرم کی تجدید

ٹیلی مواصلات میں جدت اور معاشی ترقی کیلئے سپیکٹرم اہم ترین وسائل میں سے ایک ہے۔سپیکٹرم کی موجودگی مارکیٹ اور ٹیکنالوجی کی ضرورت کے مطابق بذریع موبائل ابلاغ اور دیگر متعلقہ ایپلیکیشنز میں جدت کے تسلسل کو یقینی بناتی ہے۔ بینڈ وڈتھ پر منحصر جدید ترین اگلی نسل کی موبائل خدمات (نیکسٹ جنریشن موبائل سروسز) کے انتہائی تیزی سے فروغ پاجانے کے بعد سپیکٹرم کی طلب میں بھی تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ریگولیٹرز کیلئے ضروری ہے کہ وہ ٹیکنالوجی اور سروس کی فراہمی کے بنیادی رجحانات کو سمجھیں، موجودہ سپیکٹرم کا جائزہ لیں اور جہاں معیشت کی بہتری کے لئے ضروری ہو وہاں سپیکٹرم میں اضافے کے مزید وسائل مختص کریں۔

پی ٹی اے اور فریکوئنسی ایلوکیشن بورڈ (ایف اے بی) سپیکٹرم مینجمنٹ کا باقاعدگی سے جائزہ لیتے ہیں اور منصوبہ بندی کرتے ہیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ سپیکٹرم کا استعمال بہترین قومی مفاد میں موثر اور ذمہ دارانہ طریقے سے کیا جارہا ہے۔بہتر کارکردگی کے حامل اور دخل اندازی سے پاک ریڈیو کمیونیکیشن کے عمل کو ممکن بنانے کے لئے درست انضباطی لائحہ عمل نافذ کئے گئے ہیں۔پاکستان میں ریڈیو کمیونیکیشن کی خدمات اور سپیکٹرم صارفین کی مسابقتی اور متضاد ضروریات کو پورا کرنے کے لئے سپیکٹرم مینجمنٹ آئی ٹی یو کے ضوابط کے عین مطابق عمل میں لائی جاتی ہے۔ پی ٹی اے اور ایف اے بی انتہائی لگن اور محنت سے اگلی نسل کے ریڈیو مواصلات کی خدمات (نیکسٹ جنریشن ریڈیو کمیونیکیشن سروسز) کیلئے نئے سپیکٹرم کو مختص کرنے پر کام کر رہے ہیں جس کے لئے باقاعدگی سے مارکیٹ کا جائزہ لیا جاتا ہے اور اضافی سپیکٹرم کے لئے نیلامی منعقد کی جاتی ہے تاکہ جدید خدمات کی حوصلہ افزائی کی جاسکے۔

سپیکٹرم مینجمنٹ کی تجدید کے لئے لائحہ عمل

ٹیلی کمیونیکیشن پالیسی 2015 میں سپیکٹرم مینجمنٹ کے مقاصد اس طرح طے کئے گئے ہیں، "سپیکٹرم کو اس طرح مختص اور فراہم کرنا کہ اسکے وسائل سے زیادہ سے زیادہ معاشی اور سماجی فوائد حاصل کیے جاسکیں" اس مقصد کے حصول کے لئے یہ پالیسی سپیکٹرم مینجمنٹ کے لئے ایک جامع خاکہ تیار کرتی ہے تاکہ مختلف صارفین کی مقابلتی ضروریات اور سپیکٹرم کی محدود دستیابی کے مابین توازن قائم کیا جاسکے۔

اس سلسلے میں بنیادی اقدامات کا تعلق ان پہلوؤں سے ہے: سپیکٹرم میں مطابقت پیدا کرنا اور منصوبہ بندی کرنا، بین الاقوامی طریقہ کار کے مطابق لاگت طے کرنا خصوصاً ان بینڈز میں جہاں سپیکٹرم کی فراہمی محدود ہے یا محدود ہوسکتی ہے۔

ٹیلی کام پالیسی 2015 کے تحت پی ٹی اے اور ایف اے بی کی سفارشات کے مطابق وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی کی جانب سے ایک سپیکٹرم لائحہ عمل تیار کیا جائے گا جسے ہر سال شائع کیا جائے گا۔ یہ لائحہ عمل شائع ہونے کی تاریخ سے اگلے تین سال کے عرصے کیلئے پروگرام وضع کرے گا۔ سپیکٹرم لائحہ عمل میں آنے والے سالوں کے لئے مندرجہ ذیل امور کی نشاندہی کی جائے گی: موجودہ مختص شدہ سپیکٹرم کا آڈٹ، لائسنس شدہ کمپنیوں کو موجودہ سپیکٹرم کے از سر نو تفویض کئے جانے کے لئے ضوابط، نئے سپیکٹرم بینڈز کی دستیابی کو ممکن بنانا، نتیجے کے طور پر سپیکٹرم کی تجدید کیلئے درکار ضروریات، اندازاً درکار مدت کی نشاندہی کے ساتھ سپیکٹرم کی نیلامی، سپیکٹرم کے انتظامی ترغیب اور قیمتوں کا تعین (ایڈمنسٹریٹو انسینٹو پرائسنگ، اے آئی پی)، اور سپیکٹرم کی ٹریڈنگ اور (یا) مارکیٹ کے دیگر طریقہ کار سے مطابقت، سپیکٹرم کے لائحہ عمل میں پائیدار اور طویل المدتی ترقی، مثال کے طور پر سپیکٹرم کے استعمال کے لئے فراہمی اور دستیابی کو ممکن بنایا جائے گا۔

پالیسی میں طے کردہ سپیکٹرم لائحہ عمل کے نفاذ کے لئے پی ٹی اے اور ایف اے بی تمام اہم امور پر سرگرم ہیں۔اس سلسلے میں درکار فریم ورک اور ضابطے تیار کئے جاچکے ہیں اور متعلقہ افراد (سٹیک ہولڈرز) سے مشاورتی عمل بھی جاری ہے۔

سپیکٹرم کی تجدید

سپیکٹرم مینجمنٹ کے لئے سپیکٹرم کی تجدید ایک اہم ذریعہ ہے۔آئی ٹی یو کی جانب سے سپیکٹرم کی از سر نو تقسیم/اطلاق (ری ڈیپلائمنٹ) کے لئے معیار وضع کیے جاچکے ہیں۔ یہ انتظامی، معاشی اور تکنیکی اقدامات کا ایک ایسا مجموعہ ہے، جس کا مقصد کسی مخصوص فریکوئنسی بینڈ سے صارفین کے موجودہ فریکوئنسی آلات کو مکمل یا جزوی طور پر ختم کرنا ہے۔اس کے بعد فریکوئنسی بینڈ اسی یا پھر کسی دوسری سروس کیلئے مختص کردیا جائے گا۔ یہ اقدامات مختصر، درمیانی یا طویل مدت میں نافذ کئے جاسکتے ہیں۔تجدید کا زیادہ تر عمل قدرتی طور پر منتقلی کے طور پر عمل میں آتا ہے۔ پرانی مسترد شدہ ٹیکنالوجی سے نئی اور جدید ٹیکنالوجی کی جانب منتقلی عموماً دیکھنے میں آتی ہے۔اس صورت حال میں از سر نو تقسیم/اطلاق فریکوئنسی استعمال کرنے والوں کے مفاد میں ہوتا ہے یا فریکوئنسی استعمال کرنے والے پرانے نظام کی غیر موجودگی (مثلاً مزید طلب نہ ہونے کے باعث لائسنس کی مدت کے اختتام پر) کے باعث وہ بینڈ چھوڑ دیتے ہیں۔دونوں صورتوں میں از سر نو تقسیم/اطلاق سپیکٹرم مینجمنٹ اتھارٹیز کیلئے مسائل پیدا نہیں کرتی، لہذا ہرجانہ/معاوضہ کی ادائیگی یا دیگر تجدیدی اقدامات کی ضرورت پیش نہیں آتی۔البتہ جب موجودہ فریکوئنسی کو ختم کرنے میں اور از سر نو تقسیم/اطلاق میں زبردستی کا عنصر شامل ہو، اور جو کہ صارفین کے مفاد میں نہ ہو، جب تجدیدی عمل ایک مسئلہ بن جائے، اس وقت از سر نو تقسیم/اطلاق کے مخصوص اقدامات کے نفاذ کی ضرورت پیش آتی ہے مثلاً از سر نو تقسیم/اطلاق سے متعلقہ فنڈ، لاگت میں مراعات، انضباطی اقدامات وغیرہ۔جب بھی صارفین تک بہتر سہولیات پہنچانے کے لئے قومی مفاد میں سپیکٹرم چھوڑنے کی ضرورت پیش آئے تو سپیکٹرم استعمال کرنے والے اسے چھوڑنے میں کوئی دقت محسوس نہیں کرتے۔

ماضی میں پی ٹی اے نے ایف اے بی کی معاونت اور اشتراک سے 900 اور 1800 میگا ہرٹز بینڈ کی تجدید کی، نتیجے کے طور پر اضافی بینڈ وڈتھ کی موجودگی کے باعث صارفین اور حکومت پاکستان کو اہم فوائد حاصل ہوئے۔ پی ٹی اے نے لائسنس رکھنے والی کمپنیوں کے مفادات کو بھی پیش نظر رکھا اور 7-2006 میں وصول شدہ درخواست اور وائی میکس نظام کے استعمال کے رجحانات کی بنیاد پر سپیکٹرم کی 3500 میگا ہرٹز میں تجدید کی اور ایف ڈی ڈی کو ٹی ڈی ڈی ٹیکنالوجی پر منتقل کیا۔اس اقدام کے باعث ایک موثر بزنس ماڈل قائم ہوا اور آپریٹروں نے براڈ بینڈ خدمات کی فراہمی کا آغاز کیا۔

حال ہی میں پی ٹی اے نے ایف اے بی کے ساتھ مل کر سپیکٹرم کی تجدید پر کام کا آغاز کیا تا کہ انضباطی اقدامات کے ذریعے انتہائی اہمیت کے حامل سپیکٹرم کے لئے مستقبل میں پیش آنے والی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔اس سلسلے میں 1900 میگا ہرٹز کی تجدید کی گئی جس میں ڈبلیو ایل ایل آپریٹروں نے اپنی مخصوص فریکوئنسی کو چھوڑ کر نئی فریکوئنسی پر منتقل ہونے کیلئے رضامندی ظاہر کی۔ابتدائی طور پر مختلف ڈبلیو ایل ایل لائسنس رکھنے والوں کو دیا جانے والا فریکوئنسی سپیکٹرم 1900-1880 میگا ہرٹز اور 1980-1960 میگا ہرٹز تھا۔ 1980-1960 میگا ہرٹز ڈاؤن لنک بینڈ 2100MHz 3G بینڈ کا ایک حصہ ہے جس کی وسعت 1950-1920 میگا ہرٹز اور 2170-2110 میگا ہرٹز کے درمیان ہے۔اگرچہ 2100 میگا ہرٹز کا موجودہ سپیکٹرم 1950-1920 میگا ہرٹز اور 2140-2110 میگا ہرٹز ہے ڈبلیو ایل ایل آپریٹروں کو ریسیور بلاکنگ جیسے مسئلے کا سامنا ہے جس کی وجہ اپ۔لنک اور ڈاؤن۔لنک فریکوئنسی کا ایک دوسرے سے متصل ہونا ہے۔مزید برآں، ڈبلیو ایل ایل آپریٹروں کی جانب فریکوئنسی سپیکٹرم 1980-1960 میگا ہرٹز چھوڑنے پر آنے والے دنوں میں اس سے کہیں زیادہ اہم تھری جی سروس کے لئے نیلامی کی جا سکتی ہے۔اس کے باعث کچھ عرصے سے پیش آنے والے سرحد پار سے ہونے والی مداخلت جیسے مسئلے بھی حل کیے جا سکیں گے۔ 1900 میگا ہرٹز میں ڈبلیو ایل ایل سپیکٹرم کا دوسرا حصہ 1800 میگا ہرٹز میں موبائل فون آپریٹرز سرِنو تنظیم کے باعث متاثر ہوا،اس میں بھی کمی لائی جا سکتی ہے۔

پی ٹی اے کی مسلسل کوششوں کے باعث پی ٹی سی ایل، ڈی وی کام ڈیٹا (پرائیویٹ لمیٹڈ) اور ورلڈ کال لمیٹڈ نے اپنے موجودہ 1900 میگا ہرٹز چھوڑ کر اس سے کہیں بہتر پی سی ایس بینڈ اپنایا یعنی وہ 1980-1960 میگا ہرٹز سے 1995-1980 میگا ہرٹز پر منتقل ہوئے۔ یہ معاملہ اپنے وسیع تر فوائد کی بنیاد پر فریکوئنسی الوکیشن بورڈ کے اجلاس میں پیش کیا گیا، جس میں لائسنس شدہ کمپنیوں کو ان کے متعلقہ علاقوں میں فریکوئنسی کی منظوری دی گئی۔

واضح رہے کہ ڈبلیو ایل ایل آپریٹروں نے پی ٹی اے کے انضباطی اقدامات کے ذریعے سپیکٹرم کی تجدید کے لئے اپنی رضامندی ظاہر کی، اس طرح ایک خطیر لاگت کی بچت کرتے ہوئے پی ٹی سی ایل اور ڈی وی کام ڈیٹا (پرائیویٹ) لمیٹڈ نے اس عمل کا آغاز کر دیا جبکہ ورلڈ کال ٹیلی کام لمیٹڈ منتقلی کے لئے وینڈرز سے بہترین حقِ انتخاب (آپشن) کی دریافت کے مرحلے میں ہے۔

تیزی سے ترقی پاتے ٹیکنالوجی کے رجحانات اور بین الاقوامی طرزِ عمل کی روشنی میں فریکوئنسی کی تجدید از سرِنو تقسیم / اطلاق کی ضروریات کو مدِنظر رکھتے ہوئے ٹیلی کام پالیسی 2015 کے لئے ایک ایسی خاکے کی ضرورت ہے جو کہ انتظامی، تکنیکی اور معاشی اقدامات کا مجموعہ ہو۔فی الحال پی ٹی اے اور ایف اے بی مشترکہ طور پر ایک ایسے خاکے کی تیاری میں مصروف ہیں جو کہ وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی کو منظوری کے لئے بھیجا جائے گا۔

اگلی نسل کی موبائل خدمات (نیکسٹ جنریشن موبائل سروسز) کے لئے سپیکٹرم کی سپردگی

پاکستان میں تھری جی اور جدید ترین موبائل سے متعلقہ مواصلاتی خدمات کی فوری ضرورت کا احساس کرتے ہوئے پاکستان کی موجودہ جمہوری حکومت درکار سپیکٹرم کی بروقت فراہمی کو ممکن بنانے میں انتہائی فعال ہے۔اس سلسلے میں پہلا عمل اپریل 2014 میں مکمل کیا گیا جب 2100 میگا ہرٹز بینڈ میں 30 میگا ہرٹز کے سپیکٹرم اور 1800 میگا ہرٹز بینڈ میں 10 میگا ہرٹز سپیکٹرم نیلام کیے گئے۔

2014 کی کامیاب نیلامی، براڈ بینڈ کی غیر معمولی ترقی، این جی ایم ایس سپیکٹرم کی اضافی ضرورت کے بعد حکومت نے فیصلہ کیا کہ ملک میں اگلی نسل کی موبائل خدمات کے مزید سپیکٹرم پیش کیے جائیں۔لہذا 2016 میں 850 میگا ہرٹز بینڈ میں 10 میگا ہرٹز کے سپیکٹرم فراہم کیے گئے۔

22 مئی 2014 کو اسلام آباد میں ہونے والی ایک تقریب میں سی ایم پاک (زونگ)، پی ٹی ایم ایل (یوفون)، پی ایم سی ایل (موبی لنک) اور ٹیلی نار کو اگلی نسل کی موبائل خدمات کے لائسنس دیئے گئے۔

معیاری خدمات اور صارفین کو جدید ترین ٹیلی کمیونیکیشن کی سہولیات کی فراہمی کیلئے اگلی نسل کی موبائل خدمات کے حوالے سے لائسنسوں کی شرائط میں اہم اشاریوں کو شامل کیا گیا ہے۔لائسنس یافتہ کمپنیوں نے لائسنس کے مطابق دو سال میں سروس کے آغاز کے تقاضے کو پورا کیا۔پی ٹی اے کی جانب سے کروائے گئے سروس کے معیار کے سروے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ لائسنس میں درج ضروری "معیار چیک کرنے کے اشاریئے" بڑی حد تک پورے کیے جا رہے ہیں۔

1800 میں 10 میگا ہرٹز کے غیر فروخت شدہ سپیکٹرم کی قیمت 210 ملین ڈالر اور 850 میں 7.38 میگا ہرٹز سپیکٹرم کی قیمت 291 ملین ڈالر تھی جو کہ مجموعی طور پر 501 ملین ڈالر بنتے ہیں۔ 17 مارچ 2014 میں حکومت کی پالیسی ہدایات کے مطابق 2014 میں نیلامی کی تاریخ سے اگلے 18 ماہ تک کوئی اضافی سپیکٹرم نیلام نہیں کیا جا سکتا تھا۔تاہم کسی بھی سپیکٹرم اور کسی نئے آپریٹر کے لائسنس کیلئے جو کہ اگلی نسل کی موبائل خدمات کے لائسنس کی نیلامی میں فروخت نا ہو سکا ہو پی ٹی اے کے پاس اختیار تھا کہ وہ اپنی صوابدید پر اسے روکے رکھے یا تقسیم کر دے۔

اضافی بینڈ وِدتھ کی ضروریات

2014 میں اگلی نسل کی موبائل خدمات کی نیلامی انتہائی کامیاب رہی جس میں آپریٹروں نے پاکستان میں اپنی براڈ بینڈ خدمات کا بھرپور انداز میں آغاز کیا۔ملک میں براڈ بینڈ کی دستیابی پر صارفین نے بھی انتہائی جوش و خروش سے اپنا ردِ عمل ظاہر کیا۔نتیجے کے طور پر جون 2014 سے جولائی 2016 کے دوران براڈ بینڈ کے صارفین کی تعداد میں % 1900 کی شرح سے اضافہ دیکھنے میں آیا۔
براڈ بینڈ صارفین کی تعداد میں اضافے کے ساتھ ہی موبائل نیٹ ورک پر ڈیٹا کے استعمال میں بھی بے پناہ اضافہ ہوا۔جون 2014 میں ڈیٹا کا استعمال 1,964 ٹیرا بائٹس تھا جو کہ جولائی 2016 میں بڑھ کر 39,821 ٹیرا بائٹس تک پہنچ گیا۔موبائل ڈیٹا کا استعمال مستقبل میں مزید بڑھنے کی توقع ہے جس کی وجہ موبائل نیٹ ورکس پر اگلی نسل کی خدمات اور ایپلیکیشنز کے استعمال میں بھرپور اضافہ ہے۔مارکیٹ میں ڈیٹا کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے موبائل آپریٹروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ سپیکٹرم کے حصول اور اپنے نیٹ ورک کو وسیع کرنے کیلئے حکمت عملی وضع کریں۔

850 میگا ہرٹز میں سپیکٹرم کی فراہمی

2014 میں پاکستان میں اگلی نسل کی موبائل خدمات کی نیلامی کی کامیابی اور براڈ بینڈ صارفین کے پرجوش ردعمل کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا کہ مارکیٹ میں اگلی نسل کی موبائل خدمات کی طلب کا جائزہ لیا جائے گا، اور اگر مناسب سمجھا گیا تو وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی اور پی ٹی اے 850 میگا ہرٹز اور 1800 میگا ہرٹز دستیاب سپیکٹرم کے مختص کرنے کا عمل شروع کر سکتے ہیں۔

غیر فروخت شدہ سپیکٹرم یعنی 1800 میگا ہرٹز اور 850 میگا ہرٹز میں 10 میگا ہرٹز پر مشتمل اگلی نسل کی موبائل خدمات کی مارکیٹ کا جائزہ لینے کے لئے پی ٹی اے کی جانب سے بین الاقوامی مشاورتی خدمات حاصل کی جارہی ہیں۔ مشاورتی ماہرین نے مارکیٹ کی طلب، اگلی نسل کی موبائل خدمات کے استعمال، نئی ٹیکنالوجیز کے لئے ایکو سسٹم، موجودہ سپیکٹرم، سپیکٹرم کے موجودہ مالکان اور آپریٹروں کا تکنیکی، تجارتی اور لائحہ عمل کا مکمل جائزہ لیا۔ مشاورتی ماہرین نے جامع طور پر مارکیٹ کی جانچ پڑتال/جائزہ لیا تاکہ یہ واضح طور پر معلوم کیا جا سکے کہ مارکیٹ میں سپیکٹرم کی طلب کیا ہے، اس کی بنیادی قیمت اور مارکیٹ میں قدر و قیمت کیا ہے اور مزید سپیکٹرم کی نیلامی کے لئے بہترین وقت کیا ہوسکتا ہے۔ اس سلسلے میں تجویز پیش کی گئی کہ الگ الگ وقت پر دو علیحدہ نیلامیاں فائدہ مند ثابت ہونگی: 850 میگا ہرٹز کی نیلامی 2016 میں تجویز کی گئی جس کی مارکیٹ میں قدر و قیمت 383 ملین ڈالر سے 457 ملین ڈالر ہوگی، جبکہ 1800 میگا ہرٹز کی نیلامی 2017 یا اس کے بعد کرنا تجویز کی گئی۔

850 میگا ہرٹز سپیکٹرم کا مارکیٹ تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ 850 میگا ہرٹز کا ایکو سسٹم لائٹ ہے، تاہم یہ تیزی سے ترقی پا رہا ہے۔ کسی بھی دوسرے ترقی پاتے بینڈ کی طرح موجودہ ڈیوائس کا ایکو سسٹم مارکیٹ میں درمیانی سے بلند سطح تک پختگی حاصل کر رہا ہے۔ آپریٹروں کی جانب سے 850 میگا ہرٹز کی طلب کی توقع کی جارہی تھی، جس سے ان کی 2100 میگا ہرٹز یا 1800 میگا ہرٹز کی بنیادی ڈیٹا کی ضروریات پوری ہو رہی تھیں۔ دیہی اور شہروں کے مضافاتی علاقوں کی براڈ بینڈ کی ضروریات پوری کرنے اور ان علاقوں میں جہاں ضرورت محسوس ہو نیٹ ورک پر دباؤ/ہجوم ختم کرنے کے لئے بھی 850 میگا ہرٹز کو استعمال کرنے کی امید ہے۔ اگلے دو سالوں میں 850 میگا ہرٹز میں دلچسپی میں اضافے کی توقع کی جارہی تھی جس سے پاکستان میں اندازاً 700 میگا ہرٹز اور 800 میگا ہرٹز پر مزید شفافیت اور دنیا بھر میں 850 میگا ہرٹز ایل ٹی ای/تھری جی میں بہتری حاصل ہوگی۔ 1800 میگا ہرٹز کی طلب کی بنیادی طور پر توقع ان آپریٹروں کی جانب سے کی جارہی تھی جو کہ ایل ٹی ای خدمات کیلئے مناسب 1800 میگا ہرٹز سپیکٹرم نہیں رکھتے۔ 1800 میگا ہرٹز سپیکٹرم کا تجزیہ مختلف طریقہ کار کو اختیار کرتے ہوئے کیا گیا، جس میں تکنیکی جانچ پڑتال، مارکیٹ میں اہمیت کا تخمینہ، ڈیٹا/ایل ٹی ای کی طلب کی سمجھ اور 1800 میگا ہرٹز کیلئے درکار ایکو سسٹم شامل تھے۔ تجزیے سے یہ بات سامنے آئی کہ 1800 میگا ہرٹز سپیکٹرم کی نیلامی 2017 یا اس کے بعد کی جانی چاہیے۔

مشاورتی ماہرین کی سفارشات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پاکستان نے 850 میگا ہرٹز بینڈ کی بنیادی قیمت 395 ملین امریکی ڈالر طے کی۔ پی ٹی اے نے تمام معلومات 26 اپریل 2016 کو شائع کیں جن میں بنیادی قیمت، بولی کا عمل اور نیلامی کا وقت شامل تھا۔ نیلامی کے عمل کے وقت کے مطابق متوقع بولی دہندگان بشمول موبی لنک، ٹیلی نار، وارلڈ کال اور ملٹی نیٹ کے لئے 23 مئی 2016 کو ایک معلوماتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ پی ٹی اے کی جانب سے یہ عمل شفاف طریقے سے وزارت آئی ٹی اینڈ ٹیلی کام کی پالیسی ہدایات اور پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی (پی پی آر اے) کے ضوابط کے مطابق مکمل کیا گیا۔ درخواستیں ارسال کرنے کی پیشکش کے ردعمل میں پی ٹی اے کو آخری تاریخ جو کہ یکم جون 2016 تھی، تک صرف ٹیلی نار کی جانب سے 850 میگا ہرٹز میں 10 میگا ہرٹز کے لئے بولی موصول ہوئی۔ ٹیلی نار کی درخواست پر "معلوماتی یادداشت" میں وضع شدہ لائحہ عمل اور طے کردہ معیار کے تحت عمل کیا گیا اور ٹیلی نار کو 850 میگا ہرٹز بینڈ میں سپیکٹرم کے 10 میگا ہرٹز تفویض کیے گئے۔ کامیاب آزمائش کے بعد ٹیلی نار نے چھ بڑے شہروں میں فور جی خدمات کا باقاعدہ آغاز کیا۔ جدید سہولیات کی فراہمی کے لئے سپیکٹرم کی موجودگی کے لئے حالیہ حکومت کی دوراندیش حکمت عملی کے باعث آج پاکستان کے پانچ موبائل آپریٹروں میں سے تین آپریٹر فور جی، ایل ٹی ای خدمات فراہم کر رہے ہیں اور ایل ٹی ای مارکیٹ میں مثبت مقابلے کے رجحان کو یقینی بنا رہے ہیں۔

آزاد جموں و کشمیر اور گلگت بلتستان میں ڈبلیو ایل ایل کی نیلامی، 2016

آزاد جموں و کشمیر (اے جے کے) اور گلگت بلتستان (جی بی) میں جدید ڈیٹا خدمات کے نئے مواقعوں کے آغاز کیلئے حکومت کی جانب سے اس علاقے میں ڈبلیو ایل ایل سپیکٹرم کی نیلامی کا فیصلہ کیا گیا۔ آزاد جموں و کشمیر اور گلگت بلتستان کونسلز کی پالیسی ہدایات کے تحت پی ٹی اے کی جانب سے "اے جے کے اور جی بی میں ڈبلیو ایل ایل خدمات کے لئے 1900 میگا ہرٹز اور 3.5 گیگا ہرٹز سپیکٹرم کی نیلامی، 16 اکتوبر 2015" کیلئے اشتہار اور معلوماتی یادداشت (انفارمیشن میمورینڈم) شائع کی گئی۔ اے جے کے اور گلگت بلتستان کونسلز، وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی، پی ٹی اے اور ایف اے بی کی جانب سے اس نیلامی کو کامیاب بنانے کیلئے باہمی اشتراک سے کام کیا گیا۔ پی ٹی اے کی جانب سے نیلامی کے تمام مراحل کو شفاف انداز میں مکمل کیا گیا جو کہ معلوماتی یادداشت میں درج طریقہ کار اور طے شدہ مدت کے عین مطابق تھے۔

نیلامی کے عمل کے لئے طے شدہ وقت کے مطابق متوقع بولی دہندگان کے ساتھ ایک معلوماتی اجلاس کا انعقاد 10 نومبر 2015 کو کیا گیا۔ پی ٹی اے ہیڈ کوارٹرز میں اے جے کے اور جی بی کیلئے ڈبلیو ایل ایل خدمات کیلئے سپیکٹرم کی نیلامی شروع ہونے سے پہلے تک درخواستیں بمع پیشگی ادائیگی وصول کی گئیں۔ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن لمیٹڈ (پی ٹی سی ایل) اور لنک ڈاٹ نیٹ ٹیلی کام لمیٹڈ (ایل ڈی این) نے 3.5 گیگا ہرٹز کے ایک لاٹ کیلئے ٹی آر۔ون (میر پور ریجن) میں نیلامی میں حصہ لیا۔ نیلامی کے عمل کے مشاہدے کیلئے اے جے اینڈ کے اور جی بی کونسل، وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی، ایف اے بی اور ٹیلی کام شعبے کے نمائندگان موقع پر موجود تھے۔

نیلامی کا عمل شفاف طریقے سے اطلاع عام کے بعد منعقد کیا گیا۔ لنک ڈاٹ نیٹ نے سب سے زیادہ رقم کی بولی لگائی جو کہ 10 ملین روپے تھی، لہٰذا اسے ایک لاٹ کیلئے کامیاب بولی دہندہ قرار دیا گیا۔ پی ٹی سی ایل نے بھی 10 ملین روپے کی بولی لگا کر دوسرا لاٹ حاصل کیا۔ تمام سپیکٹرم لاٹس کی بولیوں کی مجموعی لاگت 108.4 ملین روپے تھی۔

پی ٹی سی ایل نے نو (9) لاٹس (میر پور، مظفر آباد اور گلگت بلتستان ریجن) کے لئے درخواست دی یعنی اے جے کے اور جی بی کے تینوں علاقوں میں 1x1900 میگا ہرٹز اور 2x3.5 گیگا ہرٹز کے لئے جبکہ لنک ڈاٹ نیٹ نے ٹی آر۔ون (TR-1) (میر پور) میں 3.5 گیگا ہرٹز کے ایک لاٹ کیلئے درخواست دی۔ پی ٹی سی ایل کو ٹی آر۔ٹو (TR-2) (مظفر آباد) اور ٹی آر۔تھری (TR-3) (گلگت بلتستان) میں تمام لاٹس جن کے لئے درخواست دی گئی تھی، معلوماتی یاداشت کے مطابق بنیادی قیمت پر پیشکش کیے گئے۔ ٹی آر۔ون (TR-1) میں 3.5 گیگا ہرٹز کا ہر سلاٹ بولی جیتنے والوں کو سب سے زیادہ بولی جو کہ 10 ملین روپے تھی کے عوض دیا گیا۔ ٹی آر۔ون (TR-1) (میر پور) میں 1900 میگا ہرٹز کا سلاٹ پی ٹی سی ایل کو 55.8 ملین روپے کے عوض دیا جائے گا۔

نیلامی کے باعث اے جے کے اور جی بی کے عوام کو بہتر ٹیلی کام خدمات کے مواقع فراہم کئے گئے۔ کامیاب آپریٹر نئی وائرلیس خدمات فراہم کر سکیں گے۔ یہ تمام سٹیک ہولڈرز بشمول حکومت، آپریٹر اور صارفین کی کامیابی ہے کیونکہ اس کے باعث حکومت کیلئے قومی خزانے میں آمدنی بڑھانے، آپریٹروں کے لئے کاروبار کی ترقی اور دور دراز علاقوں میں رہنے والے صارفین کی بہتر خدمات تک پہنچ ممکن ہو سکے گی۔ یہ عمل ان علاقوں کی معیشت پر مثبت انداز میں اثر انداز ہوگا۔ پی ٹی اے نے حکومت کو تجویز پیش کی ہے کہ اے جے کے اور جی بی میں ہینڈ سیٹ کو جوڑنے (اسمبلی) کے پلانٹ اور ڈیٹا سینٹر قائم کئے جائیں کیونکہ ان علاقوں کا موسم اس نوعیت کے کاروبار کیلئے نہایت سازگار ہے۔

موجودہ سپیکٹرم کی سپردگی

مخصوص بینڈ کی فیصد شرح اور سپیکٹرم کی تقسیم گراف کی صورت میں نیچے دی گئی ہے تا کہ انفرادی طور پر سپیکٹرم کی سپردگی کو جانا جا سکے۔ فی الحال کوئی آپریٹر سب سے زیادہ سپیکٹرم کا حامل نہیں کہلا سکتا۔ اس کے باوجود پی ٹی اے موبائل آپریٹروں میں سپیکٹرم کی تقسیم کے تناسب کو بہتر انداز میں قائم رکھے ہوئے ہے۔ تاہم پی ٹی اے اس بات پر غور کرے گا کہ ٹیلی کام لائسنس یافتہ کمپنیوں، ایف اے بی اور وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ساتھ مل کر سپیکٹرم کو از سر نو منظم کرے تا کہ سپیکٹرم سے بہتر کارکردگی حاصل کی جا سکے اور ایک دوسرے سے متصل سپیکٹرم کو مرتب کیا جا سکے۔

وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی بذریعہ ٹیلی کام پالیسی 2015 موجودہ لائسنس رکھنے والے آپریٹروں کو موقع فراہم کر رہی ہے کہ وہ نظام کی موجودہ فعال شرکت کے ساتھ سپیکٹرم میں شراکت اور اور لین دین کر سکیں۔ پالیسی کے بنیادی خاکے کی منظوری کے بعد یہ پہلو کم سپیکٹرم رکھنے والے لائسنس یافتہ آپریٹروں کے لئے یقینی طور پر مددگار ثابت ہوگا۔ اس سلسلے میں پی ٹی اے سپیکٹرم شراکت داری کے لئے ایک بنیادی خاکہ تیار کر رہا ہے، جس کے بعد جب بھی پاکستان میں کوئی نیا آپریٹر کام کرنا چاہے گا اور اس کے لئے اضافی سپیکٹرم دستیاب نہیں ہوگا تو اسے اس بات کی اجازت دی جائے گی کہ وہ موجودہ آپریٹر کے ساتھ شرائط طے کرے اور ان کے ساتھ سپیکٹرم میں شراکت اختیار کرے۔

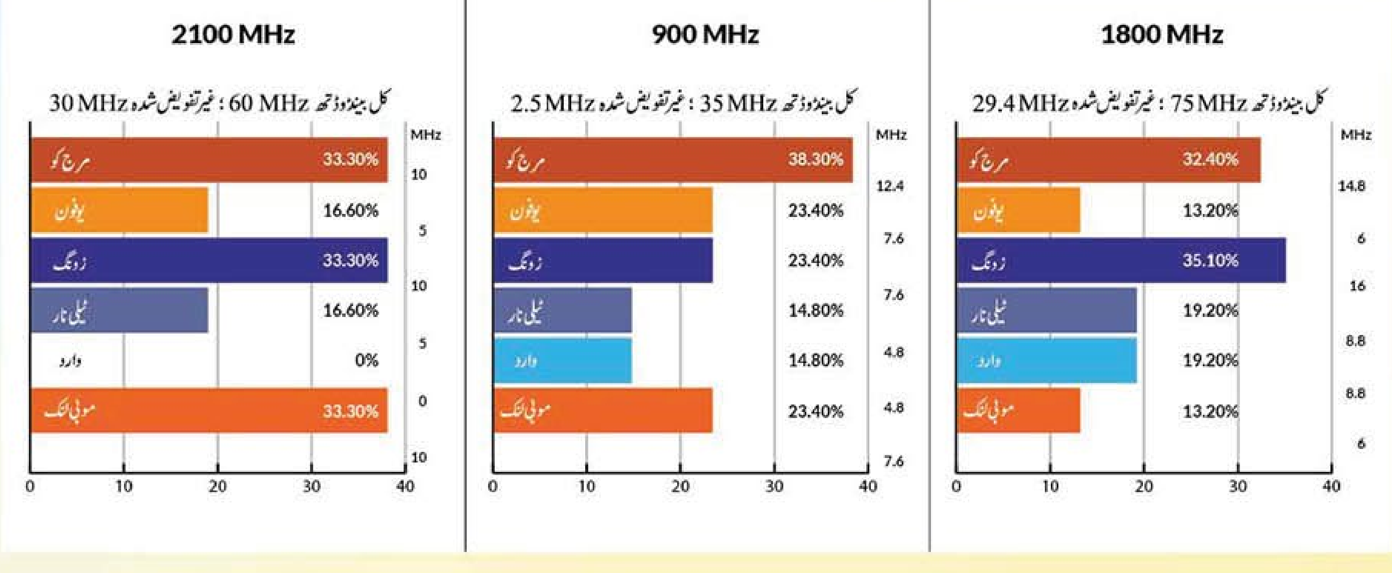

2

سمارٹ پاکستان کی تشکیل

2۔ سمارٹ پاکستان کی تشکیل

انفارمیشن اور کمیونیکیشن ٹیکنالوجی ملک میں ٹیکنالوجی کے شعبے میں انقلاب اور پائیدار معاشی ترقی کے لئے بنیادی اہمیت کی حامل ہیں۔ جامع، مشترکہ اور مستحکم آئی سی ٹی پالیسیوں اور پروگراموں کا نفاذ قومی ترقی کے ایجنڈے کی تکمیل کے لئے پائیدار معاشی اور معاشرتی اہداف کے حصول کے لئے مؤثر کردار ادا کر سکے گا۔ پاکستان وژن 2025 معلومات پر مبنی معیشت کی تشکیل میں آئی سی ٹی کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے اور حکومتی سطح پر آئی سی ٹی ٹیکنالوجی کے اختیار کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اسی وژن پر عمل کرتے ہوئے، پی ٹی اے کی توجہ ایک ایسے مستحکم انضباطی دور کی تشکیل پر مرکوز ہے جس میں جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کو ممکن بنایا جائے اور آئی سی ٹی سے متعلق مضبوط افرادی قوت تیار کی جائے۔ پی ٹی اے کا آئی سی ٹی کی ترقی کیلئے لائحہ عمل ان دو اہم نکات پر مرکوز ہے:

> "پاکستان محض آئی سی ٹی کے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر پر انحصار نہیں کر سکتا بلکہ ایک جامع پالیسی پر عمل کرتے ہوئے جدید ڈھانچے کی ترقی کے ساتھ ساتھ مہارت، جدت اور نئے کاروبار کے لئے مواقع پیدا کئے جائیں گے۔"
>
> [پاکستان وژن 2025، حکومت پاکستان]

ٹیکنالوجی میں جدت کے لئے حوصلہ افزاء انضباطی فریم ورک

حوصلہ افزاء، کاروبار دوست اور ترقی پسند انضباطی ڈھانچے کی فراہمی جو کہ آپریٹروں کو اس قابل بنائے کہ وہ پاکستان میں جدید آئی سی ٹی ٹیکنالوجیز کو ممکنہ حد تک بہترین انداز میں نافذ کر سکیں۔

آئی سی ٹی میں پیشہ وارانہ صلاحیت میں اضافہ

آئی سی ٹی کی معلومات، پیشہ وارانہ تربیت اور سازگار ماحول کی فراہمی کے ذریعے آئی سی ٹی سے متعلق پیشہ وارانہ ماہرین، کاروباری افراد اور ماہر تخلیق کاروں کی بڑی تعداد میں موجودگی۔

ٹیکنالوجی میں جدت کے لئے حوصلہ افزاء انضباطی فریم ورک

دنیا کے کسی بھی ملک میں ٹیکنالوجی کی ترقی معاشی اور سماجی ترقی کے لئے اہم ترین محرک کی حیثیت رکھتی ہے۔ کاروباری اور تحقیقی ادارے ہر سال اربوں ڈالر خرچ کرتے ہیں تا کہ نئی ٹیکنالوجیز، تیز رفتار اور محفوظ ابلاغ اور پائیدار معاشی ماڈلز کو ترویج مل سکے۔ اسی طرح حکومتیں قوم کے بہترین مفاد میں نجی شعبے کے لئے معاون و مددگار پالیسیاں اور انضباطی مواقع بھی فراہم کرتی ہیں۔ اسی نقش قدم پر چلتے ہوئے پی ٹی اے نے بھی حالیہ برسوں میں ایک ایسا ہی مصالحتی طریقہ کار اختیار کیا ہے جس کے تحت پاکستان میں ٹیکنالوجی کے شعبے میں جدت کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے اور اس کے انتہائی مثبت نتائج سامنے آئے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک اہم قدم سال 2014 میں تھری جی/فور جی/ایل ٹی ای خدمات کو متعارف کروانا تھا جو کہ پاکستان میں آئی سی ٹی کی جدت کیلئے انتہائی اہم ثابت ہو رہا ہے۔

موبائل بینکنگ میں معلومات کے تبادلے کیلئے پی ٹی اے۔ اسٹیٹ بینک کے مابین انضباطی فریم ورک

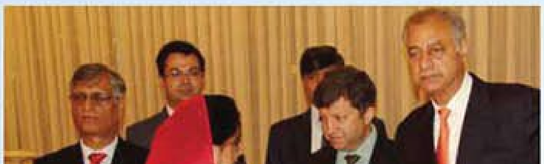

پاکستان کی وہ کثیر آبادی جو کہ روایتی بینک کی سہولیات حاصل کرنے سے قاصر ہے، تک مالی خدمات پہنچانے کے لئے موبائل منی سروس ایک باسہولت اور قابل عمل طریقہ ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی) کے مطابق پاکستان کی 85% آبادی، خصوصاً ان دیہی علاقوں میں رہنے والے افراد جہاں بینک کی پختہ عمارت بنانا کاروباری لحاظ سے فائدہ مند نہیں، بینک کی سہولیات حاصل نہیں کر پاتے۔ دوسری جانب، اس وقت ملک کی 86% آبادی موبائل فون سروس سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عام عوام کے لئے بینک کی سہولیات تک رسائی ممکن بنانے کے لئے موبائل فون پلیٹ فارم کا استعمال آسان اور تیز رفتار ذریعہ ہے۔ پاکستان میں تھری جی/فور جی/ایل ٹی ای خدمات کے آغاز کے بعد موبائل بینکنگ آپریٹر اور صارفین کے لئے ضروری ٹیکنالوجیکل بینڈ وڈتھ بھی موجود ہے۔ فی الوقت موبائل فون آپریٹر اور مالیاتی ادارے (ایف آئی) اپنی انفرادی مصنوعات کے ذریعے موبائل بینکنگ کی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔ تاہم اب تک موبائل بینکنگ خدمات کے اضافے میں اداروں کے مابین معلومات کے تبادلے کا عنصر موجود نہیں تھا۔ پی ٹی اے اور ایس بی پی کا مقصد اس خلا کو پر کرنا تھا تا کہ پاکستان میں مالیاتی خدمات میں اضافے کیلئے راہ ہموار کی جا سکے۔ پی ٹی اے تیسری پارٹی کو ایک مشترکہ مرکز تصور کرتا ہے جہاں موبائل فون آپریٹر اور مالیاتی ادارے مل کر ایک ایسا موبائل بینکنگ پلیٹ فارم تشکیل دے سکیں جن سے بڑی تعداد میں عوام مستفید ہو سکیں۔ اس ضمن میں پی ٹی اے اور اسٹیٹ بینک نے ایک مشترکہ ورکنگ گروپ تشکیل دیا تا کہ موبائل بینکنگ کو متعارف کروانے کے لئے طریقہ کار وضع کیا جا سکے۔ مشترکہ تعاون اور کوششوں کے بعد دونوں ریگولیٹری اداروں کی جانب سے انضباطی فریم ورک جاری کئے گئے تا کہ پاکستان میں موبائل بینکنگ کے شعبے میں معلومات کے باہمی تبادلے کے تصور کو متعارف کروایا جا سکے۔ پی ٹی اے کی جانب سے 'ضابطہ کار برائے موبائل بینکنگ کا تکنیکی نفاذ 2016' جاری کیا گیا، جبکہ ایس بی پی نے 'موبائل بینکنگ میں معلومات کے تبادلہ کا ضابطہ کار 2016' کا اجراء کیا۔ مزید برآں پی ٹی اے اور ایس بی پی نے 16 مئی 2016 کو اسلام آباد میں موبائل بینکنگ میں معلومات کے باہمی تبادلے کیلئے انضباطی ڈھانچے کیلئے باہمی مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کئے تا کہ دونوں اداروں کے مابین تعاون کا طریقہ کار وضع کیا جا سکے۔ وزیر مملکت برائے آئی ٹی اور ٹیلی کام انوشہ رحمان اس موقع پر مہمان خصوصی تھیں۔ تقریب میں گورنر اسٹیٹ بینک آف پاکستان اشرف محمود واتھرا، چیئرمین پی ٹی اے جناب ڈاکٹر سید اسماعیل شاہ اور موبی لنک کے سی ای او اور پریذیڈنٹ جیفری ہیڈ برگ بھی موجود تھے۔ کمرشل بینکوں کی مینجمنٹ کے سینئر اراکین، موبائل فون آپریٹرز، پی ٹی اے اور سٹیٹ بینک آف پاکستان کے سینئر افسران نے بھی اس تقریب میں شرکت کی۔

توقع کی جاتی ہے کہ پاکستان کے دواہم ترین ریگولیٹری اداروں کی مثالی معاونت اورمشترکہ حکمت عملی کے باعث حکومت پاکستان کی وضع کردہ ''قومی حکمت عملی برائے مالیاتی شمولیت'' کی تکمیل ممکن ہو سکے گا جس کے اہداف کے مطابق سال 2020 تک پاکستان کی 18 سال سے زائد آبادی کے 50% حصے کا بینک اکاؤنٹ ہونا ضروری ہے۔ پی ٹی اے خدمات کے بہتر معیار کے لئے ضوابط جاری کرے گا اور صارفین کی حساس معلومات اوران کے معاشی اعداوشمار کی حفاظت کیلئے بھی قواعد وضوابط جاری کئے جائیں گے۔ پی ٹی اے اور سٹیٹ بینک آف پاکستان باہمی طور پر موبائل بینکنگ خدمات سے متعلقہ سرگرمیوں کی سرپرستی کریں گے، جبکہ موبائل فون آپریٹر اور مالیاتی ادارے شکایات کے ازالے کے لئے ایک موثر طریقہ کار کا نفاذ کریں گے۔ فی الوقت پی ٹی اے طے شدہ ضوابط کے تحت لائسنس جاری کرنے کے عمل میں مصروف ہے۔

پاکستان میں آئی سی ٹی کی ترقی کی پیمائش

آئی سی ٹی کی بدولت دنیا بھر میں مواصلات کے شعبے میں انقلاب آ چکا ہے۔ گزشتہ ایک دہائی کے دوران خصوصاً 2014 میں اگلی نسل کی موبائل خدمات کے آغاز کے بعد پاکستان بھی ٹیلی کام اور آئی سی ٹی کے شعبے میں تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ تاہم پاکستان میں آئی سی ٹی کی ترقی کی اصل تصویر بین الاقوامی سطح پر اب تک واضح نہیں ہے۔ پی ٹی اے نے اس صورتحال سے آگاہی کے باعث آئی سی ٹی کے بین الاقوامی رینکنگ کے طریقہ کار اور بین الاقوامی اداروں کو آئی سی ٹی ڈیٹا کی فراہمی میں پائے جانے والے خلا کا جائزہ لیا اور پاکستان میں آئی سی ٹی ڈیٹا جمع کرنے والے بنیادی سٹیک ہولڈرز کی نشاندہی کی۔ تجزیے کے نتائج سے یہ بات سامنے آئی کہ پاکستان میں گھروں کی سطح پر آئی سی ٹی کی ترقی کو جانچنے کیلئے فوری طور پر ایک جامع سروے کروانے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا پی ٹی اے کی جانب سے ادارۂ شماریات پاکستان (پی بی ایس) کے ساتھ مشاورتی عمل کا آغاز کیا گیا تاکہ اہم پہلوؤں مثلاً وسعت، حجم، نمونہ جات، سوالنامے کی تیاری، درکار مدت اور رپورٹنگ کے طریقہ کار کا جائزہ لیا جا سکے۔ پی بی ایس نے اس بات پر رضامندی ظاہر کی کہ موجودہ قومی سروے کے پہلے مرحلے میں آئی سی ٹی سے متعلق اہم سوالات کا احاطہ کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں پی بی ایس کے 16-2015 کے سماجی اور معیار زندگی کو جانچنے کے سروے (پی ایس ایل ایم) میں ایک علیحدہ خانہ شامل کیا گیا۔ پی بی ایس کی جانب سے مارچ 2016 میں نمونے کے سروے کے نتائج پی ٹی اے کو فراہم کئے گئے۔ پی ٹی اے نے نتائج کا جائزہ لیا اور درکار اشاریوں کے اعداد و شمار انٹرنیشنل ٹیلی کمیونیکیشن یونین (آئی ٹی یو) کو بھیجے گئے تاکہ اگلے سال کے لئے تفصیلی انٹرویوز (آئی ڈی آئی) کے نتائج کو بذریعہ کمپیوٹر مرتب کیا جا سکے۔ پی بی ایس کی جانب سے 30 جون 2016 کو مکمل پی ایس ایل ایم سروے بھی منعقد کیا گیا جس کے نتائج سے پی ٹی اے کو جلد ہی آگاہ کر دیا جائے گا۔ پی ٹی اے اور وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی کے زیر اہتمام پی بی ایس کے ساتھ اگلے برس ایک علیحدہ قومی سروے کے انعقاد کے لئے بھی اقدامات کئے جا رہے ہیں، جس کے ذریعے پاکستان میں آئی سی ٹی کی ترقی کو جانچا جائے گا۔

پاکستان ایمرجنسی ٹیلی مواصلاتی انضباطی فریم ورک

"قومی سطح پر آفات و سانحات سے پہلے، دوران اور بعد میں ٹیلی مواصلاتی خدمات کے استعمال کیلئے قومی ڈیزاسٹر ٹیلی مواصلاتی منصوبہ وضع کیا جائے گا۔"
ٹیلی کمیونیکیشن پالیسی 2015

پاکستان اکثر قدرتی آفات مثلاً سیلاب، زلزلہ اور دیگر سانحات کا شکار رہتا ہے جس کے نتیجے میں لوگوں کو بڑی تعداد میں زندگی اور املاک کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اس قسم کی ہنگامی صورتحال میں تیز رفتار، قابل بھروسہ اور بنا کسی مداخلت کے کامیاب امدادی سرگرمیوں کا انحصار ٹیلی مواصلات پر ہے۔ آفات سے نمٹنے کے لئے انتظامی سرگرمیوں کے ہر مرحلے بشمول بچاؤ، تیاری، ردعمل اور بحالی میں ٹیلی مواصلات کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قومی ڈیزاسٹر ٹیلی مواصلاتی منصوبے کے جزو کے طور پر وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی کی جانب سے آئی سی ٹی کا استعمال کرتے ہوئے آفات سے بچنے کی تدابیر اختیار کرنے کیلئے ایک انضباطی فریم ورک کی تیاری کا قدم اٹھایا گیا۔ اس سلسلے میں وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی نے آئی ٹی یو سے معاونت کی درخواست کی تاکہ پاکستان کے لئے ایک جامع ہنگامی مواصلات کے پیش نظر حکمت عملی وضع کی جا سکے۔ انضباطی فریم ورک کے ڈرافٹ میں پی ٹی اے کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ضوابط طے کرے، لائسنس یافتہ آپریٹروں کی جانب سے ضابطوں کی پابندی اور عمل درآمد کو جانچنے کیلئے ان کے نیٹ ورکس کا ٹیسٹ اور آڈٹ کرے۔ امید کی جاتی ہے کہ ہنگامی مواصلات کیلئے فریم ورک جلد ہی حتمی شکل اختیار کر لے گا۔

آئی سی ٹی میں پیشہ وارانہ مہارت کی حوصلہ افزائی

آئی سی ٹی خدمات کے فروغ اور سمارٹ معاشرے کے قیام کے لئے ٹیکنالوجی کی ترقی اہم ترین عنصر کی حیثیت رکھتی ہے۔ تاہم ٹیکنالوجی کی اصل صلاحیت سے اس وقت تک مستفید نہیں ہوا جا سکتا جب تک کہ ایسی پیشہ وارانہ مہارت رکھنے والی افرادی قوت نہ ہو جو کہ اس ٹیکنالوجی کا عملی اطلاق کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ پی ٹی اے کی جانب سے ماہرین کی صلاحیتوں میں مزید اضافہ کے لئے باقاعدگی کے ساتھ ورکشاپس، تربیتی اور آگاہی اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں پی ٹی اے کے زیر اہتمام بین الاقوامی اداروں کے تعاون مثلاً آئی ایس او سی، اے پی این آئی سی، آئی سی اے این این، اور این ایس آر سی سے پاکستان کے مختلف شہروں میں آئی ایکس پی آپریشنز، بگ ڈیٹا، آئی پی وی 6، ڈی این ایس ایس ای سی اور انٹر نیٹ ریسورس مینجمنٹ (آئی آر ایم) جیسے مختلف تربیتی پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔

موبائل ایپ ایوارڈ

سمارٹ پاکستان کا تصور اس وقت تک پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ آئی سی ٹی کے ثمرات ملک میں رہنے والے ہر شہری بشمول معذوری کا شکار افراد تک نہ پہنچ جائیں۔ ایک خود مختار بین الاقوامی تحقیق کے مطابق پاکستان کی 10 سے 15 فیصد آبادی معذور افراد پر مشتمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آئی سی ٹی سٹیک ہولڈرز کیلئے ضروری ہے کہ وہ آئی سی ٹی کے

ثمرات سے جسمانی طور پر معذور افراد کو خود مختار بنانے کے لئے استفادہ کریں۔ جدت کے فروغ اور آسان رسائی کے عزائم کو پورا کرتے ہوئے پی ٹی اے اور انٹرنیٹ سوسائٹی (آئی ایس او سی) ایشیاء پیسیفک بیورو کی جانب سے 'پاکستان موبائل ایپ ایوارڈ 2016' کا آغاز کیا گیا، جس میں وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی، ٹیلی نار اور خصوصی ٹیلنٹ ایکسچینج پروگرام (ایس ٹی ای پی) کی معاونت شامل تھی۔ مقابلہ موبائل کی پہنچ اور اس کی قبولیت کے موضوع پر تھا۔ جس کا مقصد پاکستان میں معذوری کا شکار افراد کی ضرورت پوری کرنے کیلئے موبائل ایپس کی تیاری تھا۔ مقابلے میں استعمال کے لئے فوری تیار موبائل ایپلیکیشنز کو جانچا گیا جو کہ معذوری کی درج ذیل درجہ بندی کے تحت تیار کی گئی تھیں۔ بصارت سے محروم افراد کے لئے، کمزور سماعت یا سماعت سے محروم افراد کیلئے، جسمانی معذوری کے شکار افراد کے لئے، ذہنی طور پر معذور افراد کیلئے۔ پہلے سے واضح معیار کے مطابق منصفین پر مشتمل ایک پینل پانچ بہترین موبائل ایپس منتخب کرے گا۔ پرکشش نقد انعامات کے علاوہ جیتنے والی ٹیم کو موقع فراہم کیا جائے گا کہ وہ اپنی ایپ کو عملی طور پر کاروبار کی شکل دیں جس کے لئے پی ٹی اے کی ایم۔ لیب میں ان کو باقاعدہ سازگار ماحول فراہم کیا جائے گا۔

ایوارڈز کے بارے میں آگہی پیدا کرنے کے لئے اسلام آباد، لاہور، کراچی، پشاور اور کوئٹہ میں آگہی ورکشاپس کا بھی انعقاد کیا گیا تاکہ تخلیق کاروں اور معذور افراد کے مابین روابط پیدا کئے جاسکیں۔ ان ورکشاپس کی بدولت تخلیق کاروں کو موبائل کے استعمال تک رسائی سے متعلق معلومات فراہم کی گئیں اور انہیں یہ موقع بھی فراہم کیا گیا کہ وہ معذور افراد سے براہ راست بات چیت کے ذریعے ان کی ضروریات کو جان سکیں، اور ایک مفید اور باآسانی قابل استعمال ایپلیکیشن کی تیاری میں مدد حاصل کرکے موبائل ایپ ایوارڈز میں شامل ہوسکیں۔

کے پی ایپس۔ خیبر پختونخوا (کے پی کے) ایپس چیلنج

تکنیکی صلاحیتوں سے مالا مال پاکستان کے نوجوان جو کہ مقامی مواد اور کارآمد ایپلیکیشن / آلات کی تیاری میں مگن ہیں پی ٹی اے کے پیش کردہ تصور ''سمارٹ پاکستان'' کو حقیقت کا روپ دے رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ 2016 میں پی ٹی اے نے ورلڈ بینک، کے پی کے آئی ٹی بورڈ کوڈ فار پاکستان، ٹیک ویلی ایبٹ آباد اور ڈی او ایچ ای آر ایس کے اشتراک میں شمولیت اختیار کی تاکہ 'کے پی ایپ' کے نام سے ایپلیکیشن ڈویلپمنٹ چیلنج کا آغاز کیا جاسکے۔ کے پی ایپس کا مقصد صوبہ خیبر پختونخوا میں باہمی تعاون کے فروغ، کاروبار کی ترقی، حکومتی سطح پر ٹیکنالوجی کے استعمال میں اضافے اور بہتر سماجی تبدیلی کے لئے ٹیکنالوجی کے استعمال میں دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کے نیٹ ورک کو مستحکم بنا کر وسیع ایکوسسٹم کو مضبوط بنانا تھا۔ زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو شمولیت کی جانب راغب کرنے کیلئے 0.6 ملین روپے بطور انعام کا اعلان کیا گیا۔ شرکاء کو مندرجہ ذیل درجہ بندی کے تحت موبائل اور ویب ایپلیکیشن، ویب سائٹ اور دیگر ٹیکنالوجیکل ٹولز جمع کروانے کیلئے کہا گیا جیسے سماجی شمولیت، انتظامیہ، صحت اور صرف موبائل ایپس برائے زراعت، اقتصادیات اور تعلیم۔ ملک بھر سے 42 ٹیموں نے اپنی ایپلیکیشنز سماجی، انتظامی امور، صحت اور موبائل کی کیٹگری میں جمع کروائیں۔ ماہرین کے ایک پینل نے ایپلیکیشنز کا جائزہ لیا اور ہر کیٹگری میں جیتنے والی اور دوسرے نمبر پر آنے والی ٹیموں کا اعلان کیا۔

آئی پی وی 6 اور راؤٹنگ سے متعلق ورکشاپ

پی ٹی اے اور پاکستان نیٹ ورک آپریٹرز گروپ کی جانب سے ایشیاء پیسیفک نیٹ ورک انفارمیشن سینٹر کے اشتراک سے آئی پی وی 6 سے متعلق ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا تاکہ پاکستانی نیٹ ورکرز کمیونٹی کو جدید انٹرنیٹ ٹیکنالوجیز، صلاحیت میں اضافے، تکنیکی بات چیت کے لئے مرکز فراہم کرنے میں معاونت فراہم کی جاسکے۔ آئی پی وی 6 کا پہلا تربیتی پروگرام لمز لاہور میں 12-10 اگست 2016 کو منعقد کیا گیا۔ جبکہ راؤٹنگ سے متعلق دوسرے تربیتی پروگرام جس میں آئی پی وی 6 بھی شامل تھا کا انعقاد حبیب یونیورسٹی کراچی میں کیا گیا۔ آئی ٹی اور ٹیلی کام شعبے کے نیٹ ورکنگ پیشہ ور افراد، متعلقہ شعبے سے تعلق رکھنے والے تعلیمی ماہرین اور طالب علموں نے اے پی این آئی سی ویب سائٹ پر رجسٹریشن کے بعد ان تربیتی اجلاسوں میں شرکت کی۔

انٹرنیٹ ایکسچینج پوائنٹس (آئی ایکس پی) سے متعلق ورکشاپ

آئی ایکس پی ایک ایسا بنیادی ڈھانچہ ہے جس کے ذریعے انٹرنیٹ سروس فراہم کرنے والے (آئی ایس پیز) اور کونٹینٹ ڈیلیوری نیٹ ورک (سی ڈی این) کو اپنے نیٹ ورکس کے مابین انٹرنیٹ ٹریفک کا تبادلہ کرتے ہیں (خود مختار نظام)۔ آئی ایس پی کا بنیادی مقصد ایک یا زائد تیسری۔ پارٹی نیٹ ورکس کے بجائے نیٹ ورکس کو، بذریعہ ایکسچینج، براہ راست ایک دوسرے سے جوڑنا ہے۔ پی ٹی اے کی جانب سے 22-18 اپریل 2016 کو پی ٹی اے ہیڈکوارٹرز اسلام آباد میں ایک ورکشاپ منعقد کی گئی جس کا مقصد پاکستان میں آئی ایکس پیز کے قیام پر بات چیت اور اظہار خیال کرنا تھا۔ تمام متعلقہ سٹیک ہولڈرز بشمول آئی ٹی اور ٹیلی کام شعبے کے ماہرین، ٹیلی کام کمپنیوں، آئی ایس پیز اور ہائر ایجوکیشن کمیشن کے نمائندگان نے بھی ورکشاپ میں شرکت کی۔ اس موقع پر یو ایس اے اور آسٹریلیا سے تعلق رکھنے والے آئی ایکس پی کے بین الاقوامی ماہرین نے بھی ورکشاپ میں شرکت کی جن میں ڈائریکٹر (بزنس سٹریٹجیز) آئی ایس او سی، مس جین کوفین؛ اور کنسلٹنٹ نیٹ ورک سٹارٹ اپ ریسورس سینٹر (این ایس آر سی) مسٹر فلپ سمتھ شامل تھے۔ ماہرین نے شرکاء کو آئی ایس پی کے مختلف پہلوؤں مثلاً تکنیکی نقطہ نظر، عالمی صورتحال، بہترین طرز عمل اور علاقائی نقطہ نظر، قانونی پہلو، تنازعات کا حل اور لاگت سے متعلق امور سے آگاہ کیا۔

انٹرنیٹ آف تھنگز (آئی او ٹی) سے متعلق معلوماتی اجلاس

انٹرنیٹ آف تھنگز ٹیکنالوجی کی دنیا میں ایک نئی بڑی دریافت ہے جو کہ اربوں آلات کو جوڑ سکتی ہے اور انسانی زندگی کو آسان اور کارآمد بنانے کے لئے محسوس کرنے، بات چیت کرنے اور فیصلہ کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔ پی ٹی اے کی جانب سے 4 دسمبر 2015 کو پی ٹی اے ہیڈکوارٹرز اسلام آباد میں آئی او ٹی سے متعلق معلوماتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ پی ٹی اے کے چیئرمین ڈاکٹر سید اسماعیل شاہ، ممبر فنانس طارق سلطان، ممبر (کمپلائنس اینڈ انفورسمنٹ) عبدالصمد، پی ٹی اے کے سینئر افسران، ٹیلی کام شعبے کے افسران اور تعلیمی شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد نے اس اجلاس میں شرکت کی۔ شعیب اکمل، جو کہ ٹیلی کام شعبے کے انتہائی تجربہ کار ماہر ہیں نے شرکاء کو آئی او ٹی کے مختلف پہلوؤں، آلات اور سنسرز، نیٹ ورکس اور آئی او ٹی ایپلیکیشنز سے متعارف کروایا۔

بگ ڈیٹا کے تجزیہ سے متعلق معلوماتی اجلاس

تجزیاتی بزنس اور بگ ڈیٹا کاروباری اور حکومتی طریقہ کار میں تبدیلی لانے کا باعث بن رہے ہیں۔ تجزیات کی بنیاد پر مسابقت ایک نیا طریقہ کار ہے جس میں جدید حساب وشمار کے استعمال سے مالکانہ اور دیگر اعداد وشمار کو مارکیٹ کی اصل صورتحال سمجھنے کے لئے مفید طریقے سے استعمال کیا جاتا ہے۔ تجزیاتی بگ ڈیٹا پاکستان کے نوجوانوں کو ایک انتہائی اہم موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ اس میں مہارت حاصل کریں اور اگلے چند سالوں میں عالمی سطح پر سامنے آنے والے روزگار کے مواقعوں سے فائدہ اٹھائیں۔ تجزیاتی بگ ڈیٹا کے فوائد اور اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے پی ٹی اے کی جانب سے 21 اکتوبر 2015 کو پی ٹی اے ہیڈکوارٹرز اسلام آباد میں ایک معلوماتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ پی ٹی اے کے چیئرمین ڈاکٹر سید اسماعیل شاہ، ممبر فنانس طارق سلطان، ممبر (کمپلائنس اینڈ انفورسمنٹ) عبدالصمد، پی ٹی اے کے سینئر افسران، ٹیلی کام آپریٹروں کے نمائندگان اور تعلیمی شعبے سے تعلق رکھنے والے پیشہ وارانہ ماہرین نے اس اجلاس میں شرکت کی۔

اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر مرتضیٰ حیدر، ٹیڈ روجرز سکول آف مینجمنٹ، ریرسن یونیورسٹی ٹورنٹو کے ایسوسی ایٹ پروفیسر نے شرکاء کو بگ ڈیٹا یونیورسٹی ڈاٹ کام (bigdatauniversity.com) سے متعارف کروایا جو کہ آئی بی ایم۔ لیڈ یونیورسٹی ہے جو تجزیاتی بگ ڈیٹا کی مفت تربیت فراہم کر رہی ہے۔ ڈاکٹر حیدر نے موجودہ اور مستقبل میں کاروبار، انسانی وسائل (ہیومن ریسورس) اور انتظامی معاملات جیسے شعبوں میں تجزیاتی بگ ڈیٹا کی وسعت اور اہمیت کو اجاگر کیا۔

اینڈرائیڈ ڈویلپمنٹ میں خواتین کی تربیت

کاروبار سے منسلک اور ٹیکنالوجی کے استعمال میں فعال خواتین کے لئے موبائل ایپلیکیشن کی ترقی بھرپور اہمیت کی حامل ہے۔ تھری جی، فور جی اور ایل ٹی ای خدمات کی کامیابی سے جدت کی نئی راہیں کھل چکی ہیں جو کہ پاکستانی خواتین میں ذاتی کاروبار کی روایت کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہونگی۔ پی ٹی اے اور وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اشتراک سے خواتین کے لئے 'اینڈرائیڈ ڈویلپمنٹ اور بڑھتی ہوئی حقیقت' کے موضوع پر پی ٹی اے ہیڈکوارٹر اسلام آباد میں پانچ روزہ پیشہ وارانہ تربیتی پروگرام کا آغاز کیا گیا۔ تربیتی پروگرام پی ٹی اے کے اقدام ''ایم۔ کاروبار برائے خواتین'' کا ایک حصہ تھا۔ تربیتی پروگرام میں اینڈرائیڈ موبائل پر ایپ کی تخلیق کا طریقہ کار بتانے کے ساتھ ساتھ اس کے لئے عملی تجربہ کی فراہمی اور ایپلیکیشن کو بیچنے کیلئے مارکیٹنگ کے طریقہ کار سے متعلق اہم معلومات فراہم کی گئیں۔ تربیت کے بعد 20 خواتین تخلیق کاروں نے اپنی ذاتی ایپلیکیشن کی تخلیق کے لئے ضروری مہارت حاصل کی۔ یہ خواتین اپنے متعلقہ علاقوں میں تربیتی اجلاس منعقد کر کے بطور ماسٹر ٹرینرز مزید خواتین کو تربیت فراہم کریں گی۔

کلاؤڈ کمپیوٹنگ سے متعلق معلوماتی اجلاس

کلاؤڈ کمپیوٹنگ انٹرنیٹ پر کمپیوٹر سے کام لینے کی ایک قسم ہے جس میں کمپیوٹرز اور دیگر آلات کو مشترکہ کمپیوٹر پراسسنگ وسائل اور ڈیٹا فراہم کیا جاتا ہے۔ آسان الفاظ میں کلاؤڈ کمپیوٹنگ کا مطلب ہے ڈیٹا اور پروگرامز کو کمپیوٹر کی ہارڈ ڈرائیو کی بجائے انٹرنیٹ پر محفوظ کرنا اور استعمال کرنا۔ یہ طریقہ کار کاروباری ضروریات کے لئے کلاؤڈ کمپیوٹنگ سروس فراہم کنندگان کے وسائل کو استعمال کرتے ہوئے قیمتی نظام اور آلات خریدنے پر آنے والے اخراجات میں کمی لانے کا ذریعہ ہے۔ اس سلسلے میں پی ٹی اے نے قومی آئی سی ٹی آر اینڈ ڈی فنڈ کو اور پی ایل یو ایم گرڈ کے اشتراک سے کلاؤڈ کمپیوٹنگ/اوپن اسٹیک کے موضوع پر 21 اکتوبر 2015 کو پی ٹی اے ہیڈکوارٹرز اسلام آباد میں ایک معلوماتی اجلاس کا انعقاد کیا۔ اس موقع پر ڈائریکٹر انجینیئرنگ پی ایل یو ایم گرڈ، ڈاکٹر عفان اے سید نے حاضرین کو کلاؤڈ کمپیوٹنگ کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کیا۔ امید کی جاتی ہے کاروباری ادارے اور افراد کلاؤڈ کمپیوٹنگ سروس کو ایک قابل عمل سرمایہ کاری کے موقع کے طور پر لیں گے یا بطور صارف ان خدمات کو استعمال کرتے ہوئے اپنے اخراجات میں کمی لائیں گے۔

3 بین الاقوامی اشتراک

3۔ بین الاقوامی اشتراک

ٹیکنالوجی کے میدان میں تیز رفتار تبدیلی کے باعث دنیا کے تمام ممالک کو نئے انضباطی چیلنجز کا سامنا درپیش ہے۔ ٹیلی کام اور آئی سی ٹی ریگولیٹرا کثر بین الاقوامی فورم کے تحت باقاعدگی سے مشترکہ سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں تا کہ اپنے تجربات کے تبادلے سے ضوابط کی تیاری میں درپیش چیلنجز سے نبرد آزما ہوسکیں اور اپنی افرادی قوت کی استعداد کار میں اضافہ کرسکیں۔ سال 16-2015 کے دوران پی ٹی اے نے بین الاقوامی تقریبات میں شمولیت کا عمل جاری رکھا اور بین الاقوامی اداروں بشمول آئی ٹی یو (انٹرنیشنل ٹیلی کام یونین)، اے پی ٹی (ایشیاء پیسفیک ٹیلی کمیونٹی) وغیرہ کے اشتراک سے کئی ایک تقاریب کا پاکستان میں انعقاد کروایا۔ پی ٹی اے کی جانب سے خطے میں موجود ممالک کیلئے تربیتی ورکشاپس کا بھی انعقاد کروایا گیا تا کہ مقابلتی رجحان کے حامل جدید ٹیلی کمیونیکیشن شعبے کے ضوابط سے متعلق معلومات اور تجربات کو دوسروں تک پہنچایا جاسکے۔

آئی ٹی یو۔ پی ٹی اے ایشیاء پیسفک ریگولیٹرز راؤنڈ ٹیبل اور تربیتی پروگرام

پاکستان دنیا کے سب سے بڑے ٹیلی کمیونیکیشن فورم آئی ٹی یو کے اہم اراکین میں سے ایک ہے۔ آئی ٹی یو ریگولیٹری گروپس کے اہم مناصب پر اپنا موثر کردار ادا کرنے کے ساتھ ساتھ، پی ٹی اے طویل عرصے سے آئی ٹی یو کے ساتھ ایشیاء پیسفک میں ٹیلی کمیونیکیشن کی ترقی کیلئے مشترکہ طور پر کوششیں کر رہا ہے۔ انہی روایات کو قائم رکھتے ہوئے اسلام آباد میں پہلی مرتبہ پی ٹی اے اور آئی ٹی یو کی جانب سے 19-18 جولائی 2016 کو 'آئی ٹی یو۔ پی ٹی اے ایشیاء پیسفک ریگولیٹرز راؤنڈ ٹیبل (آر آر)' اور 22-20 جولائی 2016 کو 'آئی ٹی یو۔ پی ٹی اے انٹرنیشنل ٹریننگ پروگرام (آئی ٹی پی) کا انعقاد کیا گیا، جس میں 24 ممالک کے 117 مندوبین نے شرکت کی۔ یہ بلاشبہ پاکستان کے لئے انتہائی اعزاز کی بات ہے کہ سیکریٹری جنرل آئی ٹی یو مسٹر ہاؤلن ژاؤ نے پاکستان کا دورہ کیا اور ریگولیٹرز راؤنڈ ٹیبل کی افتتاحی تقریب کی صدارت کی۔ ایشیاء پیسفک ریگولیٹرز کے اعلیٰ عہدے داروں نے خطے میں ضوابط سے متعلق ابھرتے ہوئے چیلنجز پر تفصیل سے مباحثہ کیا اور مستقبل کے لئے حکمت عملی وضع کی۔ اس موقع پر بالخصوص سمارٹ ڈیجیٹل طبقات کے مشترکہ ضوابط طے کرنے، اوور دی ٹاپ خدمات (او ٹی ٹی) کے اثرات، ابھرتی ہوئی جدید ٹیکنالوجیز اور مستقبل کے لئے منصوبہ بندی پر گفت وشنید پر مبنی مرحلہ وار اجلاس منعقد کئے گئے جن میں شرکاء نے ضوابط سے متعلق اپنے ریگولیٹری تجربات کا باہمی تبادلہ کیا۔

ریگولیٹرز راؤنڈ ٹیبل کے بعد 22-20 جولائی 2016 کو پی ٹی اے اور آئی ٹی یو کی شراکت سے ایک بین الاقوامی تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ ایشیاء پیسفک کے خطے سے تعلق رکھنے والے ممالک بشمول بھوٹان، بنگلہ دیش، چین، کمبوڈیا، انڈیا، انڈونیشیاء، نیپال، مالدیپ، فلپائن، پاپوانیو گینیا، سری لنکا، سمواء، سولومون آئلینڈ، تیمور۔ لیسٹ اور ویت نام کے نمائندگان نے اس تقریب میں شرکت کی۔

پروگرام کا مقصد شرکاء کے ساتھ کیس سٹڈیز اور معلومات کا تبادلہ تھا تا کہ اپنے اپنے ممالک میں انضباطی امور سے متعلق مسائل اور چیلنجز کو حل کرنے کیلئے نئے راستے تلاش کئے جاسکیں۔ تین روزہ تقریب کے دوران پی ٹی اے کے افسران کی جانب سے مختلف موضوعات بشمول سم صارفین کی بائیو میٹرک تصدیق، سپیکٹرم مینجمنٹ اور نیلامی، مسابقتی امور، بچوں کے آن لائن تحفظ، نیٹ ورک سوسائٹی کیلئے براڈ بینڈ، ڈیجیٹل مالیاتی شمولیت، سائبر سیکیورٹی، صارفین کے تحفظ اور سروس کا معیار، او ٹی ٹی پلیئرز، آئی سی ٹی اور معذور افراد اور خواتین کی خود مختاری پر تربیتی سیشن منعقد کئے گئے۔ تربیتی پروگراموں میں بنیادی اصول، رائج طریقہ کار اور تجاویز کا احاطہ کیا گیا جو کہ ایشیاء پیسفک میں متوقع طور پر ریگولیٹرز کو معاونت فراہم کریں تا کہ وہ ٹیلی کمیونیکیشن / آئی سی ٹی کے انضباطی چیلنجز سے بہتر انداز میں نبٹ سکیں۔

سیکریٹری جنرل، آئی ٹی یو کا پی ٹی اے ہیڈکوارٹرز کا دورہ

مسٹر ہاؤلین ژاؤ، سیکریٹری جنرل آئی ٹی یو نے 19 جولائی 2016 کو پی ٹی اے ہیڈکوارٹرز کا دورہ کیا۔ چیئرمین پی ٹی اے، اتھارٹی کے ممبران اور پی ٹی اے کے اعلیٰ افسران نے سیکریٹری جنرل اور ریجنل ڈائریکٹر آئی ٹی یو ایشیاء پیسفیک آئیوآنے کوروو کی کو خوش آمدید کہا۔ چیئرمین پی ٹی اے نے معزز سیکریٹری جنرل کو پی ٹی اے کے کردار، ضوابط طے کرنے کے طریقہ کار، لائسنسنگ کے ڈھانچے اور ٹیلی کام کے شعبے پر مرتب ہونے والے ان کے اثرات سے آگاہ کیا۔ چیئرمین نے تھری جی فور جی اور ایل ٹی ای خدمات کے پاکستان میں آغاز کے بعد موبائل براڈ بینڈ کی شاندار ترقی پر روشنی ڈالی۔ سیکریٹری جنرل کو اس حقیقت سے بھی آگاہ کیا گیا کہ حکومت پاکستان کی سرمایہ کار دوست پالیسیاں اور منصفانہ اور شفاف انضباطی نظام ٹیلی کام شعبے کی ترقی اور جدت میں اہم کردار ادا کررہی ہیں۔ فریکوئنسی ایلوکیشن بورڈ (ایف اے بی) کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر نے سیکریٹری جنرل کو بورڈ کی سرگرمیوں اور اہم اقدامات سے آگاہ کیا۔ مسٹر ژاؤ نے پی ٹی اے کے آئی ٹی یو میں بحیثیت ایک اہم رکن کے کردار کو سراہا اور پاکستان میں ٹیلی کام شعبے کی ترقی پر اطمینان کا اظہار کیا۔ سیکریٹری جنرل نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ آئی سی ٹی سے متعلق ابھرتے ہوئے مسائل کے حل بالخصوص او ٹی ٹی خدمات کے لئے ضوابط طے کرنے کے طریقہ کار کیلئے پی ٹی اے کو مشاورتی عمل میں شامل کیا جائے گا۔ سیکریٹری جنرل نے استعداد کار میں اضافے اور آئی سی ٹی معاملات میں ٹیکنالوجی سے متعلق معاونت فراہم کرنے کیلئے پی ٹی اے کے ساتھ آئی ٹی یو کے تعاون کو جاری رکھنے کی یقین دہانی کروائی۔

ڈیجیٹل معیشت سے متعلق کانفرنس۔ آئی این ای ٹی اسلام آباد

پی ٹی اے اور انٹرنیٹ سوسائٹی (آئی ایس او سی) ایشیاء پیسفیک بیورو کی جانب سے 18-16 نومبر 2015 کو آئی این ای ٹی اسلام آباد کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ وزیراعظم کے خصوصی معاون برائے قانون، بیرسٹر ظفر اللہ خان نے بطور مہمان خصوصی افتتاحی تقریب کی صدارت کی۔ چیئرمین بورڈ آف انوسٹمنٹ (بی او آئی) اور وزیراعظم کے خصوصی معاون جناب مفتاح اسماعیل نے کانفرنس کی اختتامی تقریب میں بحیثیت مہمان خصوصی شرکت کی۔

آئی ٹی یو، ایشیا پیسفیک ٹیلی کمیونٹی، آئی ایس او سی کے معروف مقررین اور قومی ماہرین نے 'پاکستان میں ڈیجیٹل معیشت کی جانب: پائیدار ترقی کیلئے آئی سی ٹی ایجنڈا" کے موضوع پر اپنی آراء کا اظہار کیا۔ مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ ایشیاء پیسفک کے خطے میں واقع ممالک نئے ڈیجیٹل مواقعوں سے فائدہ اٹھانے کیلئے آئی سی ٹی پالیسیاں بنا رہے ہیں اور منصوبہ سازی کر رہے ہیں اور پاکستان کو بھی یہی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔

یوایس ڈیپارٹمنٹ آف کامرس کی جانب سے کمرشل لاءڈویلپمنٹ پروگرام (سی ایل ڈی پی)

مستقبل میں اقتصادی ترقی، تجارت، صحت، نظم ونسق اور سماجی ترقی کے لئے آئی سی ٹی اور براڈ بینڈ اہم ترین مرکزی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ تھری جی، فور جی اور ایل ٹی ای خدمات کے آغاز کے بعد پاکستان بھی آئی سی ٹی انقلاب کے قریب پہنچ چکا ہے۔ لہذا اب ضرورت اس بات کی ہے کہ آئی سی ٹی پالیسیوں کی تشکیل اور منصوبہ سازی کے وقت ترقی یافتہ ممالک کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اس سلسلے میں یوایس اے آئی ڈی کی جانب سے معاونتی پروگرام کا آغاز کیا گیا جس کے تحت پی ٹی اے، ایف اے بی، وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی اور کیبنٹ ڈویژن کی سینئر انتظامی عہدے داران نے یوایس اے میں اہم متعلقہ مقامات کا دورہ کیا اور یوایس ٹیلی کام شعبے کے مختلف شعبوں کے ماہرین کی جانب سے واشنگٹن یونیورسٹی، سیٹل اور امریکن یونیورسٹی، واشنگٹن ڈی سی میں بریفنگ لی۔ پروگرام تشکیل دیتے وقت آئی سی ٹی اور ٹیلی کام پالیسی کے مختلف پہلوؤں، یوایس اے میں انضباط اور مارکیٹ کے ماحول اور متعلقہ سٹیک ہولڈرز کے کردار کا احاطہ کیا گیا۔ اجلاس اور بریفنگ میں شرکت کے ساتھ ساتھ پاکستانی وفد کو یوایس اے کے آئی سی ٹی شعبے کے مختلف سرکاری اور نجی اہم سٹیک ہولڈرز کے دفاتر بشمول فیڈرل کمیونیکیشن کمیشن (ایف سی سی) کا دورہ کرنے کا بھی موقع ملا۔ پاکستان کے افسران نے نئی معلومات اور انضباطی مہارتیں حاصل کیں جو کہ پاکستان کے آئی سی ٹی شعبے کی ترقی میں مددگار ثابت ہونگی۔ پی ٹی اے کے ممبر (فنانس) نے واشنگٹن یونیورسٹی اور سی ایل ڈی پی آفس میں پریزنٹیشن پیش کی اور امریکی شرکاء کو پاکستان میں ٹیلی کام کے شعبے میں ہونے والی ترقی سے آگاہ کیا۔

آئی سی ٹی انڈیکیٹر سمپوزیم

پاکستان نے ٹیلی کام اور آئی سی ٹی کے شعبے میں گزشتہ دس سال کے عرصے میں، بالخصوص 2014 میں اگلی نسل کی موبائل سروس کے آغاز کے بعد، نمایاں ترقی حاصل کی ہے۔ پی ٹی اے، وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی اور آئی سی ٹی ڈیٹا جمع اور ترسیل کرنے والے دیگر سٹیک ہولڈرز ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ وہ اپنے متعلقہ شعبہ میں ہونے والی آئی سی ٹی ترقی سے باخبر رہیں۔ تاہم آئی سی ٹی کی اصل تصویر کشی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک تمام سٹیک ہولڈرز ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر ڈیٹا کے تبادلے کے لئے مشترکہ طور پر کام نہ کریں۔ یہی وجہ ہے کہ پی ٹی اے، وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی اور آئی ٹی یو کی جانب سے 25 جولائی 2016 کو آئی سی ٹی انڈیکیٹر سمپوزیم کا پی ٹی اے آڈیٹوریم، اسلام آباد میں انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب کا مقصد تمام سٹیک ہولڈرز بشمول پلاننگ کمیشن، پی بی ایس، اور شماریات کے صوبائی دفاتر وغیرہ کی جانب سے آئی سی ٹی انڈیکیٹر ڈیٹا جمع کرنے اور رپورٹنگ کے عمل میں باہمی معاونت کو یقینی بنانا تھا۔ تقریب کی مہمان خصوصی وزیر مملکت برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ٹیلی کمیونیکیشن محترمہ انوشہ رحمان خان تھیں، جبکہ وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سیکریٹری جناب رضوان بشیر خان نے معزز مہمان کے طور پر شرکت کی۔ آئی ٹی یو کے سینئر مشیر جناب سمیر شرما نے پی ٹی اے کے ساتھ بطور معاون اس سمپوزیم کو منعقد کیا۔ وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی، پاکستان ادارہ شماریات، ٹیلی کام آپریٹروں، بین الاقوامی تحقیقی اداروں کے نمائندگان اور اتھارٹی کے سینئر افسران نے اس تقریب میں شرکت کی۔ سمپوزیم کے مقررین نے حاضرین کو آئی سی ٹی ڈیٹا اکٹھا کرنے کی اہمیت، آئی سی ٹی کی درجہ بندی کے بین الاقوامی طریقہ کار، آئی سی ٹی ڈیٹا جمع کرنے کے عمل درست پہچان نہ ہونے اور پاکستان میں آئی سی ٹی ڈیٹا جمع کرنے اور تقسیم کرنے کے عمل میں درپیش مسائل کو دور کرنے کیلئے لائحہ عمل سے آگاہ کیا۔

موبائل ایپلیکیشن کی ترقی پر آئی ٹی یو۔ پی ٹی اے اور آئی سی ٹی آئی کے زیر اہتمام تربیتی اجلاس

پی ٹی اے نے ہمسایہ ممالک میں آئی سی ٹی کے شعبے میں استعداد کار میں اضافے کے لئے معاونت میں ہمیشہ فعال کردار ادا کیا ہے۔ پی ٹی اے کے علاقائی اور بین الاقوامی اداروں کے ساتھ بہترین تعلقات کی بناء پر پاکستان کی انضباطی کامیابی مثالی سمجھی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر ممالک کے وفود اپنے اپنے ممالک میں انضباطی چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کیلئے پی ٹی اے کی معاونت چاہتے ہیں۔

آئی ٹی یو کی درخواست پر، پی ٹی اے کی جانب سے انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی انسٹیٹوٹ (آئی سی ٹی آئی) افغانستان کے تربیت یافتگان کے لئے 26-16 فروری 2016 کو پی ٹی اے آڈیٹوریم اسلام آباد میں ایک تربیتی کورس کا اہتمام کیا گیا۔ یہ تربیتی کورس انتہائی باریک بینی سے مرتب کیا گیا تھا تاکہ موبائل ایپلیکیشن کی ترقی کے لئے انفرادی اور ادارتی استعداد کار میں اضافہ، آئی سی ٹی آئی کے ایگزیکٹوز کی تربیت، ایشیاء پیسفک میں واقع ممالک کی کیس سٹڈیز کے ذریعے بہترین بین الاقوامی طریقہ کار کو اختیار کرنے جیسے مقاصد حاصل کیے جاسکیں۔

پی ٹی اے۔ جی ایس ایم اے موبائل منی ورکشاپ

موبائل منی (برانچ لیس بینکنگ) ایک باسہولت، محفوظ اور کم قیمت طریقہ ہے جس میں موبائل فون کے ذریعے رقم کی ترسیل اور وصولی ممکن ہے۔ پاکستان کا ترقی یافتہ، جدید، مقابلتی صلاحیت کا حامل اور کثیر جہت موبائل فون کا شعبہ ملک میں روایتی بینک کی سہولت سے محروم آبادی کی مالی شمولیت کے لئے ایک بہترین بنیاد فراہم کرتا ہے۔ موبائل اکاؤنٹس کی کثرت اور متوقع ترقی کے مواقعوں کو دیکھتے ہوئے پی ٹی اے پاکستان کی پائیدار معاشی ترقی کے لئے موبائل منی کی اہمیت کو اجاگر کرنے میں فعال کردار ادا کرتا رہا ہے۔ اپنی روایت کو قائم رکھتے ہوئے پی ٹی اے اور جی ایس ایم اے نے 8 مارچ 2016 کو پی ٹی اے آڈیٹوریم اسلام آباد میں باہمی اشتراک سے موبائل منی ورکشاپ کا انعقاد کیا۔ ورکشاپ کے شرکاء کو ایک ایسا پلیٹ فارم فراہم کیا گیا جس میں پاکستان میں موبائل منی سٹیک ہولڈرز نے قومی پالیسی کے مقاصد میں اہم کردار ادا کرنے والے سازگار انضباطی ماحول کے بارے میں بات چیت کی۔ جی ایس ایم اے، سٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی) اور پی ٹی اے کے ماہرین نے موبائل منی کی مقامی اور عالمی صنعت کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ اس موقع پر پاکستان، تنزانیہ، کینیا، فلپائن اور بھارت کی کیس سٹڈیز، موبائل منی، ڈیجیٹل تجارت کے اقدامات اور انضباطی اصولوں پر بات چیت کی گئی۔ ورکشاپ میں وزارت آئی ٹی، وزارت خزانہ، یو ایس اے آئی ڈی، ورلڈ بینک، ایس بی پی، موبائل فون آپریٹر، مالیاتی اداروں کے نمائندگان اور پی ٹی اے کے افسران نے شرکت کی۔

4
ابلاغ کے روایتی تصور میں تبدیلی

4۔ ابلاغ کے روایتی تصور میں تبدیلی

انفارمیشن اور کمیونیکیشن ٹیکنالوجیز (آئی سی ٹی) انسانی معاشرے کے ہر پہلو میں بات چیت کے رائج طریقہ کار کی ساخت کو تبدیل کر رہی ہیں۔ معلومات کی ترسیل کے روایتی ذرائع بڑی تیزی سے ڈیجیٹل نیٹ ورکس میں تبدیل ہو چکے ہیں جن کے باعث ذاتی اور کاروباری تعلقات پر اہم اثرات مرتب ہوئے۔ آئی سی ٹی کے شعبے میں آنے والے انقلاب میں مرکزی اہمیت کا حامل تیز رفتار، قابل اعتبار اور محفوظ ڈیٹا کنکشن ہے جو کہ ہر قسم اور ہر صورت میں بہترین معیار کی حامل آئی سی ٹی خدمات کی ترسیل کو ممکن بناتا ہے۔ پاکستان میں آئی سی ٹی کے فروغ میں ایک بڑی رکاوٹ آئی سی ٹی خدمات کے لئے درکار مناسب بینڈ وڈتھ کی عدم دستیابی تھا۔ وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی اور پی ٹی اے نے 2014 میں تھری جی، فور جی اور ایل ٹی ای خدمات کے سپیکٹرم کی نیلامی کے ذریعے اس مسئلے کو حل کیا۔ مزید برآں، وزارت آئی ٹی نے ٹیلی کام پالیسی 2015 کا اجراء کیا جو کہ ایک اہم کامیابی ہے۔ کے میدان میں انقلاب برپا کر دیا جس سے انسانی زندگی کے ہر پہلو پر اثر پڑا۔ آئی سی ٹی کے متعلقہ فوائد سے حکومتی اور نجی شعبہ بھرپور استفادہ کر رہا ہے تاکہ بہتر نظم و نسق اور بہترین معاشی منافع حاصل کیا جا سکے۔ آئی سی ٹی کے معاشی اور سماجی میدان میں مرتب ہونے والے اثرات کو مختصراً نیچے بیان کیا گیا ہے:

وژن 2025 میں قومی مسابقت کے اسباب بالخصوص صلاحیتوں میں اضافے، انفارمیشن اور کمیونیکیشن ٹیکنالوجیز اور بین الاقوامی مارکیٹ میں شمولیت میں سرمایہ کاری کا تصور پیش کیا گیا ہے۔

پاکستان وژن **2025** حکومت پاکستان

معیشت

دنیا بھر کے محققین اور ادارے آئی سی ٹی کی ترقی بالخصوص براڈ بینڈ اور سماجی و معاشی ترقی کے مابین تعلق کا باریک بینی سے مطالعہ کرتے رہے ہیں۔ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ براڈ بینڈ کی ترقی یا انٹرنیٹ کے فروغ کے ملک کی معیشت پر انتہائی مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ پاکستان میں ڈیجیٹل مالی شمولیت اور معلومات پر مبنی معیشت کے قیام کی جانب انتہائی اہم پیش رفت ہوئی۔ مالیاتی اداروں (ایف آئیز) جدید آئی سی ٹی کے مواقعوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روایتی حساب کتاب کی بجائے کمپیوٹر کے استعمال کی جانب راغب ہوئے اور اس طرح ٹیکنالوجی اختیار کرنے میں سب سے آگے رہے۔ آن لائن بینکنگ، اے ٹی ایم، مجازی بینکاری (ورچوئل بینکنگ) اور بذریعہ موبائل ادائیگی کا نظام ان چند بنیادی بینکنگ خدمات میں سے ہیں جن میں آئی سی ٹی کا بھرپور استعمال کیا جا رہا ہے۔ اب بینک ہتھیلی کے برابر فون میں تبدیل ہو چکے ہیں کیونکہ ٹیلی کام کمپنیاں اپنی موبائل بینکاری سلوشن کے ذریعے بینکنگ خدمات موبائل سیٹوں پر فراہم کر رہی ہیں۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے مطابق اکتوبر سے دسمبر 2015 تک برانچ لیس بینکاری کی کل مالیت 486 ارب روپے تھی جبکہ اتنی ہی مدت میں برانچ لیس بینکاری کے ذریعے رقم کا لین دین 101.6 ارب روپے سے تجاوز کر چکا ہے۔ یہ اعداد و شمار اس حقیقت کا ثبوت ہیں کہ موبائل منی کے نظام میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ پاکستان کی 85% روایتی بینکاری سے محروم آبادی تک پہنچ سکے۔ آئی سی ٹی اور بینکاری خدمات کا ملاپ مکمل دستاویزی معیشت کا ہدف پورا کر سکتا ہے جو کہ ٹیکس جمع کرنے کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے ضروری ہے۔ پاکستان وژن 2025 کے اہداف کے مطابق سال 2025 تک مجموعی ملکی پیداوار (جی ڈی پی) کے تناسب سے 18% ٹیکس کا حصول ضروری ہے۔

براڈ بینڈ کے فروغ میں 10% اضافہ فی کس آمدنی کی شرح میں 0.9 سے 1.5 فیصد تک اضافہ کرتا ہے۔

کرنچ، فالک، کریشمر اور واس مین کی تصانیف 'براڈ بینڈ کے بنیادی ڈھانچے اور معاشی ترقی (2011)

کسی ملک کی انٹرنیٹ استعمال کرنے والی آبادی میں ایک فیصد اضافہ روزگار سے منسلک ہر فرد کے جی ڈی پی میں 8 سے 15 فیصد تک اضافہ کرتا ہے۔"

نجزادے، رحیم زادے اور ریڈ کی تصنیف۔ کیا انٹرنیٹ افرادی قوت کی پیداوری صلاحیت میں اضافہ کرتا ہے؟ بین الاقوامی کثیر جہتی پینل کی جانب سے ثبوت (2014)

آئی سی ٹی کے معیشت پر اثرات کا اندازہ ای۔ تجارت میں شاندار اضافے سے بھی لگایا جا سکتا ہے، جہاں ویب سائٹس مثلاً پاک ویل ڈاٹ کام، اوایل ایکس ڈاٹ کام اور دراز ڈاٹ پی کے تیزی سے ترقی پا رہی ہیں باوجود اس کے کہ یہ تصور اب تک اپنے ابتدائی مراحل میں ہے۔ ای۔ تجارت میں ترقی کے مواقع انتہائی آسمان کی بلندیوں تک ہیں۔ جی ایس ایم اے کی حالیہ رپورٹ کے مطابق، توقع کی جا رہی ہے کہ پاکستان کی ای۔ تجارت صنعت، جس کی حالیہ مالیت 30 ملین امریکی ڈالر ہے کی مالیت سال 2020 تک کروڑوں ملین ڈالر تک جا پہنچے گی۔ 27 نومبر 2015 کو دراز ڈاٹ پی کے کی جانب سے 'بلیک فرائیڈے' فروخت نے فوری طور پر کامیابی حاصل کی اور 1.5 ملین سے زائد افراد نے ویب سائٹ کا جائیزہ لیا تاکہ 132 ملین روپے کی رعایت سے فائدہ اٹھا سکیں۔ کاروباری افراد کے مطابق ای۔ تجارت کی تیز رفتار ترقی کی وجہ پاکستان میں موبائل براڈ بینڈ خدمات کا آغاز ہے۔ ای۔ تجارت کے ترقیاتی فوائد اگلی نسل کی موبائل خدمات میں سے ایک اہم فائدہ ہے۔

آمد و خرچ کی قدر اور تعداد کا رجحان

موبائل بینکنگ اکاؤنٹس سے خرچ کی گئی رقم

تعلیم

انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی ملک میں تعلیم کے فروغ اور شرح خواندگی میں اضافے کے لئے ایک نہایت موثر ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔ آئی سی ٹی کی بدولت طالب علموں تک نصابی مواد بذریعہ وڈیو لیکچرز، ڈیجیٹل نوٹس، آن لائن امتحانات کی صورت میں ترسیل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ روایتی کلاس روم میں بھی مربوط آڈیو۔ وڈیو آلات، کورس کے انتظام کے نظام (کورس مینجمنٹ سسٹم) اور بذریعہ کلاس معلوماتی پورٹلز کے ذریعے مدد حاصل کی جا سکتی ہے۔ میسو (وسیع) اوپن آن لائن کورس (ایم او او سی) کا تصور بھی تیزی سے ترقی پا رہا ہے، جس میں کوئی بھی فرد، جو کہ کورس کرنا چاہتا ہو، تک حاضری کی پابندی کے بغیر آن لائن تدریسی مواد ترسیل کر دیا جاتا ہے۔ سال 2002 میں پاکستان میں ورچوئل یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا جو کہ فاصلاتی اور آن لائن تعلیمی ادارہ ہے۔ یونیورسٹی کے زیر انتظام دور دراز علاقوں میں رہنے والے طالب علموں کو انفارمیشن ٹیکنالوجی اور مینجمنٹ سائنسز کے شعبوں میں ڈگری کورس کروائے جاتے ہیں۔ محدود مالی وسائل رکھنے والے طلباء کے لئے وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کی جانب سے جاری لیپ ٹاپ سکیموں کے ذریعے پاکستان کے نوجوانوں کو آئی سی ٹی سے فائدہ اٹھانے کے بہترین مواقع فراہم کئے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پنجاب میں 950 آن فیلڈ نگران آفیسرز مختلف سکولوں کا جائزہ لے رہے ہیں، جو کہ اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ اپنے متعلقہ علاقوں میں سکولوں کا دورہ کریں اور حکومت کو سکولوں میں میسر سہولیات، تعلیمی معیار اور عملے کی کارکردگی کے بارے میں کسٹمائز ڈ ٹیبلیٹس کے ذریعے آگاہ کریں۔ نگرانی کی یہ رپورٹیں عام عوام کے لئے آن لائن بھی موجود ہیں۔ اسی طرح پاکستان ایجوکیشن اینڈ ریسرچ نیٹ ورک (پی ای آر این) یونیورسٹیوں، اعلیٰ تعلیمی اداروں اور تحقیقی اداروں کو مواصلات کے بنیادی ڈھانچے فراہم کرتا ہے تا کہ ان کی نیٹ ورکنگ اور انٹرنیٹ کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ اعلیٰ تعلیمی کمیشن کے زیر انتظام قومی ڈیجیٹل لائبریری (ڈی ایل) ایک ایسا پروگرام ہے جس کے تحت پاکستان کی سرکاری اور نجی یونیورسٹیوں اور غیر منافع بخش تحقیقی اور ترقیاتی اداروں کو بڑی تعداد میں مختلف شعبوں سے متعلق بین الاقوامی سطح کا تعلیمی مواد (لٹریچر)، اعلیٰ معیار کے تجزیاتی جریدے، ڈیٹا بیس، تحریریں اور الیکٹرانک کتابوں تک رسائی فراہم کی جاتی ہے۔ پاکستان میں آزاد پیشہ ورانہ تحریروں کے شعبے میں بھی نمایاں ترقی دیکھنے میں آئی۔ اس طریقہ کار کے تحت گریجویٹس بالخصوص خواتین اپنی آن لائن تحقیقات اور تحریروں کے ذریعے گھر بیٹھے آمدنی حاصل کر رہی ہیں۔ ای لانس۔ اوڈیسک اینوئل ایمپیکٹ رپورٹ 2014 کے تحت دنیا بھر میں پاکستان آزاد پیشہ ورانہ سرگرمیوں میں سب سے زیادہ آمدنی حاصل کرنے والا پانچواں بڑا ملک ہے۔

حکومتی امور

آئی سی ٹی کا ایک اور اہم ترین پہلو حکومتی سطح پر ٹیکنالوجیز کا اختیار کرنا ہے تا کہ عوام تک بہتر سہولیات کی ترسیل ممکن ہو سکے۔ ایک عام آدمی کی زندگی بڑی حد تک باسہولت بنائی جا سکتی ہے اگر عوامی سہولیات مثلاً زمین اور آمدنی کا ریکارڈ، پولیس شکایات، عدلیہ، ڈرائیونگ لائسنس، شناختی کارڈ، پیدائش کا سرٹیفکیٹ اور ویزا وغیرہ کے نظام کو خودکار بنا دیا جائے۔ بائیومیٹرک تصدیق کے آغاز اور کامیاب اطلاق کے باعث پہلے ہی کئی سرکاری اداروں اور محکموں میں باسہولت اقدامات کا آغاز ہو چکا ہے۔ حکومت پاکستان کی جانب سے بہتر طور پر انتظامی معاملات چلانے کیلئے انفارمیشن اور کمیونیکیشن ٹیکنالوجیز پر بھروسہ کرتے ہوئے کئی اہم اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اکثر حکومتی محکموں کی اپنی ویب سائٹس موجود ہیں جو کہ عوام کو معلومات اور ڈاؤن لوڈ ہونے والا مواد فراہم کر رہی ہیں۔ نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) کی جانب سے سرحدی کنٹرول کا خودکار نظام (آٹومیٹڈ بارڈر کنٹرول سسٹم، اے بی سی) قائم کیا گیا ہے، جس کے باعث قانون نافذ کرنے والے اداروں کو غیر قانونی غیر ملکی سکونت پذیری اور انسانی تجارت (ہیومن ٹریفکنگ) کی روک تھام میں مدد حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ ای۔ ڈرائیور لائسنس کی سہولت کے باعث ڈرائیور کی ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی اور ذاتی معلومات کا مکمل ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ موبی لنک کی موبی کیش دکانوں کے ذریعے پاسپورٹ فیس کی ادائیگی ایک اور مثبت قدم ہے جس کے باعث صارفین کو بینک کے باہر لمبی قطاروں میں کھڑا نہیں ہونا پڑتا۔ حکومت خیبر پختونخوا کے اقدام 'ای۔ کے پی' کے ذریعے شہریوں کی شکایات کا ازالہ، شہریوں کی معلومات تک رسائی، حکومت کی جانب سے نئی بھرتیوں کے لئے آن لائن پورٹل اور آئی سی ٹی مصنوعات کی ترویج کے لئے ای۔ مرکز کی تشکیل کے ذریعے خیبر پختونخوا کے شہریوں کو مستفید کیا جا رہا ہے۔ شہریوں کی سہولیات کو ایک مرکز پر مجتمع کرنے کیلئے، حکومت پنجاب کی جانب سے ای۔ خدمات مراکز کا لاہور، راولپنڈی اور سرگودھا میں آغاز کیا گیا جہاں سترہ سرکاری محکموں کی سہولیات ایک چھت تلے میسر ہیں۔ ان خدمات میں پیدائش، شادی، موت، طلاق اور کریکٹر سرٹیفکیٹ کا اجراء، گاڑی کی رجسٹریشن، ٹوکن ٹیکس کی وصولی، گاڑی کی ملکیت کی منتقلی، ایف اے آر ڈی، متعلم ڈرائیونگ لائسنس، ٹریفک جرمانہ کی وصولی، ڈومیسائل سرٹیفکیٹ، سی این آئی سی کا اجرا، نادرا ای۔ سہولت، اور روٹ پرمٹ (اجازت نامہ) وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستان میں عدلیہ کی تاریخ میں انقلابی قدم راولپنڈی میں ای۔ کورٹ کا آغاز ہے جہاں بیانات کو آن لائن ریکارڈ کر کے کیس کے روایتی عمل کی نسبت تاخیر کو ختم کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح ای۔ اسٹامپ پیپر کا آن لائن اجراء عوامی سہولیات کی فراہمی میں ایک اور جدت ہے جہاں کوئی بھی شخص بڑی مالیت کے نان۔ جوڈیشل / جوڈیشل اسٹامپ پیپر آسان طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے آن لائن خرید سکتا ہے۔

اس کے علاوہ زمین کے ریکارڈ، انتظام اور معلوماتی نظام (لینڈ ریکارڈ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم) کے تحت پنجاب میں کاغذ پر ہاتھ سے لکھے ریکارڈ کی جگہ کمپیوٹر ڈیٹا بیس نے لے لی ہے۔ زمین کے ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے باعث زمین کے اصل مالکان کو ایک تیز رفتار، محفوظ اور قابل اعتبار نظام میسر آیا جو کہ شہریوں کو طے شدہ اصولوں کے مطابق، غلطیوں سے پاک خدمات فراہم کر رہا ہے۔ اس نظام کے ذریعے زمین کی ملکیت میں دھوکہ دہی کے واقعات میں بڑے پیمانے پر کمی آئے گی۔

صحت

طبی سہولیات کیلئے تیز رفتار اور قابل بھروسہ معلومات اور دیہی علاقوں میں صحت کی سہولیات بذریعہ ٹیلی خدمات فراہمی کے حوالے سے آئی سی ٹی کا کردار انتہائی اہم ہے۔ پاکستان میں ڈاکٹر۔ مریض کا تناسب (تقریباً 1:1000) انتہائی کم ہے، اور دیہات میں تو یہ تناسب مزید کم ہو جاتا ہے۔ اس صورتحال میں پاکستان کے دور افتادہ علاقوں میں رہنے والے مریضوں کے لئے آئی سی ٹی سلوشنز تشخیصی اور طبی مشورے کی فراہمی کیلئے انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ سرکاری اور نجی شعبے میں صحت کے حفاظتی ایپ اور سلوشنز تیزی سے رواج پا رہی ہیں۔ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ (پی آئی ٹی بی) نے ماضی قریب میں صحت عامہ سے متعلق کئی ایک اقدامات کئے، جن میں ڈینگی سے بچاؤ اور خاتمے کیلئے تمام فیلڈ سرگرمیوں کا ریکارڈ (ڈینگی ایکٹیوٹی ٹریکنگ سسٹم)، وبائی امراض کی پیشگی معلومات (ڈیزیز سرویلنس سسٹم) تمام ضلعی اور تحصیل کی سطح کے ہسپتالوں میں ادویات کی موجودگی کی جامع معلومات (میڈیسن انوینٹری مینجمنٹ سسٹم)، اور رجسٹرڈ اور غیر رجسٹر شدہ فارمیسیاں، معیاری ادویات کی دستیابی اور ڈرگ قوانین کی پاسداری پر نظر رکھنے کیلئے (ڈرگ انسپکشن اینڈ مانیٹرنگ) شامل ہیں۔ نجی شعبے میں ذاتی صحت کی دیکھ بھال سے متعلق مصنوعات دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر رہی ہیں۔ طبی شعبے میں آئی سی ٹی کی بنیاد پر شروع کیا جانے والا ایک اور قابل فخر اقدام DoctHERs ہے جس کے تحت خواتین ڈاکٹر ویب کنکشن کے ذریعے دور دراز علاقوں میں رہنے والے مریضوں کا معائنہ کرتی ہیں اور ان کے لئے علاج تجویز کرتی ہیں۔ DoctHERs (ریموٹ لنک کے ذریعے دستیاب) کے تحت مختلف مقامات پر کلینک قائم کئے گئے ہیں جہاں قابل نرسوں کا عملہ خواتین ڈاکٹروں کو مریضوں کے علاج کی سہولت فراہم کرنے میں معاونت فراہم کرتا ہے۔

ٹرانسپورٹ

موبائل براڈ بینڈ کے بے مثال استعمال نے پاکستان میں جدید کاروبار کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ اوبر جو کہ دنیا کی سب سے بڑی کیب سروس ہے حال ہی میں پاکستان میں بھی پہنچ چکی ہے جہاں لاہور میں اپنے آغاز کے ساتھ ہی اس نے مسافروں میں بھرپور مقبولیت حاصل کی۔ اسی طرح کریم، کرائے پر کار حاصل کرنے کی ایک اور سہولت ہے جس نے کراچی، لاہور اور اسلام آباد میں بے پناہ کامیابی حاصل کی۔ یہ سروس ٹیلی نار کی شراکت سے دوران سفر وائی فائی کی سہولت بھی فراہم کرتی ہے۔ ٹریولے ایک اور جدید سہولت ہے جس کے تحت آن لائن یا ایپ کے ذریعے رکشہ، کار یا بس بک کروائی جا سکتی ہے۔ لمبے سفر کے لئے ڈیوو پاکستان اور کیو۔ کنکٹ ویب سائٹ اور ایپ کے ذریعے بکنگ کے علاوہ مسافروں کو انٹرنیٹ اور ملٹی میڈیا سلوشنز بھی فراہم کئے جا رہے ہیں۔ اسی طرح کئی ایک ایپس اور آن لائن خدمات مسافروں اور سیاحوں کو ہوٹل کی بکنگ اور تفریحات کی منصوبہ بندی (ایوینٹ پلاننگ) کی سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔ کچھ ایسی ایپلیکیشنز بھی موجود ہیں جو کہ فلم کی ٹکٹ خریدنے کے لئے تیار کی گئی ہیں۔

پاکستان آئی سی ٹی انقلاب کے ایک ایسے دوراہے پر کھڑا ہے جہاں کاروباری افراد اور نت نئی ایجادات کرنے والوں کو ضوابط میں چھوٹ دی جا رہی ہے تاکہ جدید ٹیلی کمیونیکیشن ٹیکنالوجیز کو وسعت دی جا سکے۔ آئی سی ٹی کی طلب میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور آپریٹر، تخلیق کار اور سروس فراہم کرنے والے تیزی سے یہ طلب پوری کر رہے ہیں۔ آئی سی ٹی خدمات کی جدت میں موبائل براڈ بینڈ کا کردار انتہائی اہم ہے۔ موبائل براڈ بینڈ کی طلب اتنی زیادہ ہے کہ موبائل فون آپریٹر اب تک 237 شہروں کا احاطہ کر چکے ہیں جبکہ اگلی نسل کی موبائل خدمات (نیکسٹ جنریشن موبائل سروسز، این جی ایم ایس) لائسنس کے تحت ان کی ذمہ داری صرف 15 شہروں (ابتدائی 18 ماہ میں) تک تھی۔ یہ اس حقیقت کی وضاحت ہے کہ آئی سی ٹی خدمات کی طلب فراہمی سے زیادہ ہے اور پاکستان میں اس شعبے میں سرمایہ کاری اور ترقی کے مواقع انتہائی شاندار ہیں۔ پی ٹی اے، ضوابط کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے، تمام تر ممکنہ کوششیں کر رہا ہے کہ معیشت کے ہر شعبے میں آئی سی ٹی کے کردار کو اجاگر کرے اور پر عزم ہے کہ نجی شعبے کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کی جائیں تاکہ پاکستان کے عوام تک جدید آئی سی ٹی خدمات کی ترسیل ممکن ہو سکے۔

5

صارفین کو سہولیات کی فراہمی

5۔ صارفین کو سہولیات کی فراہمی

پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن (تنظیم نو) ایکٹ 1996 کے تحت پی ٹی اے کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری ٹیلی کام صارفین کے حقوق اور مفادات کو یقینی بنانا اور ان کا تحفظ کرنا ہے۔ اس فرض سے عہدہ برآ ہونے کے لئے گزشتہ برسوں میں انضباطی اور فعال شعبوں میں کئی اہم اقدامات کیے گئے۔ اس ضمن میں صارفین کے حقوق کیلئے ضوابط 2009 اور غیر اخلاقی، ان چاہی دھوکہ دہی پرمبنی اور گمنام ابلاغ سے تحفظ کیلئے ضوابط 2009 جاری کیے، جن میں صارفین کی جانب سے وصول ہونے والی مختلف شکایات کی روشنی میں وقتاً فوقتاً تبدیلی کی جارہی ہے۔ پی ٹی اے اس بات پر مکمل یقین رکھتا ہے کہ صارفین کی جانب سے وصول ہونے والی تجاویز اور آراء مستقبل کیلئے انضباطی لائحہ عمل تیار کرنے اور صارفین تک بہترین سہولیات کی ترسیل لئے انتہائی فعال کردار ادا کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پی ٹی اے کی جانب سے ایک محکمہ اس کام کے لئے مخصوص ہے کہ وہ صارفین کی جانب سے ملک کے کسی بھی ٹیلی کام سروس / آپریٹر کے خلاف وصول ہونے والی شکایات کا ازالہ کرے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران صارفین کے تحفظ کیلئے اتھارٹی کی جانب سے کی جانے والی سرگرمیاں مندرجہ ذیل ہیں:

الیکٹرانک جرائم سے تحفظ کا ایکٹ، 2016

انٹرنیٹ ٹیکنالوجی، ایپلیکیشنز اور خدمات کا ایک ایسا مجموعہ ہے جو کہ انسانی زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کر رہا ہے۔ جدید دور میں انٹرنیٹ کے استعمال اور اثرات کی پیمائش عملی طور پر ناممکن ہے۔ ٹیکنالوجی میں جدت کے فوائد بے شمار ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی یہی ٹیکنالوجی کئی ایک مسائل کا باعث بنتی ہے اگر اسے غیر اخلاقی، ان چاہے، مجرمانہ، نقصان دہ اور ہتک آمیز طریقہ سے استعمال کیا جائے۔ دنیا کے ہر ملک میں ان مشکلات سے نبرد آزما ہونے کیلئے متعلقہ قوانین بنائے جاتے ہیں لیکن جیسے جیسے قوانین سخت ہوتے ہیں اسی طرح جرائم بھی نت نئی صورتوں میں سامنے آتے ہیں۔ انٹرنیٹ کے باعث اپنی نوعیت کے اعتبار سے بالکل مختلف سائبر جرائم اور مجرم پیدا ہو رہے جن سے روایتی قوانین کے ذریعے نبٹنا ناممکن ہے۔ پاکستان میں بڑھتے ہوئے سائبر سے متعلقہ جرائم کے خلاف کوئی قانون موجود نہیں تھا۔ الیکٹرانک جرائم کی روک تھام (پی ای سی) آرڈیننس 2008-2007 موجودہ دور کے لئے درکار مستحکم اور متعلقہ قوانین کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے غیر موثر تھے۔ مختلف حکومتی ادارے اور آپریٹر صارفین کی شکایات کے ازالے کے لئے اپنے طور پر کام کر رہے تھے لیکن سائبر سے متعلقہ جرائم پر قابو پانے کے لئے قومی سطح پر موثر قوانین کی ضرورت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ دو سال کی مسلسل کوشش اور تمام سٹیک ہولڈرز کے ساتھ تعاون کے باعث حکومت پاکستان کی جانب سے الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کا بل 2016 وضع کیا گیا۔ کافی سوچ بچار اور بحث مباحثہ کے بعد یہ بل سینٹ آف پاکستان اور قومی اسمبلی پاکستان میں متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ پی ای سی ایکٹ 2016 موثر طور پر سائبر سے متعلقہ جرائم کی روک تھام کرے گا اور انٹرنیٹ بالخصوص سماجی رابطوں کے ذرائع استعمال کرنے والوں کی نجی معلومات (پرائیویسی) کا تحفظ کرے گا۔ ایکٹ کے تحت سائبر دہشت گردی، انٹرنیٹ پر بے گناہ افراد کے خلاف مہم چلانے، نسلی، مذہبی یا فرقہ واریت کی بنیاد پر نفرت انگیز مواد کی تشہیر کرنے یا بچوں سے متعلق جنسی سرگرمیوں میں حصہ لینے والے افراد کو قید اور بھاری جرمانے کی سزائیں دی جائیں گی۔ ہائی کورٹ کی مشاورت سے سائبر سے متعلقہ جرائم کے مقدمات کی پیشی کیلئے خصوصی کورٹس تشکیل دی جائیں گی۔ سائبر دہشت گردی، الیکٹرانک دھوکہ دہی، جعلی طور پر ترمیم شدہ دستاویزات، جرائم، اشتعال انگیز تقاریر، بچوں سے متعلق جنسی مواد، ڈیٹا تک غیر قانونی رسائی (ہیکنگ)، ڈیٹا اور معلوماتی نظام (انفارمیشن سسٹم) میں غیر قانونی مداخلت وغیرہ پی ای سی ایکٹ 2016 کے تحت قابل سزا جرم قرار دیے جائیں گے۔ پی ای سی ایکٹ 2016 کا اطلاق ان افراد پر بھی ہوگا جو کہ دیگر ممالک سے آن لائن ریاست کے خلاف سرگرمیوں میں ملوث پائے جائیں گے۔ کورٹ کی اجازت کے بعد، حکومت سائبر سے متعلقہ جرائم کی تفتیش کیلئے دیگر ممالک سے بھی مدد حاصل کر سکے گی۔ بچوں سے متعلق جنسی سرگرمیوں میں ملوث ہونا ناقابل ضمانت جرم ہوگا، جس پر سات سال قید اور پچاس لاکھ روپے جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔ 10 سال سے کم عمر بچوں کو استثنیٰ حاصل ہوگا اور ان پر مجوزہ قوانین کا اطلاق نہیں کیا جائے گا۔ پی ای سی ایکٹ 2016 کا اطلاق پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر نہیں ہوگا۔

صارفین کے تحفظ کے ضوابط 2009 میں ترمیم

پی ٹی اے نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ دھوکہ باز اور گمراہ کن عناصر سے صارفین کے تحفظ کو یقینی بنانے کیلئے فعال اقدامات کیے جائیں۔ اتھارٹی نے اس بات کا مشاہدہ کیا کہ آپریٹروں کے تجارتی اور اشتہاری اسکیموں کو عام عوام نے اکثر درست طور پر نہیں سمجھا جس کے باعث انہیں مالی نقصان اور ذہنی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ لہٰذا پی ٹی اے کی جانب سے ٹیلی کمیونیکشن صارفین کے تحفظ کے ضوابط 2009 میں ترمیم کی گئی اور اس میں آپریٹروں کی تجارتی سرگرمیوں اور ٹیلی کمیونیکیشن کے اشتہاری منصوبوں کے آغاز سے متعلق جامع ضابطہء کار کو شامل کیا گیا۔ ترمیم شدہ ضابطے کے مطابق آپریٹروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی بھی تجارتی سرگرمی بشمول اشتہاری سکیموں کے آغاز سے کم از کم دس دن پہلے پی ٹی اے کو پیشگی اطلاع دیں گے۔ آپریٹر مفت اور اضافی ٹیلی کام خدمات یا رعایتی قیمتوں ماسوائے لاٹری جیسے انعامات کی ترغیب دے سکتے ہیں۔ پی ٹی اے ضرورت کے تحت ٹیلی کمیونیکیشن سروس کی اشتہاری اسکیموں کو تبدیل، محدود، منسوخ یا نافذ کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ آپریٹروں کو یہ حلف دینا ہوگا کہ تجارتی سرگرمیاں اور اشتہاری منصوبے طے شدہ ایکٹ، اصول، ضوابط اور پاکستان کے دیگر قوانین کے تحت ہیں۔ آپریٹر اس بات کے ذمہ دار ہوں گے کہ انعامات کی تعداد، جیتنے والے صارفین کیلئے مختص اور تقسیم کئے جانے والے انعامات، جیتنے والوں کا تعین کرنے کے لئے طے شدہ معیار اور ضابطہ کار، جیتنے والے صارفین کو منتخب کرنے کی جگہ اور تاریخ کی ایک مکمل فہرست فراہم کریں۔ امید کی جاتی ہے کہ صارفین کے تحفظ کے ضوابط 2009 میں ترمیم کے باعث آپریٹروں کی جانب سے ان چاہی اور گمراہ کن اشتہاری مہم سے متعلق صارفین کی پریشانی ختم کرنے میں مدد ملے گی۔

صارفین کے لئے آگہی مہمات

ٹیلی کام کے شعبے کی بے مثال ترقی کو کچھ مجرمانہ اور دھوکہ باز عناصر نے غلط مقاصد کیلئے استعمال کیا اور معصوم صارفین کو جعلی اور گمراہ کن اشتہاری پیغامات کے ذریعے اپنے جال میں پھنسایا۔ اس حوالے سے پی ٹی اے نے باقاعدگی سے آگہی مہمات چلائیں اور صارفین کے ساتھ فورم کا انعقاد کیا تاکہ عام عوام کو ٹیلی کام کے شعبے میں ہونے والی دھوکہ دہی سے آگاہ کیا جاسکے۔ اس سلسلے میں پی ٹی اے نے تمام نمایاں اخبارات میں اشتہارات شائع کئے اور عوام کو جعلی انعامی اسکیموں اور ان چاہی مارکیٹنگ / غیر قانونی وغیر اخلاقی / نامعلوم کالوں اور ایس ایم ایس سے متعلق خبردار کیا۔ ٹیلی کام صارفین اپنے متعلقہ موبائل آپریٹر کے پاس شکایات درج کرواسکتے ہیں یا پی ٹی اے کو ٹول فری نمبر 0800-55055 یا فون نمبر 051-9225325، ای میل complaint@pta.gov.pk یا ویب سائٹ www.pta.gov.pk کے ذریعے اطلاع دے سکتے ہیں۔ پی ٹی اے کی جانب سے موصول ہونے والی شکایات کا جائزہ لیا جاتا ہے اور اس معاملے کو متعلقہ موبائل فون آپریٹر کے سامنے اٹھایا جاتا ہے تاکہ مجرموں سے نبٹا جاسکے۔ اس قسم کی سرگرمیوں میں ملوث سم اور فون سیٹ بند کردیئے جاتے ہیں اور کچھ صورتوں میں ایسے معاملات پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن (تنظیم نو) ایکٹ 1996 کے تحت کاروائی کیلئے وفاقی تحقیقاتی ادارے (فیڈرل انویسٹی گیشن ایجنسی، ایف آئی اے) کے سامنے بھی پیش کردیئے جاتے ہیں۔

آپریٹروں کے جانب سے معاونت کی فراہمی کا معاوضہ

پی ٹی اے صارفین کے تحفظ کو اولین ترجیح کے طور پر لیتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی آپریٹروں کے جائز کاروباری مفادات کا بھی خیال رکھتا ہے۔ موبائل فون آپریٹروں کو ضوابط کے مطابق مناسب چھوٹ دی گئی ہے تاکہ وہ بہتر آمدنی اور منافع کے لئے اپنے کاروباری لائحہ عمل اور قیمتوں کے تعین کے طے شدہ منصوبوں پر کام کریں۔ تاہم اتھارٹی کے مشاہدے میں یہ بات آئی کہ چند آپریٹروں کی جانب سے بیلنس سے متعلق تحقیقات، اکاؤنٹ ری لوڈ، مددگار لائن خدمات، منتظم / کاروائی / دیکھ بھال وغیرہ جنہیں اجتماعی طور پر" آپریٹروں کی جانب سے معاونت کی فراہمی کا معاوضہ" (آپریٹرز اسسٹنس چارجز) کہا جاتا ہے کی مد میں غیر ضروری طور پر معاوضہ وصول کئے جانے کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ کافی غور وخوض کے بعد اتھارٹی کی جانب سے 22 نومبر 2011 کو اتھارٹی کی جانب سے موبائل فون آپریٹروں کو ہدایت نامہ (ڈائریکٹو) جاری ہوا جس میں واضح طور پر انہیں متنبہ کیا گیا تھا کہ وہ اتھارٹی سے پیشگی اجازت کے بغیر اس قسم کا کوئی معاوضہ وصول نہیں کرسکتے۔ اس ہدایت نامے کو آپریٹروں کی جانب سے ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا۔ پی ٹی اے کی جانب سے کیس میں فعال انداز میں اپنے موقف کا دفاع کیا گیا اور دسمبر 2015 میں اسلام آباد ہائی کورٹ نے کیس پی ٹی اے کی جانب اس ہدایت کے ساتھ واپس روانہ کیا کہ اس معاملے پر حتمی فیصلہ جاری کرنے سے پہلے موبائل فون آپریٹروں کو سماعت کا موقع دیا جائے۔ اتھارٹی نے اسلام آباد ہائی کورٹ کے حکم کی پاسداری کی اور فی الوقت آپریٹروں کے ساتھ مشاورتی عمل جاری ہے۔

سم چھوڑنے کے معاوضہ کا خاتمہ

سخت مقابلتی رجحان کے باعث ٹیلی کام شعبے میں موبائل فون کا شعبہ تیزی سے آگے کی جانب بڑھ رہا ہے۔ نتیجے کے طور پر آپریٹروں کے مابین مقابلے کی فضا پیدا ہوگئی تاکہ مارکیٹ میں زیادہ سے زیادہ صارفین کو اپنی جانب کھینچا جاسکے۔ اس مقابلے کے باعث موبائل فون آپریٹر مجبور ہوگئے کہ وہ ایسی مراعات (پیکج) پیش کریں جن میں منافع کی شرح خاصی کم ہو۔ ہر موبائل فون سم کی خرید، دکان کی قیمت، پیکنگ، ترسیل اور فراہمی پر موبائل فون آپریٹروں کو کچھ قیمت اور ٹیکس کی ادائیگی کرنا پڑتی ہے۔ متوقع صارفین کو رعایت دینے کیلئے اکثر موبائل فون آپریٹر جزوی یا مکمل طور پر سم کی قیمت (بمع ٹیکس) خود برداشت کرتے ہیں۔ سموں کی بائیومیٹرک از سر نو تصدیق کے باعث آپریٹروں کی صارفین پر اٹھنے والے اخراجات مزید بڑھ گئے ہیں کیونکہ نادرا کی جانب سے تصدیق کرنے کا معاوضہ وصول کیا جاتا ہے جو کہ آپریٹر کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ موبائل نمبر پورٹیبلٹی صارفین کو یہ سہولت دیتی ہے کہ وہ اپنا نمبر تبدیل کئے بغیر نیٹ ورک تبدیل کرلیں، جبکہ اس کے لئے کسی معاوضے کی ادائیگی کی ضرورت نہیں۔ نتیجے کے طور پر صارفین اکثر اپنے نیٹ ورک تبدیل کرتے رہتے ہیں اور ایک آپریٹر کی جانب سے دی گئی رعایت سے فائدہ اٹھا کر اس کی سم چھوڑ دیتے ہیں جبکہ آپریٹر کو صارفین کو اپنے نیٹ ورک پر لانے کیلئے کافی معاوضہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ ردعمل کے طور پر آپریٹروں کی جانب سے اپنے اخراجات کو واپس لینے کیلئے سم چھوڑنے پر معاوضہ لاگو کردیئے گئے۔ اس سلسلے میں صارفین کی جانب سے بڑی تعداد میں پی ٹی اے کو شکایات موصول ہوئیں۔ اتھارٹی نے اس معاملے میں موبائل فون آپریٹروں کے نقطہ نظر کو سنا۔ فی الوقت اس معاملے کو حل کرنے کے لئے مختلف طریقہ کار کا جائزہ لیا جارہا ہے جن میں سم جاری کرتے وقت قیمت کی وصولی اور آپریٹروں کی اپنی ویب سائٹس پر متعلقہ معلومات کی اشاعت شامل ہے۔

ایس ایم ایس الرٹ کے ذریعے کریڈٹ کے استعمال کی نگرانی

موبائل فون صارفین کو اپنے کریڈٹ / بیلنس کا حساب رکھنے میں اکثر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ آپریٹروں کی جانب آواز اور ڈیٹا خدمات کی تعداد، ٹیکس اور نافذ شدہ فیس وغیرہ کی کٹوتی کی جاتی ہے۔ پی ٹی اے کی جانب سے اس معاملے سے متعلق معلومات حاصل کی گئیں اور موبائل فون آپریٹروں کے ساتھ مشاورت کی گئی کہ ایسا یکساں طریقہ کار وضع کیا جائے جس میں روزانہ ایس ایم ایس کے ذریعے صارفین کو رپورٹ دی جاسکے۔ تمام موبائل فون آپریٹر کسی نہ کسی صورت میں یہ خدمت فراہم کر رہے ہیں۔ تاہم یہ ایس ایم ایس تمام آپریٹروں کی جانب سے اپنے متعلقہ نیٹ ورک کے ہر صارف کو یکساں صورت میں بھیجے جائیں گے تاکہ بیلنس کی کٹوتی اور استعمال کا تفصیلی حساب شفاف طور پر رکھا جاسکے۔

پوسٹ پیڈ بلوں کی چھپائی کے معاوضے میں یکسانیت

ٹیلی کام شعبے کے موبائل فون کے شعبے میں پوسٹ پیڈ صارفین کی تعداد انتہائی کم (تقریباً 2%) ہے۔ ہر پوسٹ پیڈ صارف کو ماہانہ بل جاری کیا جاتا ہے جس میں استعمال اور اخراجات کی تفصیل درج ہوتی ہے۔ اتھارٹی کے علم میں یہ بات لائی گئی کہ موبائل فون آپریٹر پوسٹ پیڈ صارفین سے ان بلوں کی چھپائی اور ترسیل کا بہت زیادہ معاوضہ وصول کر رہے ہیں۔ پی ٹی اے نے موبائل فون آپریٹروں کے ساتھ اس معاملے پر مشاورت کی اور انہیں ہدایت کی کہ وہ اپنے صارفین سے پوسٹ پیڈ بلوں کی چھپائی کا منصفانہ اور یکساں معاوضہ وصول کریں۔

صارفین کی شکایات کا تجزیہ

پاکستان میں ٹیلی کام خدمات کی بے مثال ترقی کے باعث اس وقت لاکھوں صارفین مختلف آپریٹروں کی جانب سے پیش کی گئی جدید ٹیکنالوجیز پر مبنی مختلف خدمات استعمال کر رہے ہیں۔ اس وقت 86% سے زائد آبادی کی ٹیلی کام خدمات تک رسائی ہے جو اس حقیقت کی وضاحت ہے کہ ٹیلی کام خدمات پاکستان میں رہنے والے ایک عام آدمی کی زندگی کا حصہ ہیں۔ ٹیلی کام صارفین کی جانب سے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان خدمات سے متعلقہ شکایات میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ ٹیلی کام صارفین بہترین سہولیات حاصل کریں، پی ٹی اے کی جانب سے ایک خصوصی محکمہ ''نظامت برائے تحفظ صارفین'' (کنزیومر پروٹیکشن ڈائریکٹوریٹ) کے نام سے قائم کیا گیا، جس میں صارفین کی شکایات کی وصولی، شکایات کا خلاصہ بنا کر اتھارٹی کو جمع کروانے اور صارفین کی شکایات کے موثر حل کے لئے آپریٹروں کے ساتھ رابطہ کرنے جیسے امور انجام دیئے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک مخصوص ''آن لائن شکایات کے ازالے کا نظام'' (آن لائن کمپلینٹ مینجمنٹ سسٹم) بھی پی ٹی اے میں نصب کیا گیا ہے جہاں پی ٹی اے کی ویب سائٹ، فون، فیکس، ای میل اور خطوط کے ذریعے موصول ہونے والی شکایات کو جمع کیا جاتا ہے۔ پی ٹی اے کی ویب سائٹ کے ذریعے شکایت درج کرواتے وقت شکایت گزار کا ای میل ایڈریس حاصل کیا جاتا ہے، جس پر خودکار ای میل نوٹیفکیشن کے ذریعے شکایت گزار کو مطلع رکھا جاتا ہے۔ وصول شدہ شکایات کے ازالے کیلئے پی ٹی اے کا طے شدہ وقت پندرہ دن ہے۔ اس سلسلے میں شکایات کے رجحان کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔

پاکستان میں ٹیلی کام شعبے کے بنیادی ڈھانچے پر موبائل فون اور فکسڈ لائن خدمات کا غلبہ ہے۔ اسی طرح 99% شکایات موبائل فون اور فکسڈ لائن یعنی پی ٹی سی ایل سے متعلق موصول ہوتی ہے۔ موبائل فون کے شعبے میں اتھارٹی کو موصول ہونے والی زیادہ تر شکایات خدمات کے غلط استعمال اور غیر قانونی افعال سے متعلق ہوتی ہیں، جبکہ پی ٹی سی ایل کے خلاف موصول ہونے والی زیادہ تر شکایات ٹیلی فون کی تاروں میں خرابی اور بل کے معاملات سے متعلق ہیں۔ اس سلسلے میں آپریٹروں پر زور دینے کے باعث پی ٹی اے موصول شدہ شکایات میں سے 99% مسائل کو حل کرنے میں کامیاب رہا ہے۔

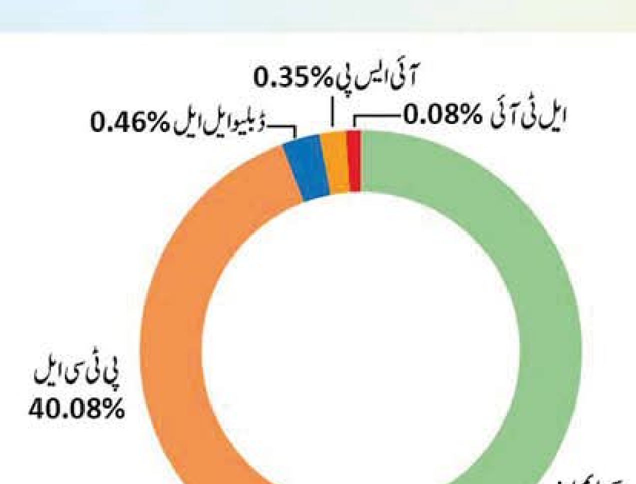

مجموعی شکایات (سروس کے مطابق) میں صارفین کی شکایات کا تجزیہ

6
مسابقت

6۔ مسابقت

پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن (تنظیم نو) ایکٹ 1996 (دی ایکٹ) آزاد جموں اینڈ کشمیر کونسل از ماخوذ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن (تنظیم نو) ایکٹ 2005 اور شالی علاقہ جات ٹیلی کمیونیکیشن (تنظیم نو) (اخذ اور نفاذ) آرڈر، 2006 کے تحت پی ٹی اے کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ ٹیلی کام کے شعبے میں مسابقت کا عمل قائم رکھے۔ منصفانہ مسابقت پاکستان، آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کے عوام کیلئے بہتر کارکردگی کی حامل اور کم قیمت خدمات کی فراہمی کی بنیاد ہے۔ پی ٹی اے ایکٹ اور ضوابط کے تحت حاصل کئے گئے اختیارات کے ذریعے شعبے میں مسابقتی رجحان کو قائم رکھ رہا ہے۔ اس مقصد کے لئے پی ٹی اے مختلف مقامات پر معیار کی جانچ کیلئے سروے منعقد کرواتا ہے، مخصوص ٹیلی کمیونیکیشن مارکیٹ میں اہم (سیگنیفکنٹ مارکیٹ پاور، ایس ایم پی) پلیئرز کا اعلان کرتا ہے، اور آپریٹروں کے مابین مسابقت کے باعث پیدا ہونے والے تنازعات کو حل کرتا ہے۔ حکومت پاکستان کی جانب سے ٹیلی کام پالیسی 2015 جاری کی گئی جس کے تحت وزارت آئی ٹی اینڈ ٹی کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ ایکٹ کے سیکشن 57 کے تحت اور مسابقتی ایکٹ 2010 کے مطابق شعبے کے لئے مسابقتی ضابطے وضع کرے۔ ٹیلی کمیونیکشن کے شعبے میں مسابقت سے متعلقہ تمام امور وضع شدہ مقابلتی اصولوں کے مطابق طے کئے جائیں گے۔

ٹیلی کام شعبے میں مسابقت

انتہائی غور وخوض کے بعد تشکیل دئے گئے انضباطی ماحول میں پی ٹی اے ٹیلی کام شعبے کے تمام حصوں میں موثر لائسنسنگ کے دور، سپیکٹرم کی دستیابی، معلومات کے باہمی تبادلے، ضروری باہمی رابطے اور تنازعات حل کرنے کے طریقہ کار کے ذریعہ کافی حد تک مسابقت قائم رکھ رہا ہے۔ ٹیلی کام کے مختلف شعبوں میں لائسنس رکھنے والے آپریٹر مقابلتی درجہ بندی کے تحت مندرجہ ذیل جدول میں پیش کئے گئے ہیں۔

نمبر شمار	لائسنس کی قسم	کمپنیوں کی تعداد	لائسنسوں کی تعداد
1	موبائل فون/اگلی نسل کی موبائل خدمات	5	10
1	لانگ ڈسٹنس انٹرنیشنل	16	16
1	فکسڈ لوکل لوپ	21	84
1	وائرلیس لوکل لوپ	12	103
1	کلاس ویلیو ایڈڈ خدمات	533	533
1	لینڈ موبائل	---	554

موبائل فون پاکستان کے ٹیلی کام شعبے کا سب سے اہم اور مقابلتی رجحان کا حامل شعبہ ہے۔ فی الوقت مارکیٹ میں پانچ موبائل فون آپریٹر موجود ہیں جن میں سے چار تھری جی اور تین فور جی ایل ٹی ای خدمات فراہم کر رہے ہیں۔ مجموعی طور پر موبائل فون آمدنی (28.7%) اور صارفین کی تعداد (29%) کے حساب سے موبی لنک اس وقت مارکیٹ میں سب پر حاوی ہے۔ وارد کا حصہ آمدنی (11.2%) اور صارفین (8.4%) کے حساب سے پانچوں موبائل آپریٹروں میں سب سے کم ہے۔ پی ایم سی ایل اور وارد کے آپس میں ضم ہوجانے کے باعث ضم شدہ اداروں کی مجموعی آمدنی 39.9% اور صارفین کی تعداد 37.4% تک پہنچ جائے گی۔ تفصیلات درج ذیل جدول میں ہیں:

موبائل فون کا مارکیٹ میں حصہ (%) (جون 2016):

	صارفین کا حصہ (فیصد میں)	تھری جی، فورجی اور ایل ٹی ای صارفین کا حصہ (فیصد میں)
موبی لنک	29.3	30.20
ٹیلی نار	28.5	28.35
یوفون	14.9	17.69
سی ایم پاک	19.0	22.58
وارد	8.30	1.18
کل	100.0	100.00
موبی لنک اور وارد کی کل تعداد	37.63	31.38

نوٹ: آمدنی میں حصہ کا تخمینہ جون۔ جولائی 2016 تک کے لئے ہے۔

موبائل نمبر پورٹیبلٹی کے باعث صارفین موزوں نرخ اور مراعات (پیکجز) کو دیکھتے ہوئے انتہائی آسانی سے ایک آپریٹر سے دوسرے آپریٹر کی جانب منتقل ہو رہے ہیں۔اس صورتحال کے باعث انفرادی طور پر موبائل فون آپریٹر کے مارکیٹ میں حصہ (ماسوائے وارد کے) میں خاصی تبدیلی واقع ہوئی ۔07-2006 سے شعبے میں مسابقت کے باعث مارکیٹ میں اجتماعیت کا رجحان پیدا ہوا جس کے باعث آپریٹروں کے حصہ جات میں نمایاں تبدیلی واقع ہوئی۔ مارکیٹ کے مجتمع ہونے کے بعد ایک دوسری میں ضم ہونے اور دوسری کمپنیوں کو خریدنے کا عمل شروع ہوا جس کے بعد مستقبل میں صرف وہی آپریٹر مارکیٹ میں باقی رہیں گے جو مسابقت کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

موبائل فون صارفین کا حصہ (%)

	پی ایم سی ایل (موبی لنک)	پی ٹی ایم ایل (یوفون)	سی ایم پاک (زونگ)	انسٹافون	ٹیلی نار	وارد
2015-16	29.40	14.90	19.00	----	28.50	8.300
2006-07	41.90	22.20	1.60	0.50	16.90	19.60

Herfindahl-Hirschman Index (مارکیٹ کے حصص جانچنے کا فارمولا)

ایچ ایچ آئی وہ انڈکس ہے جس کے ذریعے مارکیٹ جذب کرنے کی صلاحیت کو جانچا جاتا ہے۔ ایچ ایچ آئی جتنا بلند ہوگا مارکیٹ میں مسابقت کا رجحان اتنا کم ہوگا۔ اگر ایچ ایچ آئی 10,000 ہے تو اس کا مطلب ہوگا کہ مارکیٹ میں کسی ایک عنصر کی اجارہ داری ہے اور اگر ایچ ایچ آئی صفر کے قریب ہوگا تو یہ مارکیٹ میں موجود اعلیٰ مقابلتی رجحان کو ظاہر کرے گا۔ گزشتہ تین سالوں میں موبائل فون کے شعبے میں ایچ ایچ آئی 2,250 کے لگ بھگ تھا جو کہ مارکیٹ میں مسابقت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس ضمن میں ضروری حفاظتی تدابیر کی ضرورت ہے تا کہ موبائل فون مارکیٹ میں مسابقت کا رجحان قائم رکھا جا سکے اور کمپنیوں کے آپس میں ضم ہو جانے پر صارفین کے مفادات کا تحفظ کیا جائے۔

سیلولر موبائل شعبے مارکیٹ کے حصص جانچنے کا فارمولا (HHI)

نوٹ: ایچ ایچ آئی کا شمار مارکیٹ میں آپریٹر کے انفرادی حصص کے مربع کو جمع کر کے کیا جاتا ہے

نرخوں میں کمی

پاکستان میں موبائل فون آپریٹر دنیا بھر میں سستی موبائل کالیں پیش کرنے والے آپریٹروں میں سے ایک ہیں۔ خدمات کی کم قیمت نے موبائل کے استعمال میں بے پناہ اضافے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ تمام موبائل فون آپریٹر پرجوش طریقے سے مارکیٹنگ اور اشتہاری مہمات چلانے کے عمل میں پیش پیش ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں موبائل فون کے شعبے کا بغور جائزہ لینے کی ضرورت ہے تاکہ اس شعبے کی معاشی صلاحیت اور کارکردگی کو یقینی بنایا جائے۔ پاکستان میں تمام موبائل فون آپریٹر ایک سیکنڈ، بیس سیکنڈ، تیس سیکنڈ اور ساٹھ سیکنڈ دورانیے کے دو سے پانچ طے شدہ پری پیڈ مراعات (پیکجز) پیش کررہے ہیں۔ آپریٹروں کی جانب سے اپنی خدمات کی جانب مائل کرنے کیلئے پرکشش ترغیبات بشمول مجوزہ نیٹ ورک کے اندر غیر محدود کالیں (آن نیٹ)، مجوزہ نیٹ ورک کے باہر (آف نیٹ) مفت کالیں موبائل اور فکسڈ لائن نیٹ ورک پر پیش کی جارہی ہیں۔ ٹیلی نار کی اپنے پری پیڈ صارفین کیلئے مجوزہ نیٹ ورک کے اندر (آن نیٹ) اور مجوزہ نیٹ ورک کے باہر (آف نیٹ) کالوں کی قیمت سب سے کم ہے یعنی 1.50 روپے فی منٹ۔ زونگ 20 سیکنڈ کی کال کے 1.65 روپے فی سیکنڈ وصول کررہا ہے۔ یوفون اور وارد ٹیلی کام 1.70 روپے فی منٹ وصول کررہے ہیں جبکہ موبی لنک مجوزہ نیٹ ورک کے اندر (آن نیٹ) اور مجوزہ نیٹ ورک کے باہر (آف نیٹ) کالوں کیلئے 1.80 روپے فی منٹ وصول کررہا ہے۔ وارد واحد آپریٹر ہے جو کہ پانچ نمبروں پر دوستوں اور خاندان (فرینڈز اینڈ فیملی) کے لئے خصوصی نرخوں پر 0.98 روپے فی منٹ (مجوزہ نیٹ ورک کے اندر) اور 1.50 روپے فی منٹ (مجوزہ نیٹ ورک کے باہر) کی پیشکش کررہا ہے۔ ایس ایم ایس کے لئے موبی لنک کی جانب سے پیش کئے جانے والے نرخ 1.20 روپے جبکہ یوفون کے نرخ 1.48 روپے ہے۔ کچھ آپریٹر 5.00 روپے یومیہ کے عوض مجوزہ نیٹ ورک کے اندر اور 1.00 روپے فی منٹ کے حساب سے مجوزہ نیٹ ورک کے باہر کالوں کی پیشکش کررہے ہیں۔ پوسٹ پیڈ کی صورت میں موبائل فون آپریٹر چار سے سات پوسٹ پیڈ مراعات (پیکجز) پیش کررہے ہیں جن کا دورانیہ 30 سیکنڈ اور 60 سیکنڈ ہے۔ یوفون اور وارد ٹیلی کام کی جانب سے وصول کئے جانے والے ماہانہ چارجز/لائن رینٹ 49 روپے سے 4,000 روپے کے درمیان ہے۔ مجوزہ نیٹ ورک کے اندر نرخ 1.00 روپے سے 1.30 روپے فی منٹ کے درمیان ہے جبکہ مجوزہ نیٹ ورک کے باہر نرخ 1.25 روپے سے 1.60 روپے فی منٹ کے درمیان ہے۔

موبائل وائس کی آمدنی فی منٹ (فی منٹ وائس کال کی قیمت) کا حساب مجموعی طور پر کی جانی والی کالوں اور موبائل وائس آمدنی کے مطابق کیا گیا ہے۔ یہ پاکستان کی موبائل مارکیٹ میں وائس کال کے فی منٹ اوسطاً نافذ شدہ نرخوں کو ظاہر کرتا ہے۔ گراف میں دکھائے گئے رجحانات ظاہر کرتے ہیں کہ مالی سال 11-2010 میں موبائل فون کالوں کی نافذ شدہ قیمت تقریباً 1.68 روپے فی منٹ تھی جو کہ مالی سال 15-2014 میں نمایاں طور پر کم ہوکر 0.60 تک رہ گئی ہے یعنی موبائل فون کی فی منٹ کال اب 11-2010 کی نسبت ایک تہائی رہ گئی ہے۔

مسابقت کے فوائد: ایشیاء میں فی منٹ اوسط آمدنی

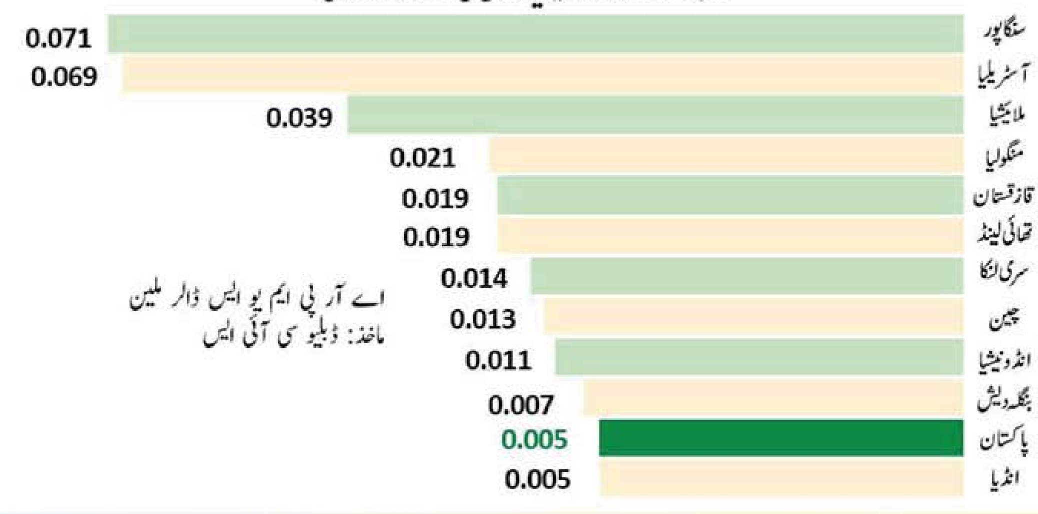

موبائل فون وائس ٹیرف (قیمت) فی منٹ

پی ٹی اے کی کاوشیں

ایکٹ میں دیئے گئے اختیارات کے تحت پی ٹی اے پاکستان کے ٹیلی کام شعبے کے مختلف حصوں میں صحت مندانہ مسابقت کو قائم رکھتے ہوئے صارفین اور سرمایہ کاروں کے مفادات کا تحفظ کر رہا ہے۔ مسابقت کا عمل قائم رکھنے کیلئے پی ٹی اے کی جانب سے اٹھائے جانے والے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

مسابقتی ضابطوں سے متعلق تجاویزات

پی ٹی اے ٹیلی کام پالیسی 2015 کے نفاذ کے لئے فعال ہے اس سلسلے میں کئی ایک متعلقہ امور پر کام جاری ہے۔ پی ٹی اے کی جانب سے وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی کو جامع تجاویز پیش کی گئیں تا کہ مسابقتی ضوابط وضع کئے جاسکیں۔ پی ٹی اے کا نقطہ نظر ہے کہ ضوابط کے تحت تمام طے شدہ مارکیٹوں میں قیمت کا تعین اٹھنے والے اخراجات (قیمت کی بنیاد پر)، کم از کم/مناسب شرح منافع کی بنیاد پر کیا جانا چاہئے اور اس کی موزونیت کو باقاعدگی سے صارف کی استطاعت کو مدنظر رکھتے ہوئے جانچتے رہنا چاہئے۔ مزید یہ کہ آپریٹروں کو اس بات کی اجازت نہیں ہونی چاہئے کہ وہ ایسا کوئی معاہدہ/معاہدے کریں جو کہ نمایاں طور پر مسابقت کے عمل کو روکنے یا کم کرنے کا سبب بنے، مسابقت کے خلاف رویہ ظاہر کرے یا ایسا عمل کرے جس کا نتیجہ مارکیٹ میں مسابقتی رجحان کو کم کرے۔

خوردہ نرخناموں کے ضابطے (ریٹیل ٹیرف ریگولیشن) کا مسودہ تیار کرنے کے لئے مشاورت

عالمی سطح پر بہترین طریقہ کار کو دیکھتے ہوئے نان۔ ایس ایم پی لائسنس رکھنے والوں کو مارکیٹ میں شدید مسابقت کا سامنا درپیش ہے۔ تاہم پی ٹی اے ہول سیل اور خوردہ مارکیٹ میں اپنے ضوابط لاگو کرتا ہے جہاں لوٹ مار، غیر مسابقتی، ناقابل استطاعت اور غیر منصفانہ طور پر قیمتیں متعارف کروائیں جائیں / تبدیل کی جارہی ہوں۔ ٹیلی کام خدمات کے نرخنامے کو ضابطے کے تحت لانے کیلئے پی ٹی اے نے سیکشن (o) (2)5 اور ایکٹ کے سیکشن 26 کے تحت اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے خوردہ نرخنامے کے ضابطے (ریٹیل ٹیرف ریگولیشن) کا مسودہ تیار کیا اور سٹیک ہولڈرز سے ان کی آراء حاصل کرنے کیلئے انہیں بھجوایا۔ آراء حاصل کرنے کے بعد پی ٹی اے نے آپریٹروں کے ساتھ مشاورتی اجلاس بھی منعقد کئے تا کہ مجوزہ ضوابط پر بات چیت کی جاسکے۔ ضوابط میں قیمتوں کے تعین میں لچک اور ٹھہراؤ کی حد پیش کی گئی ہے جو کہ صارفین کے مفادات کے تحفظ سے مطابقت رکھتی ہو۔ ضوابط میں اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ نرخ طے کرتے وقت ٹیلی مواصلاتی خدمات فراہم کرنے پر اٹھنے والے اخراجات کو مدنظر رکھا جائے اور اس امر کو بھی یقینی بنایا جائے کہ بنیادی ٹیلی فون خدمات میں سے کسی بھی قسم کی غیر رعایتی تجاویز شامل نہ ہو۔

ضوابط کے دائرہ کار میں یہ بات شامل ہے کہ قیمتوں میں اس حد تک لچک ہو کہ مارکیٹ میں قیمتوں میں استحکام پایا جائے، لائسنس یافتہ کمپنیوں کو کام کرنے کے یکساں مواقع ملیں اور صارف کی حق تلفی نہ ہو۔ ضوابط میں قیمتوں کے درست تعین کو یقینی بنایا جائے گا اور اس میں کراس۔ سبسڈائزیشن، قیمت میں عدم یکسانیت، قیمتوں میں ناموزوں کمی یا ظالمانہ حد تک زیادہ قیمت طے کرنے جیسے امور کا خیال رکھا جائے گا۔ مزید یہ کہ ضوابط میں نرخوں کے باقاعدگی سے جائزے کا تسلسل یقینی طور پر جاری رکھا جائے گا اور نرخنامے اور آپریٹروں کی جانب سے معاونتی خدمات کے معاوضے کی اشاعت عمل میں لائی جائے گی۔ کسی بھی مراعات (پیکج) اور سروس کو خود کار نظام کے تحت فعال نہیں کیا جائے گا جب تک کہ صارف کو پہلے سے اشتہار یا معلومات نہ دی گئی ہوں۔ پی ٹی اے، جب اور جہاں ضرورت پڑی، مقرر کردہ قیمت کی حد نافذ کرسکتا ہے تا کہ مارکیٹ میں غیر مسابقتی سرگرمیوں یا غیر منصفانہ رویے/صورتحال بشمول کمپنیوں کے آپس میں ضم ہونے پر قابو پایا سکے۔

سروس کا معیار جانچنے کے سروے

پی ٹی اے باقاعدگی سے ٹیلی کام خدمات کے معیار کو جانچنے کے لئے سروے کرواتا ہے اور ان کے نتائج صارفین کی معلومات کے لئے شائع کرتا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ سروس کا معیار برقرار رکھنے کے لئے طے شدہ درجہ بندی سے متعلقہ معلومات فراہم کر کے سروس مہیا کرنے والوں میں مقابلتی رجحان پیدا کیا جائے تا کہ بہتر سہولیات کی ترسیل ممکن ہو سکے۔ براڈ بینڈ کے صارفین کی بڑھتی ہوئی تعداد کی روشنی میں پی ٹی اے نے براڈ بینڈ سروس مہیا کرنے والوں کے لئے کارکردگی کا معیار جانچنے کے اشاریئوں (کی پرفارمنس انڈیکیٹرز) کو از سر نو تشکیل دیا گیا ہے اور اس کے مطابق اس مالی سال کے دوران ایک جامع اور مفصل سروس کے معیار کا سروے (کوالٹی آف سروس سروے) کروایا گیا۔

موبائل کی مالیاتی خدمات میں تیسری پارٹی کی خدمت فراہم کنندگان کا تعارف

جدید موبائل کی مالی خدمات کی مارکیٹ میں مقابلتی رجحان پیدا کرنے کیلئے پی ٹی اے اور اسٹیٹ بینک نے موبائل کی مالیاتی خدمات میں معلومات کے باہمی تبادلے پر مشترکہ طور پر بذریعہ تیسری پارٹی کی خدمت فراہم کنندگان (تھرڈ پارٹی سروس پرووائیڈر، ٹی پی ایس پی) کام کیا۔ اس سلسلے میں ایس بی پی اور پی ٹی اے کی جانب سے "موبائل بینکنگ کے تکنیکی نفاذ کے ضابطے 2016" اور "باہمی تعامل برائے موبائل بینکنگ 2016ء کے ضابطے جاری کئے گئے۔ ان ضوابط کا اطلاق ان موبائل آپریٹروں، ٹی پی ایس پی اور مالیاتی اداروں پر ہوگا جو کہ موبائل بینکنگ کی خدمات فراہم کر رہے ہیں۔ یہ ضابطے موبائل بینکنگ کے ون۔ ٹو۔ ون اور اینی۔ ٹو۔ اینی ماڈل کے تکنیکی نفاذ کیلئے تفصیلی طریقہ کار فراہم کرتے ہیں۔ تمام ٹی پی ایس پیز اور آپریٹروں کے لئے باہمی تعامل برائے موبائل بینکنگ خدمات کی فراہمی سے پہلے پی ٹی اے سے لائسنس اور ایس بی پی سے اختیار نامہ حاصل کرنا لازمی ہے۔ تمام ٹی پی ایس پیز اور آپریٹروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایس بی پی کی جانب سے اس مقصد کیلئے با اختیار مالیاتی اداروں

کے ساتھ سروس کے معاہدے (سروس لیول ایگریمنٹ ،ایس ایل اے) میں شامل ہوں ۔ پی ٹی اے اور ایس بی پی کی مشترکہ کمیٹی تمام گروہوں کے مابین تنازعات کو حل کرے گی اور صارفین کے مفادات کا تحفظ کرے گی ۔ آپریٹروں اور ٹی پی ایس پیز صارفین کے تحفظ کا ایک موثر اور جامع طریقہ کار وضع کریں گے جو کہ صارفین کو دھوکہ دہی، ذاتی معلومات کے چوری ہونے ،اور خدمات کی فراہمی میں تاخیر جیسے مسائل سے تحفظ فراہم کرے گا ۔ یہ انضباطی فریم ورک ٹیکنیکی سروس مہیا کرنے والوں، آپریٹروں/ بینکوں کو موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ ادائیگی اور مختلف پلیٹ فارمز کے مابین باہمی تعامل سے متعلق اپنی بہتر تجاویز کے ساتھ آگے آئیں ۔ توقع کی جاتی ہے کہ ٹی پی ایس پیز بذریعہ باہمی تعامل خدمات کے ذریعے موبائل بینکنگ کے شعبے میں مسابقت کا آغاز کریں گے اور نئی مصنوعات مثلاً مائیکرو انشورنس، بچت اور ادائیگی وغیرہ کو متعارف کروائیں گے ۔

سپیکٹرم کی دستیابی

موزوں سپیکٹرم کی دستیابی جدید وائرلیس ٹیکنالوجیز کے فروغ کیلئے نہایت اہم ہیں ۔ 2014 میں اگلی نسل کی موبائل سروس سپیکٹرم کی نیلامی کے ساتھ ہی پی ٹی اے نے تھری جی موبائل ڈیٹا خدمات مارکیٹ میں مقابلے کے رجحان کو فروغ دیا نتیجے کے طور پر اس وقت پانچ میں سے چار آپریٹرز تھری جی خدمات کا آغاز کر چکے ہیں ۔ مارکیٹ میں پائے جانے والے رجحانات اور ٹیکنالوجی کی ترقی کو دیکھتے ہوئے حکومت پاکستان نے 850 میگا ہرٹز بینڈ میں 10 میگا ہرٹز سپیکٹرم کی نیلامی کے لئے پالیسی ہدایات کا اجراء کیا، جس کے تحت ایک شفاف عمل کے بعد ٹیلی نار کو لائسنس جاری کیا گیا۔ حال ہی میں حاصل کئے جانے والے سپیکٹرم کو استعمال کرتے ہوئے ٹیلی نار نے انتہائی کامیابی سے اپنی فور جی خدمات کا آغاز کیا۔ اس وقت تین ایسے موبائل آپریٹرز ہیں جو کہ فور جی ایل ٹی ای خدمات فراہم کر رہے ہیں ۔ امید کی جاتی ہے کہ فور جی مارکیٹ میں مثبت مسابقتی رجحان پیدا ہوگا۔

موبی لنک اور وارد کا انضمام

پی ٹی اے کو 15 دسمبر 2015 کو پی ایم سی ایل اور وارد کی جانب سے ملکیت میں تبدیلی اور وارد کے پی ایم سی ایل میں ضم ہو جانے سے متعلق درخواست موصول ہوئی۔ قانونی تقاضوں اور قابل اطلاق ضابطوں کی روشنی میں پی ٹی اے نے موبائل مارکیٹ کے متعلقہ ضابطوں کو پیش نظر رکھا اور سٹیک ہولڈرز بشمول لائسنس یافتہ کمپنیوں، سرکاری اداروں، فریکوئنسی ایلوکیشن بورڈ، متعلقہ وزارتوں، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور قومی اسمبلی/ سینٹ کی متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے ساتھ مشاورت کی ۔

موبائل فون کمپنیوں کا آپس میں ضم ہونا پاکستان کے ٹیلی کام شعبے کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ تھا لہذا اس معاملے کو مکمل طور پر سمجھنے کے لئے کئی ایک زاویوں سے طویل سوچ بچار، مطالعہ، اور جائزے کی ضرورت تھی ۔ انضمام کے طویل تجزیے، سوچ بچار، سٹیک ہولڈرز کی جانب سے تجاویزات اور آراء اور انضباطی پہلوؤں کو دیکھنے کے بعد 23 مئی 2016 کو پی ٹی اے نے این او سی جاری کیا جس میں کمپنی کے حصول/ مجوزہ انضمام/ وارد اور پی ایم سی ایل کے حصہ داروں کی ملکیت میں تبدیلی کی اجازت اس بنیاد پر دی گئی کہ وہ ان شرائط وضوابط کو غیر مشروط طور پر قبول کریں گے جو کہ پی ٹی اے کے 19 مئی 2016 کو جاری ہونے والے احکامات کے تحت جاری کئے گئے تھے ۔ یہ احکامات ریڈیو سپیکٹرم، بی ٹی ایس سائٹس، خدمات کے معیار، ڈیٹا کے تحفظ، لائسنس کی تجدید، انٹرکنکشن، نرخ، صارفین کے تحفظ اور قومی رومنگ سے متعلق تھے ۔

ضوابط کی منظوری کے مرحلے کی تکمیل کے بعد دونوں کمپنیوں کا قانونی طور پر انضمام اس وقت عمل میں آئے گا جب پاکستان میں تمام قانونی تقاضے پورے کر لئے جائیں گے، یعنی موبی لنک اور وارد ہائی کورٹ میں اپیل دائر کریں گے ۔ قانونی طور پر انضمام مکمل ہو جانے کے بعد وارد کے تمام اثاثے اور ذمہ داریاں (جن میں وارد کا لائسنس، نیٹ ورک، سپیکٹرم، ٹاورز، بنیادی ڈھانچے، صارفین شامل ہیں لیکن یہیں تک محدود نہیں) پی ایم سی ایل کو منتقل/ سپرد کر دی جائیں گی ۔

دونوں کمپنیوں کے ضم شدہ نیٹ ورک اثاثوں کے باعث توقع ہے کہ موبائل نیٹ ورک کے معیار میں بہتری پیدا ہوگی اور نئی مصنوعات اور خدمات مثلاً موبائل مالیاتی خدمات، موبائل ایپس، ویلیو ایڈیڈ خدمات وغیرہ سامنے آئیں گی ۔ توقع کی جاتی ہے کہ صارفین کو خدمات کی فراہمی سے متعلقہ اثاثوں کے ملاپ سے صارفین بہترین معیار کی حامل خدمات، وسیع پہنچ اور تقسیم کے نیٹ ورک (ان علاقوں میں جہاں فی الوقت سہولیات موجود نہیں) کی بدولت بہتر انداز سے مستفید ہو پائیں گے ۔ انضمام کے بعد موثر لاگت کے باعث ضم شدہ کمپنیاں وسعت کے لئے بہتر طور پر سرمایہ کاری کر سکیں گی ۔

ضمیمہ جات

پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی

2015-16ء کے لئے پی ٹی اے کا آڈٹ شدہ مالی گوشوارہ

Pakistan Telecommunication Authority
Balance Sheet
As at June 30, 2016

	Note	2016 Rupees	2015 Rupees
Due to Federal Consolidated Fund		6,961,366,059	11,164,364,032
Due from Public Account	5	(6,495,068,171)	(5,830,646,397)
Due to Government of Pakistan		**466,297,888**	5,333,717,635
Non-current liabilities			
Long term payable to AJK and GB Council	6	189,548,882	319,801,474
Deferred grant	7	49,275	12,014,361
Deferred liabilities	8	882,268,929	520,110,719
		1,071,867,086	851,926,554
Current liabilities			
Unearned revenue	9	3,486,151,250	3,486,151,250
Payable to AJK and GB Council - net	10	400,240,695	343,830,192
Income tax payable	11	1,129,713,087	540,302,127
Accrued and other liabilities	12	144,726,327	218,356,148
		5,160,831,359	4,588,639,717
		6,698,996,333	10,774,283,906
Contingencies and commitments	13		

	Note	2016 Rupees	2015 Rupees
Non-current assets			
Property and equipment	14	364,445,936	373,916,461
Initial License Fees receivable from operators on behalf of AJK and GB Council	15	52,350,000	101,700,000
Deferred tax asset	16	209,657,486	123,529,764
Loans and advances	17	215,325,922	230,626,411
		841,779,344	829,772,636
Current assets			
Fee receivable	18	137,548,916	974,766,484
Advances, deposits, prepayments and other receivables	19	334,461,877	274,046,007
Bank balances	20	5,385,206,196	8,695,698,779
		5,857,216,989	9,944,511,270
		6,698,996,333	10,774,283,906

The annexed notes 1 to 27 form an integral part of these financial statements.

Member (Finance)

Chairman

Pakistan Telecommunication Authority
Income and Expenditure Account
For the year ended June 30, 2016

	Note	2016 Rupees	2015 Rupees
Revenue	21	**42,230,523,988**	15,493,464,302
Expenditure			
General and administrative expenses	22	**1,155,632,100**	781,009,898
Provision/(reversal of provision) for doubtful fee receivable	18.3	**682,894,699**	(40,850,727)
Audit fee		**700,000**	700,000
Financial charges		**12,164**	5,506
		(1,839,238,963)	(740,864,677)
		40,391,285,025	14,752,599,625
Amortization of deferred grant	7.2	**11,965,086**	33,620,698
Other income	23	**831,162,134**	1,021,093,627
		843,127,220	1,054,714,325
Surplus for the year before taxation		**41,234,412,245**	15,807,313,950
Less: Provision for taxation	24	**(4,760,867,619)**	(7,071,723,397)
Net surplus for the year transferred to due to Federal Consolidated Fund		**36,473,544,626**	8,735,590,553

The annexed notes 1 to 27 form an integral part of these financial statements.

Member (Finance) **Chairman**

Pakistan Telecommunication Authority
Cash Flow Statement
For the year ended June 30, 2016

	Note	2016 Rupees	2015 Rupees
CASH FLOWS FROM OPERATING ACTIVITIES			
Surplus for the year before taxation		41,234,412,245	15,807,313,950
Adjustments for:			
Depreciation		28,105,575	49,908,708
Provision/(reversal of provision) for			
- accumulating compensated absences		95,514,912	(26,414,569)
- employee's gratuity scheme obligation		91,949,456	72,167,609
- pension obligation		1,012,603	1,206,818
- post retirement medical benefit		180,093,842	-
- doubtful fee receivable		682,894,699	(40,850,727)
Profit on bank deposits		(407,778,038)	(487,677,937)
Amortization of deferred grant		(11,965,086)	(33,620,698)
Gain on sale of property and equipment		(1,289,940)	(222,436)
		41,892,950,268	15,341,810,718
Changes in assets and liabilities			
Decrease/(increase) in assets			
Loans and advances		11,583,736	(14,174,839)
Advances, deposits, prepayments and other receivable		(6,255,703)	(514,774)
Fees receivable including initial license fee - net		203,672,869	(260,482,400)
(Decrease)/increase in liabilities			
Unearned revenue		-	1,314,000,000
Accrued and other liabilities		(68,823,078)	38,455,537
Contributory provident fund payable		31,264,163	17,521,595
Payable to AJK & GB Council		40,051,516	(61,532,837)
		211,493,503	1,033,272,282
Cash generated from operations		42,104,443,771	16,375,083,000
Income taxes paid		(4,362,591,138)	(7,307,399,928)
Accumulating compensated absences encashed		(58,868,362)	(70,605,147)
Gratuity, pension and post retirement medical benefits paid		(11,386,547)	(23,324,020)
Net cash generated from operating activities		37,671,597,724	8,973,753,905
CASH FLOWS FROM INVESTING ACTIVITIES			
Purchases of property and equipment		(18,663,999)	(25,560,030)
Profit on bank deposits received		357,334,624	678,971,223
Proceeds from sale of property and equipment		1,318,889	311,540
Net cash generated from investing activities		339,989,514	653,722,733
CASH FLOWS FROM FINANCING ACTIVITIES			
Contribution to Federal Consolidated Fund (FCF):			
- Payment made to Frequency Allocation Board		(450,019,850)	(371,980,994)
- Payments made to FCF		(34,112,837,014)	(7,017,836,115)
- Federal excise duty paid / adjusted during the year		(6,094,801,183)	(215,043,329)
Movement in Public Account		(664,421,774)	(9,333,285)
Net cash used in financing activities		(41,322,079,821)	(7,614,193,723)
Net (decrease)/increase in cash and cash equivalents		(3,310,492,583)	2,013,282,915
Cash and cash equivalents at beginning of the year		8,695,698,779	6,682,415,864
Cash and cash equivalents at end of the year	20	5,385,206,196	8,695,698,779

The annexed notes 1 to 27 form an integral part of these financial statements.

Member (Finance)   **Chairman**

ضمیمہ -2

ٹیلی کام آمدنی

2012 - 13	2013 - 14	روپے ملین میں	2014 - 15	2015 - 16
311,145	322,683	موبائل فون	317,016	345,537
80,661	86,512	لوکل لوپ	80,813	76,415
38,572	43,901	طویل الفاصلہ اور بین الاقوامی	40,890	26,545
5,617	6,278	وائرلیس لوکل لوپ	3,902	5,208
3,526	4,123	کلاس ویلیو ایڈڈ خدمات	2,468	2,101
439,521	463,497	کل	445,088	456,371

2015-16 کے اعداد و شمار اندازاً ہیں

ضمیمہ -3

ٹیلی کام سرمایہ کاری

2012 - 13	2013 - 14	یو ایس ملین ڈالر	2014 - 15	2015 - 16
570.4	1789.7	موبائل فون	977.6	659.4
1.9	1.8	طویل الفاصلہ اور بین الاقوامی	12.2	6.3
16.1	14.2	لوکل لوپ	3.9	54.0
11.9	10.0	وائرلیس لوکل لوپ	7.2	0.0
600.3	1,815.6	کل	1,001.0	719.7

2015-16 یہ اعداد و شمار اندازاً ہیں

ضمیمہ -4

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

یو ایس ملین ڈالر	2015-16 کل بیرونی سرمایہ کاری	2015-16 بیرونی بہاؤ	2015-16 اندرونی بہاؤ	2014-15 کل بیرونی سرمایہ کاری	2014-15 بیرونی بہاؤ	2014-15 اندرونی بہاؤ
ٹیلی مواصلات	246.8	131.1	377.9	65.7	882.0	948.4
کل	1901.2	859.9	2761.1	922.9	1,809.9	2732.0

ضمیمہ -5

قومی خزانے میں ٹیلی کام شعبے کا کردار

روپے بلین میں	2015 - 16	2014 - 15	2013 - 14	2012 - 13
جی ایس ٹی	43.72	45.80	60.10	58.17
چالو کرنے کے عمل کا ٹیکس	00.00	00.00	00.00	6.10
پی ٹی اے ڈپازٹس	34.1 1	7.00	104.60	5.31
دیگر	81.82	73.50	78.60	55.15
کل	159.65	126.30	243.30	124.73

ذرائع: فیڈرل بورڈ آف ریونیو اور پاکستان ٹیلی کمیونیکشن اتھارٹی

2015-16 کے اعداد و شمار اندازاً ہیں

پی ٹی اے کی رقوم میں ابتدائی اور سالانہ لائسنس فیس، ریڈیو فریکونسی سپیکٹرم سالانہ فیس، سالانہ سپیکٹرم انتظامی فیس، یو ایس ایف اور آر اینڈ ڈی فنڈ کی رقوم، ڈبلیو ایچ ٹی اور دیگر ٹیکسز شامل ہیں۔

ضمیمہ -6

موبائل فون صارفین

	2015 - 16	2014 - 15	2013 - 14	2012 - 13
موبی لنک	39.118.521	33.424.268	38,768,346	37,121,871
یوفون	19.833.670	17.809.315	24,352,717	24,547,986
ٹیلی نار	25.251.329	22.102.968	27,197048	21,177,156
سی ایم پاک	38,020,771	31,491,263	36,571820	32,183,920
وارد	11.017.174	9,830,620	13,084,823	12,706,353
کل	133.241.465	114.658.434	139,974,754	127,737,286

ضمیمہ -7

تھری جی اور فور جی ایل ٹی ای صارفین

	2015 - 16	2014 - 15	2013 - 14
موبی لنک	8,919,218	3,656,345	425,992
یوفون	5,223,096	2.570.283	539,376
سی ایم پاک	6,668,817	3,003,222	417,814
ٹیلی نار	8.371.991	4,162,616	895
وارد	347,132	106,211	—
کل	29,530,254	13,498,677	1,384,077

ضمیمہ -8

فیکسڈ لوکل لوپ صارفین

2012 - 13	2013 - 14		2014 - 15	2015 - 16
2,885,144	3,034,361	پی ٹی سی ایل	3,007,807	2,658,538
107,631	106,738	این ٹی سی	110,957	114,535
14,662	14,410	برین ٹیلی کام	14,410	14,410
8,977	8,887	ورلڈ کال	1,977	1,977
4,175	4,175	یونین	2,150	
3,699	3,773	نیا ٹیل	3,699	15,000
		وائز کام	700	795
3,024,288	3,172,344	کل	3,141,700	2,805,255

2015-16 یہ اعداد و شمار اندازاً ہیں

ضمیمہ -9

وائرلیس لوکل لوپ صارفین

2012 - 13	2013 - 14		2014 - 15	2015 - 16
1,233,793	1,152,635	پی ٹی سی ایل	249,000	237,039
763,330	258,001	ٹیلی کارڈ	8,321	8,321
32	32	مائی ٹیل	33	33
519,148	33,500	ورلڈ کال	45	45
12,231	11,998	این ٹی سی	10,717	10,137
281,053	308,122	وتین	265,313	8,218
74,148	80,597	شارپ کیو بی	80,597	59,616
199,786	199,886	وائی ٹرائب	160,880	119,466
25,074	60	لنک ڈاٹ نیٹ	60	60
——	14,630	نیا ٹیل	14,630	28,392
		ملٹی نیٹ	——	228
3,108,595	2,059,461	کل	789,596	442,935

2015-16 یہ اعداد و شمار اندازاً ہیں

ٹیکنالوجی کے لحاظ سے براڈبینڈ صارفین

	2015 - 16	2014 - 15	2013 - 14	2012 - 13
ڈی ایس ایل	1.421.746	1.480.672	1,346,817	1.064,003
ایچ ایف سی	43,167	43,362	37,011	33,184
وائی میکس	183,181	487,582	530,889	575,939
ایف ٹی ٹی ایچ	25,665	19,490	14,848	11,152
ای وی ڈی او	1,084,367	1,334,725	1,861,118	1,033,513
دیگر	6,906	6,089	5,240	3,868
موبائل براڈبینڈ	29,530,254	13,498,677	1,384,077	—
کل	32,295,286	16,885,518	5,180,000	2,721,659

پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کا ڈھانچہ

پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کا ڈھانچہ

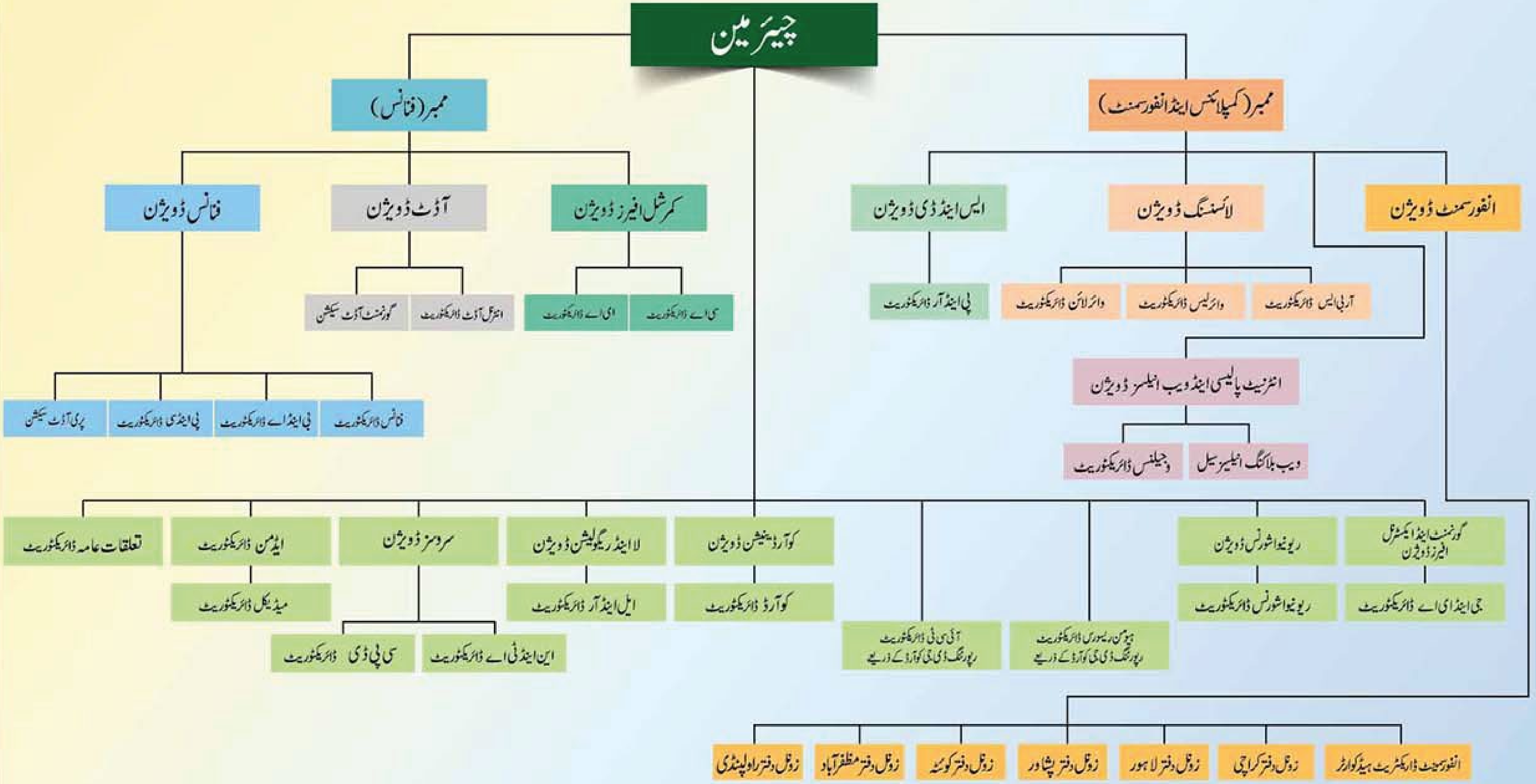

PTA پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی

برائے رابطہ
محمد عارف سرگانہ
ڈائریکٹر اکنامک افیئرز
ای میل arif@pta.gov.pk